اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۙ یُخۡرِجُہُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ۬ؕ

القران الحکیم ۲:۲۵۸

شہادت - تبوک ۱۴۰۴ ہش
اپریل - ستمبر ۲۰۲۵ء

النّور آن لائن

Al-Nur Online, USA

جماعت احمدیہ امریکہ کا علمی، ادبی، تعلیمی اور تربیتی مجلّہ

فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَوٰةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ
قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ
فَإِذَا اطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ
إِنَّ الصَّلَوٰةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا

سورۃ النساء 104:4

پھر جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو یاد کرو کھڑے ہونے کی حالت میں بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں پر بھی۔ پھر جب تمہیں اطمینان ہو جائے تو نماز کو قائم کرو۔ یقیناً نماز مومنوں پر ایک وقتِ مقررہ کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔

AHMADIYYA
MUSLIM COMMUNITY
United States of America

Muslims who believe in the Messiah
Mirza Ghulam Ahmad[as] of Qadian

قوت وطاقت پاکر ظلم سے بچنے کی دعا

نبی کریم ﷺ کو فتوحات کے وعدوں کے ساتھ یہ دعا سکھا کر گویا اپنی قوم سے عفو کے سلوک کی تعلیم دی گئی:

قُلۡ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيۡ مَا يُوۡعَدُوۡنَ۝ رَبِّ فَلَا تَجۡعَلۡنِيۡ فِي الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ۝

(سورۃ المؤمنون:94-95)

تُو کہہ اے میرے ربّ! اگر تو میری زندگی میں وہ کچھ دکھادے جس کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے تو اے میرے ربّ! تو مجھے ظالم قوم میں سے نہ بنائیو۔

علمی ترقی کی دعا

نبی کریم ﷺ کو اپنے فیصلوں میں الٰہی نور عطا کرنے کے لیے یہ دعا سکھائی گئی۔

ربِّ زِدنِيۡ عِلۡمًا ۝

(سورۃ طٰہٰ: 115)

اے میرے ربّ! میرے علم کو بڑھا۔

شرحِ صدر، سہولتِ امر اور زبان میں تاثیر پیدا ہونے کی دعا

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب دربارِ فرعون میں جاکر فرمانِ الٰہی پہنچانے کا حکم ہوا تو انہوں نے یہ دعا کی۔ حضرت اسمأؓ بنت عمیس بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسولؐ اللہ کو ثبیر پہاڑ کے دامن میں یہی دعا کرتے دیکھا۔ آپؐ بارگاہِ الٰہ میں عرض کررہے تھے کہ مولیٰ میں تجھ سے وہی دعا مانگتا ہوں جو میرے بھائی موسیٰ نے مانگی۔(تفسیر الدر المنثور للسیوطی، جلد4، صفحہ 295)

رَبِّ اشۡرَحۡ لِيۡ صَدۡرِيۡ۝ وَيَسِّرۡ لِيۡۤ اَمۡرِيۡ۝ وَاحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّنۡ لِّسَانِيۡ۝ يَفۡقَهُوۡا قَوۡلِيۡ۝

(سورۃ طٰہٰ: 26-29)

اے میرے ربّ! میرا سینہ کھول دے۔ اور جو مجھ پر فرض ڈالا گیا ہے اس کو پورا کرنا میرے لیے آسان کر دے۔ اور اگر میری زبان میں کوئی گرہ ہو تو اسے بھی کھول دے۔ (حتّٰی کہ) لوگ میری بات آسانی سے سمجھنے لگیں۔

(خَزِیۡنَۃُ الدُّعَاءِ ، قرآنی دعائیں، صفحات 17-18)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۙ یُخۡرِجُہُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ

اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے۔ وہ ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔ البقرہ ۲۵۸

ریاستہائے متحدہ امریکہ

النور آن لائن

Al-Nur Online USA

جلد نمبر 4 شہادت۔تبوک 1404ہش— اپریل تا ستمبر 2025ء شوال1446۔ربیع الاوّل 1447 ہجری شمارہ نمبر 4-9

اس شمارے میں

انسان کی دعا محض دنیوی امور کے لیے ہو تو اس کا نام صلوٰۃ نہیں 3

ذکر کی مجالس 4

وہ مومن مراد پا گئے جو اپنی نمازوں میں فروتنی اور عجز و نیاز اختیار کرتے ہیں 5

مناجات اور تبلیغ حق 6

اشاریہ خطباتِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز........ 7

بہارِ جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں 13

غزل 17

خلافت کے زیر سایہ ہمدردی اور اخوت کی اہمیت اور ہماری ذمہ داری 18

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین کا عبرتناک انجام..................... 23

میرے پیارے ابا جان۔ مولانا الحاج شیخ نصیر الدین احمد، واقف زندگی 29

مسز لنڈا اسلام (MRS LYNDA SALAAM) 33

کانچ کے کھلونے.. 35

بنیادی مسائل کے جوابات 39

میرے بڑے ماموں مکرم سید رشید طارق (شہید) اور میرے سید خاندان کا تذکرہ 41

اعلان نکاح 47

لی ہائی ویلی (LEHIGH VALLEY) جماعت کی سرگرمیاں 48

سانحاتِ ارتحال 49

کیا آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب کتابوں کا مطالعہ کر لیا ہے؟ . 53

جماعتہائے امریکہ کا کیلنڈر 2025ء...................................... 54

محفوظ قلعہ میں داخل ہونے کے لیے دعاؤں کی خصوصی تحریک 58

ادارتی بورڈ

نگران:	ڈاکٹر مرزا مغفور احمد، امیر جماعت، ریاستہائے متحدہ امریکہ
مشیر اعلیٰ:	اظہر حنیف، مبلغ انچارج، ریاستہائے متحدہ امریکہ
مینجمنٹ بورڈ:	انور خان (صدر)، سیّد ساجد احمد، محمد ظفر اللہ ہنجرا، سید شمشاد احمد ناصر، سیکرٹری تربیت، سیکرٹری تعلیم القرآن، سیکرٹری امور عامہ، سیکرٹری رشتہ ناتا
مدیر اعلیٰ:	امۃ الباری ناصر
مدیر:	حسنیٰ مقبول احمد
ادارتی معاونین:	ڈاکٹر محمود احمد ناگی، طاہرہ زرتشت، زاہدہ ظہیر ساجد
سرورق:	لطیف احمد

لکھنے کا پتہ:
Al-Nur@ahmadiyya.us
Editor Al-Nur
15000 Good Hope Road
Silver Spring, MD 20905

انسان کی دعا محض دنیوی امور کے لیے ہو تو اس کا نام صلوٰۃ نہیں

وَاسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ وَاِنَّہَا لَکَبِیۡرَۃٌ اِلَّا عَلَی الۡخٰشِعِیۡنَ ۝

(سورۃ البقرہ 2: 46)

اردو ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ:

اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو اور یقیناً یہ عاجزی کرنے والوں کے سوا سب پر بوجھل ہے۔

تفسیر بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام:

صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ اس سے مدد چاہو۔ کیونکہ نیکیوں سے بدیاں دور ہو جاتی ہیں۔

(براہین احمدیہ چہار حصص، روحانی خزائن، جلد 1، صفحہ 602 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

نماز اور صبر کے ساتھ خدا سے مدد چاہو نماز کیا چیز ہے؟ وہ دُعا ہے جو تسبیح، تحمید، تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرّع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو کیونکہ اُن کی نماز اور اُن کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 68-69)

انسان کو جو حکم اللہ تعالیٰ نے شریعت کے رنگ میں دیے ہیں جیسے اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ نماز کو قائم رکھو یا فرمایا وَاسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ۔ ان پر جب وہ ایک عرصہ تک قائم رہتا ہے تو یہ احکام بھی شرعی رنگ سے نکل کر کَونی رنگ اختیار کر لیتے ہیں اور پھر وہ ان احکام کی خلاف ورزی کر ہی نہیں سکتا۔

(الحکم، جلد 7، نمبر 25 مورخہ 10/ جولائی 1903ء، صفحہ 15)

آپؑ فرماتے ہیں:

جب انسان کی دعا محض دنیوی امور کے لیے ہو تو اس کا نام صلوٰۃ نہیں۔ لیکن جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے اور اس کی رضا کو مدّ نظر رکھتا ہے اور عجز، انکسار، تواضع اور نہایت محویت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہو کر اس کی رضا کا طالب ہوتا ہے تب وہ صلوٰۃ میں ہوتا ہے۔

(انوار القرآن، جلد اوّل۔ تفسیر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ، سورۃ البقرہ، صفحات 129-130)

”وہ لوگ جو قرآن شریف میں غور کرتے ہیں سمجھ لیں کہ نماز میں خشوع کی حالت روحانی وجود کے لئے ایک نطفہ ہے اور نطفہ کی طرح روحانی طور پر انسان کامل کے تمام قویٰ اور صفات اور تمام نقش و نگار اس میں مخفی ہیں۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 189)

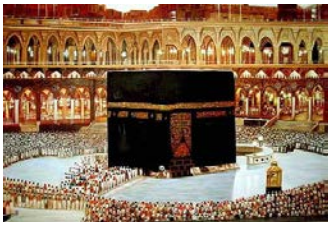

ذکر کی مجالس

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَکَ وَتَعَالَى
مَلَائِكَةً، سَيَّارَةً فُضُلًا، يَتَتَبَّعُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ،
قَعَدُوْا مَعَهُمْ، وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ، حَتَّى يَمْلَؤُوْا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ
الدُّنْيَا، فَإِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا إِلَى السَّمَاءِ. قَالَ : فَيَسْأَلُهُمُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ - وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ : مِنْ أَيْنَ
جِئْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَکَ فِي الْأَرْضِ، يُسَبِّحُوْنَکَ وَيُكَبِّرُوْنَکَ، وَيُهَلِّلُوْنَکَ وَيَحْمَدُوْنَکَ
وَيَسْأَلُوْنَکَ، قَالَ : وَمَاذَا يَسْأَلُوْنِي؟ قَالُوْا : يَسْأَلُوْنَکَ جَنَّتَکَ. قَالَ : وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوْا : لَا أَيْ رَبِّ، قَالَ :
فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوْا : وَيَسْتَجِيْرُوْنَکَ. قَالَ : وَمِمَّ يَسْتَجِيْرُوْنَنِي؟ قَالُوْا : مِنْ نَارِکَ يَا رَبِّ. قَالَ : وَهَلْ رَأَوْا
نَارِي؟ قَالُوْا : لَا. قَالَ : فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوْا : وَيَسْتَغْفِرُوْنَکَ. قَالَ : فَيَقُوْلُ : قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، فَأَعْطَيْتُهُمْ
مَا سَأَلُوْا، وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا. قَالَ : فَيَقُوْلُوْنَ : رَبِّ، فِيْهِمْ فُلَانٌ، عَبْدٌ خَطَّاءٌ، إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ،
قَالَ : فَيَقُوْلُ : وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ.

(مسلم کتاب الذکر والدعا، باب فضل مجالس الذکر 4840)

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے کچھ فضیلت رکھنے والے فرشتے چکر لگاتے رہنے والے ہیں جو ذکر کی مجالس تلاش کرتے رہتے ہیں۔ جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں (اللہ تعالیٰ کا) ذکر ہو رہا ہو تو ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے پروں سے انہیں گھیر لیتے ہیں یہاں تک کہ جو کچھ ان کے اور ورلے آسمان کے درمیان ہے اس کو بھر دیتے ہیں۔ پھر جب لوگ منتشر ہو جاتے ہیں تو وہ (فرشتے) بھی اوپر چڑھتے اور آسمان تک جا پہنچتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا پھر اللہ عزوجل ان سے سوال کرتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ جانتا ہے: تم کہاں سے آئے ہو؟ تب وہ کہتے ہیں ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو زمین میں ہیں وہ تیری تسبیح اور تیری بڑائی بیان کر رہے تھے۔ تیری تہلیل (لا الہ الا اللہ کا ورد کرنا) اور تیری حمد بیان کر رہے تھے اور تجھ سے مانگ رہے تھے۔ اللہ فرماتا ہے وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ وہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے تیری جنت مانگ رہے تھے۔ وہ (اللہ) فرماتا ہے کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ وہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں نہیں اے میرے ربّ!۔ اللہ فرماتا ہے کیا حال ہو اگر وہ میری جنت دیکھ لیں۔ وہ عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ وہ (اللہ) فرماتا ہے وہ کس چیز سے پناہ چاہتے ہیں؟ وہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں یارب! تیری آگ سے۔ اللہ فرماتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ وہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں نہیں۔ وہ (اللہ) فرماتا ہے کیا حال ہو اگر وہ میری آگ دیکھ لیں۔ تب وہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں پھر اللہ فرماتا ہے میں نے انہیں بخش دیا اور جو انہوں نے مانگا میں نے انہیں عطا کیا اور جس چیز سے انہوں نے پناہ طلب کی میں نے انہیں پناہ دی۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں اس پر وہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں یارب! ان میں فلاں سخت خطاکار شخص بھی تھا جو وہاں سے گزرا تو ان کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ (اللہ) فرمائے گا میں نے اسے بھی بخش دیا کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں ان کی بدولت ان کے پاس بیٹھنے والا بے نصیب نہیں رہتا۔“

(حدیقۃ الصالحین، صفحہ 114-115، مرتبہ حضرت ملک سیف الرحمٰن مرحوم، یوکے ایڈیشن 2019ء)

وہ مومن مراد پا گئے جو اپنی نمازوں میں فروتنی اور عجز و نیاز اختیار کرتے ہیں

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"اوّل مرتبہ مومن کے روحانی وجود کا وہ خشوع اور رقّت اور سوز و گداز کی حالت ہے جو نماز اور یاد الٰہی میں مومن کو میسر آتی ہے۔ یعنی گدازش اور رقّت اور فروتنی اور عجز و نیاز اور روح کا انکسار اور ایک تڑپ اور قلق اور تپش اپنے اندر پیدا کرنا۔ اور ایک خوف کی حالت اپنے پر وارد کر کے خدائے عزّوجل کی طرف دل کو جھکانا جیسا کہ اِس آیت میں بیان فرمایا گیا ہے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ۔ یعنی وہ مومن مراد پا گئے جو اپنی نمازوں میں اور ہر ایک طور کی یادِ الٰہی میں فروتنی اور عجز و نیاز اختیار کرتے ہیں۔ اور رقّت اور سوز و گداز اور قلق اور کرب اور دلی جوش سے اپنے رب کے ذکر میں مشغول ہوتے ہیں۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 188)

"وہ لوگ جو قرآن شریف میں غور کرتے ہیں سمجھ لیں کہ نماز میں خشوع کی حالت روحانی وجود کے لئے ایک نطفہ ہے اور نطفہ کی طرح روحانی طور پر انسان کامل کے تمام قویٰ اور صفات اور تمام نقش و نگار اس میں مخفی ہیں۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 189)

"یہی سنّت اللہ بنی آدم کے لئے جاری ہے۔ پس جبکہ انسان نماز اور یادِ الٰہی میں خشوع کی حالت اختیار کرتا ہے تب اپنے تئیں رحیمیت کے فیضان کے لئے مستعد بناتا ہے۔ سو نطفہ میں اور روحانی وجود کے پہلے مرتبہ میں جو حالتِ خشوع ہے صرف فرق یہ ہے کہ نطفہ رِحم کی کشش کا محتاج ہوتا ہے اور یہ رحیم کی کشش کی طرف احتیاج رکھتا ہے۔ اور جیسا کہ نطفہ کے لئے ممکن ہے کہ وہ رِحم کی کشش سے پہلے ہی ضائع ہو جائے ایسا ہی روحانی وجود کے پہلے مرتبہ کے لئے یعنی حالت خشوع کے لئے ممکن ہے کہ وہ رحیم کی کشش اور تعلق سے پہلے ہی برباد ہو جائے۔ جیسا کہ بہت سے لوگ ابتدائی حالت میں اپنی نمازوں میں روتے اور وجد کرتے اور نعرے مارتے اور خدا کی محبت میں طرح طرح کی دیوانگی ظاہر کرتے ہیں اور طرح طرح کی عاشقانہ حالت دکھلاتے ہیں اور چونکہ اس ذات ذوالفضل سے جس کا نام رحیم ہے کوئی تعلق پیدا نہیں ہوتا اور نہ اس کی خاص تجلّی کے جذبہ سے اس کی طرف کھنچے جاتے ہیں اس لئے ان کا وہ تمام سوز و گداز اور تمام وہ حالتِ خشوع بے بنیاد ہوتی ہے اور بسا اوقات ان کا قدم پھسل جاتا ہے یہاں تک کہ پہلی حالت سے بھی بدتر حالت میں جا پڑتے ہیں۔ پس یہ عجیب دلچسپ مطابقت ہے کہ جیسا کہ نطفہ جسمانی وجود کا اوّل مرتبہ ہے اور جب تک رِحم کی کشش اس کی دستگیری نہ کرے وہ کچھ چیز ہی نہیں۔ ایسا ہی حالتِ خشوع روحانی وجود کا اوّل مرتبہ ہے اور جب تک رحیم خدا کی کشش اُس کی دستگیری نہ کرے وہ حالت خشوع کچھ بھی چیز نہیں۔ اسی لئے ہزارہا ایسے لوگوں کو پاؤ گے کہ اپنی عمر کے کسی حصّہ میں یادِ الٰہی اور نماز میں حالت خشوع سے لذّت اٹھاتے اور وجد کرتے اور روتے تھے اور پھر کسی ایسی لعنت نے اُن کو پکڑ لیا کہ یک مرتبہ نفسانی امور کی طرف گر گئے اور دنیا اور دنیا کی خواہشوں کے جذبات سے وہ تمام حالت کھو بیٹھے۔ یہ نہایت خوف کا مقام ہے کہ اکثر وہ حالتِ خشوع رحیمیت کے تعلق سے پہلے ہی ضائع ہو جاتی ہے اور قبل اس کے کہ رحیم خدا کی کشش اس میں کچھ کام کرے وہ حالت برباد اور نابود ہو جاتی ہے"۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 189-190)

مناجات اور تبلیغِ حق

کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اب تو جو فرماں مِلا اس کا ادا کرنا ہے کام
گرچہ مَیں ہوں بس ضعیف و ناتوان و دِلفگار

دعوتِ ہر ہَرزَہ گو کچھ خدمتِ آساں نہیں
ہر قدم میں کوہِ ماراں ہر گزر میں دشتِ خار

چرخ تک پہنچے ہیں میرے نعرہ ہائے روز و شب
پر نہیں پہنچی دلوں تک جاہلوں کے یہ پُکار

قبضۂ تقدیر میں دل ہیں اگر چاہے خدا
پھیر دے میری طرف آ جائیں پھر بے اختیار

گر کرے معجز نمائی ایک دم میں نرم ہو
وہ دِل سنگیں جو ہو وے مثلِ سنگِ کوہسار

ہائے میری قوم نے تکذیب کر کے کیا لیا
زلزلوں سے ہوگئے صدہا مساکن مثلِ غار

شرط تقویٰ تھی کہ وہ کرتے نظر اس وقت پر
شرط یہ بھی تھی کہ کرتے صبر کچھ دن اور قرار

کیا وہ سارے مرحلے طے کرچکے تھے علم کے
کیا نہ تھی آنکھوں کے آگے کوئی رہ تاریک و تار

دل میں جو اَرماں تھے وہ دل میں ہمارے رہ گئے
دشمنِ جاں بن گئے جن پر نظر تھی بار بار

ایسے کچھ بگڑے کہ اب بننا نظر آتا نہیں
آہ کیا سمجھے تھے ہم اور کیا ہؤا ہے آشکار

کس کے آگے ہم کہیں اس دردِ دل کا ماجرا
اُن کو ہے ملنے سے نفرت بات سننا دَرکنار

کیا کروں کیونکر کروں میں اپنی جاں زیر و زبر
کس طرح میری طرف دیکھیں جو رکھتے ہیں نقار

اِس قدر ظاہر ہوئے ہیں فضلِ حق سے معجزات
دیکھنے سے جن کے شیطاں بھی ہؤا ہے دِلفگار

اشاریہ خطباتِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

4/اپریل 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ(سرے)، یوکے	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے موقع پر مہاجرین حبشہ کے واپس پہنچنے پر فرمایا: مَا أَدْرِيْ بِأَيِّهِمَا أَنَا أُسَرُّ: بِفَتْحِ خَيْبَرَ، أَمْ بِقُدُوْمِ جَعْفَرٍ کہ معلوم نہیں کہ ان دونوں باتوں میں سے مَیں کس بات پر زیادہ خوش ہوں خیبر کی فتح ہونے پر یا جعفر کے آنے پر۔ آپؐ نے شہید ہونے والے ایک حبشی غلام کی بابت فرمایا: اللہ نے تیرے چہرے کو خوبصورت بنا دیا اور تیری بدبو کو خوشبودار بنا دیا اور تیرے مال کو زیادہ کر دیا۔ اس کے لیے دعا کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو اس کو جنت میں پہنچا دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذہبی رواداری اور مذہبی جذبات اور احساسات کی پاسداری کا کمال تھا کہ یہود کی تورات کو بحفاظت واپس کرنے کا حکم دیا۔ آجکل کی طرح یہ نہیں کہ مسلمانوں کے ساتھ دشمنی میں قرآن کریم کو جلایا جائے۔ آپؐ نے تو یہ نمونہ دکھایا تھا کہ ان کے جو صحیفے ہیں ان کو محفوظ رکھو اور ان کو واپس کر دو۔ غزوۂ خیبر اور غزوۂ وادی القریٰ کے تناظر میں نبی کریم ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کا بیان۔ مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان، مکرم عبدالرشید یحییٰ صاحب سابق صدر قضاء بورڈ کینیڈا، مکرم مرزا امتیاز احمد صاحب امیر ضلع حیدرآباد سندھ، مکرم الحاج محمد بِلْعَرَبِی صاحب آف الجزائر اور مکرم محمد اشرف صاحب کوٹری ضلع حیدرآباد کی وفات پر ان کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب۔ https://www.alislam.org/urdu/khutba/2025-04-04/
11/اپریل 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ(سرے)، یوکے	”بہت سے معجزات ہیں جو صرف ذاتی اقتدار کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھلائے جن کے ساتھ کوئی دعا نہ تھی۔ کئی دفعہ تھوڑے سے پانی کو جو صرف ایک پیالہ میں تھا اپنی انگلیوں کو اس پانی کے اندر داخل کرنے سے اس قدر زیادہ کر دیا کہ تمام لشکر اور اونٹوں اور گھوڑوں نے وہ پانی پیا اور پھر بھی وہ پانی ویسا ہی اپنی مقدار پر موجود تھا اور کئی دفعہ دو چار روٹیوں پر ہاتھ رکھنے سے ہزارہا بھوکوں پیاسوں کا ان سے شکم سیر کر دیا اور بعض اوقات تھوڑے دودھ کو اپنے لبوں سے برکت دے کر ایک جماعت کا پیٹ اس سے بھر دیا اور بعض اوقات شور آب کنوئیں میں اپنے منہ کا لعاب ڈال کر اس کو نہایت شیریں کر دیا۔ اور بعض اوقات سخت مجروحوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر ان کو اچھا کر دیا اور بعض اوقات آنکھوں کو جن کے ڈیلے لڑائی کے کسی صدمہ سے باہر جا پڑے تھے اپنے ہاتھ کی برکت سے پھر درست کر دیا۔ ایسا ہی اور بھی بہت سے کام اپنے ذاتی اقتدار سے کیے جن کے ساتھ ایک چھپی ہوئی طاقت الٰہی مخلوط تھی۔“ (حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) غزوۂ خیبر اور غزوۂ ذات الرّقاع کے تناظر میں نبی کریم ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کا بیان۔ https://www.alislam.org/urdu/khutba/2025-04-11/
18/اپریل 2025ء بمقام مسجد مبارک،	اگر ہم دعا کا حق ادا کرتے ہوئے دعاؤں کی طرف توجہ دیں گے تو پھر ہی کامیابی ہے...ہمارا ہتھیار تو صرف دعائیں ہیں۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ روایت کرتے ہیں کہ لا الٰہ الا اللّٰہ کہنے کے باوجود ایک محارب کو قتل کر دینے کا واقعہ سُن کر نبی اکرم ﷺ نے مجھے

اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے	فرمایا: أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتّٰى تَعْلَمَ أَقَالَهَا أَمْ لَا؟ تم نے کیوں نہ اس کا دل چیرا تا کہ تم جان لیتے کہ اس نے یہ دل سے کہا تھا یا نہیں؟ آپؐ میرے سامنے یہ بات دہراتے رہے یہاں تک کہ مَیں نے یہ خواہش کی کاش میں نے اس دن ہی اسلام قبول کیا ہوتا۔ آجکل کے مولوی یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے احمدیوں کے دل چیر کے دیکھ لیے ہیں اس لیے احمدیوں کو شہید کرنا اور ان پہ ظلم کرنا جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی پکڑ کے بھی سامان کرے۔ آجکل کے یہ مولوی اور اُن کے چیلے جو پاکستان میں ہیں جنت میں جانے کی باتیں کرتے ہیں کہ احمدیوں کو قتل کر دو تو جنت میں جاؤ گے لیکن انہیں پتہ نہیں کہ ان کے یہ عمل انہیں اللہ تعالیٰ کی سزا کا مورد بنا رہے ہیں۔ کبھی نہ کبھی تو ان پہ اللہ کی پکڑ آئے گی۔ سنہ سات اور آٹھ ہجری کے بعض غزوات اور سرایا کے تناظر میں نبی کریم ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کا پُر تاثیر بیان۔ پاکستان میں احمدیوں کے خلاف حالیہ مخالفانہ لہر کے پیش نظر دعاؤں کی تحریک۔ https://www.alislam.org/urdu/khutba/2025-04-18/
25/اپریل 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے	نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ موتہ پر لشکر روانہ کرتے ہوئے نصیحت فرمائی: تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور اپنے ساتھ کے مسلمانوں سے بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔ اللہ کے نام کے ساتھ اللہ کے منکرین سے مقابلہ کرو۔ نہ دھوکا دینا، نہ خیانت کرنا، نہ کسی شیر خوار بچے کو قتل کرنا، نہ کسی عورت کو اور نہ کسی عمر رسیدہ کو قتل کرنا۔ نہ کسی کھجور کے درخت کو کاٹنا۔ نہ کسی درخت کو کاٹنا بلکہ کسی بھی درخت کو نہیں کاٹنا اور نہ کسی عمارت کو گرانا۔ سنہ سات اور آٹھ ہجری کے بعض غزوات اور سرایا کے تناظر میں نبی کریم ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کا بیان۔ مکرم لئیق احمد چیمہ صاحب شہید آف کراچی، مکرمہ صاحبزادی امۃ المصور نوری صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب آف ربوہ اور مکرم حسن سانو غوابو بکر صاحب لوکل مبلغ برکینا فاسو کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔ آج بھی ایک اطلاع ہے قصور میں ایک قصبے میں ایک احمدی نوجوان کو شہید کیا گیا ہے ...اللہ تعالیٰ ظالموں کی جلد پکڑ کے سامان فرمائے۔ ان کے لیے تو اَب یہی ہے: اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا۔ https://www.alislam.org/urdu/khutba/2025-04-25/
2/ مئی 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو غزوۂ موتہ کے حالات و واقعات سے آگاہ کرتے ہوئے حضرت خالد بن ولیدؓ کا ذکر آنے پر اپنی انگلی مبارک بلند فرمائی اور فرمایا: اے اللہ! یہ تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ تُو اس کی مدد فرما۔ اس روز سے حضرت خالد بن ولیدؓ کو سیف اللہ کہا جانے لگا یعنی اللہ کی تلوار۔ حضرت جعفرؓ پہلے مسلمان تھے جنہوں نے راہ خدا میں اپنے گھوڑے کی کونچیں کاٹیں۔ "قوموں میں جھنڈے کا بڑا ادب اور احترام کیا جاتا ہے۔ بعض دفعہ دشمن سے اس کا جھنڈا چھیننے کے لیے بڑی بڑی قربانیاں کی جاتی ہیں اور بعض دفعہ اپنا جھنڈا بچانے کے لیے بڑی بڑی قربانیاں کی جاتی ہیں اور یہ شرک نہیں ہوتا" (حضرت مصلح موعودؓ) اس وقت میں، اس دور میں احمدیوں کو کثرت سے اپنی عبادتوں کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ دنیا کے عمومی حالات کے لیے دعائیں جاری رکھیں خاص طور پر آج کل پاکستان اور ہندوستان کے جو حالات ہیں اس کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ظلم کا خاتمہ کرے۔ مظلوموں کی حفاظت فرمائے۔ حکومتوں کو عقل دے کہ جنگوں کی طرف بڑھنے کی بجائے صلح اور صفائی سے معاملات طے کریں۔ بین الاقوامی معاہدوں کی پاسداری کرنے والے ہوں۔

	غزوۂ موتہ کے حالات و واقعات کے تناظر میں نبی کریم ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کا بیان نیز حالیہ پاک بھارت کشیدگی کے حوالے سے دعاؤں کی تحریک۔ مکرم محمد آصف صاحب شہید ابن رفیق احمد صاحب آف بھلیر ضلع قصور کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب۔ پاکستان میں دہشت گردی کرنے والوں اور جماعت کی مخالفت کرنے والوں کی جرأت بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد ان کی پکڑ کے سامان فرمائے https://www.alislam.org/urdu/khutba/2025-05-02/
9/ مئی 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ مُوتہ کے حالات بیان کیے اور فرمایا: اللہ نے میرے لیے زمین کو بلند کیا یہاں تک کہ مَیں نے ان کا معرکہ دیکھا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ بیان کرتے ہیں کہ مُوتہ کے دن میرے ہاتھ میں نو تلواریں ٹوٹیں اور صرف ایک یمنی چوڑی تلوار ہی میرے ہاتھ میں رہ گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ مُوتہ سے واپس لوٹنے والے صحابہ کے بارے میں فرمایا: یہ فرار ہونے والے نہیں بلکہ کرّار ہیں یعنی پلٹ کر حملہ کرنے والے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر حضرت جعفر کے بیٹے عبداللہ کو سلام کرتے تو کہتے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ ذِی الْجَنَاحَیْنِ۔ کہ اے دو پروں والے کے بیٹے تم پر سلامتی ہو۔ غزوات اور سرایا کے بارے میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان۔ حالیہ پاک بھارت جنگ کے تناظر میں احمدیوں کو آزادانہ تبصروں سے گریز کرنے اور صلح اور امن کا پیغام دینے نیز مظلومینِ فلسطین کے لیے دعاؤں کی تحریک۔ https://www.alislam.org/urdu/khutba/2025-05-09/
16/ مئی 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے	مجھے تو کم از کم ان [میر محمود احمد صاحب ناصر] جیسی کوئی مثال ابھی نظر نہیں آتی۔ اللہ کے خزانے میں تو کوئی کمی نہیں ہے اللہ کرے کہ ایسی مثالیں اَور بھی پیدا ہو جائیں اور ایسے باوفا اور مخلص اور تقویٰ پہ چلنے والے مددگار اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کو عطا فرماتا رہے۔ بعض سرایا کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان۔ جماعت کے ایک بزرگ اور جید عالم باعمل، خلافت کے فدائی، دین کے بے مثل خادم، خلافت کے ایک عظیم معاون و مددگار اور جاں نثار، کامل اطاعت گزار اور وفاشعار سلطانِ نصیر محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر اور دورانِ اسیری کراچی میں وفات پانے والے ڈاکٹر طاہر محمود صاحب شہید کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب۔ https://www.alislam.org/urdu/khutba/2025-05-16/
23/ مئی 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے	حقیقت تو یہ ہے کہ جس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے ہجرت کی اللہ تعالیٰ نے اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بشارت دے دی تھی کہ تو غم نہ کر ایک دن میں واپس تجھے اس جگہ لے کر آؤں گا۔ محققین کے نزدیک قرآن کریم کی یہ پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر دلیل ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی طرف سے غیب کی خبر دی اور ویسا ہی رونما ہوا جیسا کہ آپؐ نے خبر دی تھی۔

	اگر تمام اسلامی غزوات پر نظر دوڑائی جائے تو معلوم ہو گا کہ وہ اپنے اندر ایک حکیمانہ رنگ رکھتی تھیں بالخصوص فتح مکہ سے پہلے جس قدر جنگیں ہوئیں ان سب کا مقصد صرف یہی تھا کہ فتح مکہ کا راستہ صاف کیا جائے۔ غزوۂ فتح مکہ کے تناظر میں سیرتِ نبوی ﷺ کا روح پرور بیان۔ مکرم ڈاکٹر شیخ محمد محمود صاحب شہید کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب۔ اللہ تعالیٰ جلد اب ان دہشتگردوں کی پکڑ کے سامان کرے اور ملک کو بچانے کے لیے ضروری ہے کہ ان نام نہاد مذہبی لوگوں سے جو حقیقت میں دہشت گرد ہیں اور مذہب کے نام پر دہشت گردی کر رہے ہیں اب چھٹکارا حاصل کیا جائے۔ ہماری فریادیں تو اللہ تعالیٰ کے آگے ہیں اور اس کا پورا حق ہمیں ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ /https://www.alislam.org/urdu/khutba/2025-05-23
30/ مئی 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے	تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہو گی۔ جب یہ دور ختم ہو گا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ اسے بھی اٹھالے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی اور یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔ (الحدیث) جب تک ہم خلافت سے جڑے رہیں گے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے رہیں گے۔ "خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان جو نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔" (حضرت مسیح موعودؑ) پس ہمیں چاہیے کہ خلافت کے ساتھ جڑے رہیں اور خلافت کے نظام کے قائم کرنے کے لیے ہر قربانی کے لیے تیار رہیں۔ اگر ہم ایسا کرتے رہیں گے تو تا قیامت ہم خلافت سے وابستہ رہیں گے نسلیں ہماری وابستہ رہیں گی اور اس کے فیض سے فیض پاتے رہیں گے۔ خلیفۂ وقت تو راتوں کو اٹھ کر اپنی نمازوں میں افرادِ جماعت کے لیے دعا کرتا ہے۔ کیا کوئی بادشاہ ایسا ہے جو یہ عمل کرتا ہو؟ اللہ تعالیٰ نے خلافت کو جاری رکھنے کے لیے اور اس سے فیض پانے کے لیے ہم لوگوں کو یہ تلقین فرمائی ہے کہ جو اس خلافت سے منسلک ہوں گے وہ اللہ اور رسول کی اطاعت کریں اور اس کے حکموں پر عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں کیونکہ اللہ کی کامل اطاعت کرنے والے وہی ہیں جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتے ہیں اور اس کی عبادت کرنے والے ہوتے ہیں ہمیشہ یاد رکھیں کہ خلافتِ احمدیہ کے ساتھ جڑنے سے ہی اب دنیا کی بقا ہے اور خلافت احمدیہ اس نظام کا تسلسل ہے، اس وعدے کا تسلسل ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا۔ خلافت احمدیہ کی یہ کڑی ہے جو اللہ تعالیٰ تک لے کر جاتی ہے۔ نظامِ خلافت کی اہمیت و برکات نیز اس سے وابستہ تائیداتِ الٰہیہ کا پُر معارف بیان۔ ڈاکٹر کرنل پیر محمد منیر صاحب سابق ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ اور مکرمہ سلیمہ زاہد صاحبہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔ https://www.alislam.org/urdu/khutba/2025-05-30/

6/ جون 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے	اگر ہم سوشل میڈیا پر جوابوں کے بجائے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں۔ اپنی نمازوں کو سنوار کر ادا کریں۔ اپنے سجدوں میں وہ درد پیدا کریں کہ جس سے اللہ تعالیٰ کی غیرت جلد جوش میں آئے تو ہم بہت جلد اس سے بہت بہتر نتائج حاصل کر سکتے ہیں جو نتائج یہ لوگ اپنے جواب دینے سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارا کام یہ نہیں کہ غلط زبان استعمال کریں یا اس رنگ میں جواب دیں جس سے نادانستگی میں ہمارے منہ سے ایسے الفاظ نکل جائیں جو کسی بھی رنگ میں کسی کی بھی ہتک کا موجب بنیں اور اس سے فائدہ اٹھا کر مخالفین یہ کہتے رہیں کہ ہم نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین یا صحابہ رضوان اللہ علیہم کی توہین کرنے والے ہیں۔ ہمارا تو سب کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہے۔ آپؐ ہی وہ خاتم الانبیاء ہیں جو اللہ تعالیٰ کے پیارے اور آخری نبی ہیں اور آپ کے ساتھی جو ہیں، صحابہؓ جو ہیں ان کے بارے میں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بے شمار جگہ وہ کلمات فرمائے ہیں، وہ باتیں کی ہیں کہ جو ہمارے مخالفین کی سوچ سے بھی بالا ہیں جو بات وہ کرتے ہیں۔ "میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان کو مناسب ہے کہ ان کی گالیاں سن کر برداشت کریں اور ہرگز ہرگز گالی کا جواب گالی سے نہ دیں کیونکہ اس طرح پر برکت جاتی رہتی ہے۔" (حضرت مسیح موعودؑ) ہمارے اخلاق بہت بلند اور بہت بالا ہونے چاہئیں اور جس کے اخلاق بلند نہیں اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا حق ادا نہیں کیا۔ سوشل میڈیا کے درست استعمال کے حوالے سے زرّیں نصائح۔ ./https://www.alislam.org/urdu/khutba/2025-06-06
حضرت محمد رسول اللہ ﷺ: اُسوۂ حسنہ 13/ جون 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے	غزوۂ فتح مکہ کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا پُر معارف بیان۔ ساری تدابیر اختیار کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خدا کے حضور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا: اَللّٰهُمَّ خُذْ عَلٰى أَسْمَاعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ فَلَا يَرَوْنَا اِلَّا بَغْتَةً، وَلَا يَسْمَعُوْنَ بِنَا اِلَّا فَجْأَةً۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریش نے وہ عہد اس امر کے لیے توڑا ہے جس کا ارادہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ اللہ کے رسولؐ! کیا اس میں بھلائی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں اس میں بھلائی ہے۔ آپؐ کو خُزاعہ کے واقعہ کی خبر ملی تو فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مَیں ان کی ہر اس چیز سے حفاظت کروں گا جس سے میں اپنے اہل اور گھر والوں کی حفاظت کرتا ہوں۔ آپؐ نے حضرت ضمرہؓ کو قریش کے پاس بھیجا اور تین امور میں سے ایک کو اختیار کرنے کے لیے کہا کہ یا تو وہ بنو خُزاعہ کے مقتولوں کی دیت ادا کر دیں یا بنو نُفَاثَہ سے لاتعلقی کا اظہار کر دیں یا حدیبیہ کا معاہدہ ختم کر دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کے مدینہ آنے سے پہلے صحابہؓ سے فرمایا: ابوسفیان تمہارے پاس آرہا ہے وہ کہہ رہا ہے معاہدہ کی تجدید کر دو اور صلح میں اضافہ کر دو لیکن وہ ناراضگی لے کر واپس جائے گا۔ اس کی کوئی بات نہیں مانی جائے گی۔ اَلْكُفْرُ مِلَّةٌ وَاحِدَہ ہو چکا ہے، کفار سب ایک مِلّتِ واحدہ بن گئے ہیں اور مسلمانوں کو بھی اُمّتِ واحدہ بننا پڑے گا تبھی ان کی بچت ہے اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

	حالیہ ایران اسرائیل تنازعہ کے پیش نظر دعاؤں کی تحریک۔ https://www.alislam.org/urdu/khutba/2025-06-13/
حضرت محمد رسول اللہ ﷺ: اُسوۂ حسنہ 20/ جون 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے	جب نبی اکرم ﷺ کا لشکر فاران کے جنگل میں داخل ہوا تو اِس کی تعداد سلیمان نبی کی پیشگوئی کے مطابق دس ہزار تک پہنچ چکی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبول دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے اس خط کی بابت آپؐ کو اطلاع دے دی جو قریش مکہ کو آپؐ کے پروگرام سے مطلع کرنے کے لیے پوشیدہ طور پر بھجوایا جا رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت جن چند لوگوں سے ملتی تھی ان میں حضرت ابوسفیان بن حارثؓ بھی تھے۔ غزوۂ فتح مکہ کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا پُر اثر بیان https://www.alislam.org/urdu/khutba/2025-06-20/
حضرت محمد رسول اللہ ﷺ: اُسوۂ حسنہ 27/ جون 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے	رسول اللہؐ نے فرمایا آج کا دن تو رحمت کا دن ہے۔ آج اللہ تعالیٰ کعبہ کو عظمت عطا کرے گا اور اللہ تعالیٰ قریش کو حقیقی عزت عطا فرمائے گا۔ ابوسفیان نے صحابہ کو نبی اکرم ﷺ کی اقتدا میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا اور کہا: مَیں نے کسریٰ کا دربار بھی دیکھا ہے اور قیصر کا دربار بھی دیکھا ہے لیکن ان کی قوموں کو ان کا اتنا فدائی نہیں دیکھا جتنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت اس کی فدائی ہے۔ ”آپؐ نے فرمایا... جو شخص ابوسفیان کے گھر میں چلا جائے اس کو بھی امن دیا جائے گا۔ جو مسجد کعبہ میں گھس جائے اس کو بھی امن دیا جائے گا۔ جو اپنے ہتھیار پھینک دے اس کو بھی امن دیا جائے گا۔ جو اپنا دروازہ بند کر کے بیٹھ جائے اس کو بھی امن دیا جائے گا۔ جو حکیم بن حزام کے گھر میں چلا جائے اس کو بھی امن دیا جائے گا۔“ ”آپؐ نے فرمایا بلالؓ کا جھنڈا کھڑا کرو اور ان مکّہ کے سرداروں کو جو جوتیاں لے کر اس کے سینہ پر ناچا کرتے تھے، جو اس کے پاؤں میں رسی ڈال کر گھسیٹا کرتے تھے، جو اسے تپتی ریتوں پر لٹایا کرتے تھے کہہ دو کہ اگر اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی جان بچانی ہے تو بلالؓ کے جھنڈے کے نیچے آ جاؤ۔ میں سمجھتا ہوں جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے، جب سے انسان کو طاقت حاصل ہوئی ہے اور جب سے کوئی انسان دوسرے انسان سے اپنے خون کا بدلہ لینے پر تیار ہوا ہے اور اس کو طاقت ملی ہے اِس قسم کا عظیم الشان بدلہ کسی انسان نے نہیں لیا... یہ وہ بدلہ تھا جو یوسفؑ کے بدلہ سے بھی زیادہ شاندار تھا اِس لیے کہ یوسفؑ نے اپنے باپ کی خاطر اپنے بھائیوں کو معاف کیا تھا۔ جس کی خاطر کیا وہ اس کا باپ تھا اور جن کو کیا وہ اس کے بھائی تھے اور محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچوں اور بھائیوں کو ایک غلام کی جوتیوں کے طفیل معاف کیا۔ بھلا یوسفؑ کا بدلہ اس کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتا ہے۔“ (حضرت مصلح موعودؓ) غزوۂ فتح مکّہ کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا پُر معارف بیان۔ مکرمہ امینہ شہناز صاحبہ اہلیہ مکرم انعام اللہ صاحب آف لاہور کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔ https://www.alislam.org/urdu/khutba/2025-06-27/

بہارِ جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں

انور محمود خان، لاس اینجلس امریکہ

موسمِ بہار کو تمام موسموں میں ایک عظیم خصوصیت حاصل ہے۔ اس موسم میں ہر چیز پہ ایک جوبن آجاتا ہے۔ خوشگوار حُسن اور جاذبیت اور یک گُونا دلکشی محسوس ہوتی ہے۔ اسی لئے اس کو موسموں کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔ ہمیں اس دنیا میں عالمِ جسمانی کے ساتھ ساتھ عالمِ روحانی بھی نصیب ہے اس میں بھی ہمیں موسمِ بہار نظر آتے ہیں، جب خدا کے فرستادے انسانوں کا اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کے لیے اپنے پیارے نمونے پیش کرتے ہیں اور مکالمۂ الٰہی ہمیں سناتے ہیں۔ ان بہاروں کی بھی خزاں ہے اور دنیا پھر خدا سے دور ہونے لگتی ہے اور اپنے خالق کو بھول جاتی ہے۔

الغرض یہ بہار و خزاں مستقل طور پر مشاہدہ کیے جاسکتے ہیں لیکن اس وقت ہمارا موضوعِ تحریر وہ بہار ہے جس پر خزاں نہیں۔ جب اور جس جگہ ہم اس کو دیکھیں تو ہر آن قلب کی گہرائیوں سے اس کی بہار محسوس ہوتی ہے۔ گویا یہ بہار جاوداں ہے اور اس کا مبارک نام قرآنِ حکیم ہے۔

حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

بہارِ جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے، نہ اس سا کوئی بُستاں ہے

اس شعر میں بہارِ جاوداں کے ساتھ ایک لفظ زائد ارشاد فرمایا اور وہ ہے ”پیدا“ یعنی اس عبارت کو کسی زمانہ میں بھی مطالعہ کریں، اس زمانے کے ساتھ اور نئی تحقیقات اس عبارت کے بہار کا حسن پیش کرتی ہیں۔ یعنی آج کے دور میں اگر ان آیات کو پڑھا جائے تو اس کے مطابق ثابت شدہ تحقیقات اس کی بہارِ جاوداں کا منہ بولتا ثبوت پیش کر رہی ہوں گی۔ اس مضمون میں خاکسار ایسی آیات پیش کرے گا جن پر ہلکے سے غور سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ جائے گی کہ ؏

بہارِ جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں

اسی طرح اس شعر کے دوسرے مصرع میں ؏

نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بُستاں ہے

کی پیروی میں دیگر ادیان کی کتب سے اس کا موازنہ انتہائی لطیف اور روشنی سے بھرا ہوا نظر آئے گا۔ آیئے اب ان 30 مقدس آیات کا تفصیلی مطالعہ کریں۔ یہ مزید واضح ہو کہ ان میں سے چند ایسی آیات ہیں جن کے مطالعہ سے عیسائی اور دوسرے مذاہب کے افراد نے وارفتگی میں اسلام قبول کر لیا۔

وَجٰوَزۡنَا بِبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ الۡبَحۡرَ فَاَتۡبَعَہُمۡ فِرۡعَوۡنُ وَجُنُوۡدُہٗ بَغۡیًا وَّعَدۡوًا ؕ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَدۡرَکَہُ الۡغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنۡتُ اَنَّہٗ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیۡۤ اٰمَنَتۡ بِہٖ بَنُوۡۤا اِسۡرَآءِیۡلَ وَاَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ۝

(سورۃ یونس، 91:10)

اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر سے (پار) گزارا، تو فرعون اور اس کی فوجوں نے سرکشی اور ظلم (کی راہ) سے ان کا پیچھا کیا، حتیٰ کہ جب غرق ہونے کی آفت نے اسے (اور اس کی فوج کو) آپکڑا تو اس نے کہا کہ میں ایمان لاتا ہوں کہ جس (مقتدر ہستی) پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں، اس کے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے اور میں (سچی) فرمانبرداری اختیار کرنے والوں میں سے (ہوتا) ہوں۔ (تفسیرِ صغیر)

آٰلۡـٰٔنَ وَقَدۡ عَصَیۡتَ قَبۡلُ وَکُنۡتَ مِنَ الۡمُفۡسِدِیۡنَ ۝

(سورۃ یونس، 92:10)

کیا اب (ایمان لایا ہے)! جبکہ اس سے پہلے تُو نافرمانی سے کام لیتا رہا اور تُو مفسدوں میں سے تھا۔ (تفسیر صغیر)

فَالۡیَوۡمَ نُنَجِّیۡکَ بِبَدَنِکَ لِتَکُوۡنَ لِمَنۡ خَلۡفَکَ اٰیَۃً ؕ وَاِنَّ کَثِیۡرًا مِّنَ النَّاسِ عَنۡ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوۡنَ ۝ (سورۃ یونس 93:10)

پس اب ہم تیرے بدن (کے بقا) کے ذریعہ سے تجھے (ایک جزوی) نجات دیتے ہیں تاکہ جو لوگ تیرے پیچھے آنے والے ہیں ان کے لئے تو ایک نشان ہو اور لوگوں میں سے بہت سے افراد ہمارے نشانوں سے بلاشبہ بے خبر ہیں۔ (تفسیرِ صغیر)

ان آیات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون مصر کے ایک مشہور واقعہ کا آخری حصہ پیش کیا گیا ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ فرعونِ مصر اپنے باشندوں پر انتہائی ظلم کرتا تھا اور بطور غلام جابرانہ سلوک کرتا تھا۔ ان حالات کے پیش نظر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر انہیں نقل مکانی کا مشورہ دیا اور مصر سے چلے جانے کی تجویز پیش کی تاکہ وہ اس بربریت سے بچ سکیں۔ چنانچہ ان کی قوم کے افراد ان کی تجویز پر عمل کرتے ہوئے مصر کو چھوڑ کر بحیرہ احمر (Red

Sea) کے قریب پہنچ گئے۔ اگرچہ رات کے وقت یہ ہجرت کی گئی تھی مگر فرعونِ مصر کو اس کا علم ہو گیا اور اس نے اپنے تمام ساز و سامان کے ہمراہ ان کے تعاقب کا فیصلہ کیا اور ان کی سمت میں روانہ ہو گیا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے دیکھا کہ ان کا تعاقب ہو رہا ہے تو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سخت گلہ کیا۔ تب آپؑ نے ان کو تسلی دی کہ اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائے گا اور وہ دل برداشتہ نہ ہوں۔ اسی وقت بحیرۂ احمر میں پانی کی سطح کم ہو گئی یعنی جزر (low tide) شروع ہو گئی اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ان کے تمام ساتھی دریا پار کر لیں کیونکہ راستہ پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ تمام ساتھی سمندر پار کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ ان کے تعاقب میں جب لشکرِ فرعون آیا تو وہ پانی کے چڑھاؤ یعنی مدّ (high tide) کا وقت تھا۔ چنانچہ فرعون کے جملہ ساتھی مع ساز و سامان اس سمندر میں غرق ہو گئے۔ یہاں توریت اور قرآن کریم کے بیان میں ایک نمایاں فرق ہے، اس لئے ضروری ہے کہ توریت کے بیان کا مطالعہ کیا جائے جو حسب ذیل ہے:

1: خداوند نے موسیٰ سے فرمایا۔

2: بنی اسرائیل کو حکم دے کہ وہ لوٹ کر مجدال اور سمندر کے بیچ فی ہخیروت کے مقابل بعل صفون کے آگے ڈیرے لگائیں۔ اسی کے آگے سمندر کے کنارے کنارے ڈیرے لگانا۔

3: فرعون بنی اسرائیل کے حق میں کہے گا کہ وہ زمین کی الجھنوں میں آ کر بیاباں میں گھر گئے ہیں۔

4: اور میں فرعون کے دل کو سخت کروں گا اور وہ ان کا پیچھا کرے گا اور میں فرعون اور اس کے سارے لشکر پر ممتاز ہوں گا اور مصری جان لیں گے کہ خداوند میں ہوں اور انہوں نے ایسا ہی کیا۔

5: جب مصر کے بادشاہ کو خبر ملی کہ وہ لوگ چل دیے تو فرعون اور اس کے خادموں کا دل ان لوگوں کی طرف سے پھر گیا اور وہ کہنے لگے کہ ہم نے یہ کیا کیا کہ اسرائیلیوں کو اپنی خدمت سے چھٹی دے کر ان کو جانے دیا۔

6: تب اس نے اپنا رتھ تیار کروایا اور اپنی قوم کے لوگوں کو ساتھ لیا۔

7: اور اس نے چھ سو چُنے ہوئے رَتھ بلکہ مصر کے سب رتھ لیے اور ان سبھوں میں سرداروں کو بٹھایا۔

8: اور خداوند نے مصر کے بادشاہ فرعون کے دل کو سخت کر دیا اور اس نے بنی اسرائیل کا پیچھا کیا کیونکہ بنی اسرائیل بڑے فخر سے نکلے تھے۔

9: اور مصری فوج نے فرعون کے سب گھوڑوں اور رتھوں اور سواروں سمیت ان کا پیچھا کیا اور ان کو جب وہ سمندر کے کنارے فی ہخیروت کے پاس بعل صفون کے سامنے ڈیرا لگائے ہوئے تھے جا لیا۔

10: اور جب فرعون نزدیک آ گیا تب بنی اسرائیل نے آنکھ اٹھا کر دیکھا کہ مصری ان کا پیچھا کیے چلے آتے ہیں اور وہ نہایت خوف زدہ ہو گئے تب بنی اسرائیل نے خداوند سے فریاد کی۔

11: اور موسیٰ سے کہنے لگے کیا مصر میں قبریں نہ تھیں جو تو ہم کو وہاں سے مرنے کے لئے بیابان میں لے آیا ہے، تو نے ہم سے یہ کیا کیا کہ ہم کو مصر سے نکال لایا۔

12: کیا ہم تجھ سے مصر میں یہ بات نہ کہتے تھے کہ ہم کو رہنے دے کہ ہم مصریوں کی خدمت کریں؟ کیونکہ ہمارے لئے مصریوں کی خدمت کرنا بیابان میں مرنے سے بہتر ہوتا۔

13: تب موسیٰ نے لوگوں سے کہا ڈرو مت چپ چاپ کھڑے ہو کر خداوند کی نجات کے کام کو دیکھو جو وہ آج تمہارے لئے کرے گا کیونکہ جن مصریوں کو تم آج دیکھتے ہو ان کو پھر کبھی ابد تک نہ دیکھو گے۔

14: خداوند تمہاری طرف سے جنگ کرے گا اور تم خاموش رہو گے۔

15: اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ تو کیوں مجھ سے فریاد کر رہا ہے؟ بنی اسرائیل سے کہہ کہ وہ آگے بڑھیں۔

16: اور تو اپنی لاٹھی اٹھا کر اپنا ہاتھ سمندر کے اوپر بڑھا اور اسے دو حصے کر اور بنی اسرائیل سمندر کے بیچ میں سے خشک زمین پر چل کر نکل جائیں گے۔

17: اور دیکھ میں مصریوں کے دل سخت کر دوں گا اور وہ ان کا پیچھا کریں گے اور میں فرعون اور اس کی سپاہ اور اس کے رَتھوں اور سواروں پر ممتاز ہوں گا۔

18: اور جب میں فرعون اور اس کے رتھوں اور سواروں پر ممتاز ہو جاؤں گا جان لیں گے کہ میں ہی خداوند ہوں۔

19: اور خدا کا فرشتہ جو اسرائیلی لشکر کے آگے آگے چلا کرتا تھا جا کر ان کے پیچھے ہو گیا اور بادل کا ستون ان کے سامنے سے ہٹ کر ان کے پیچھے جا ٹھہرا۔

20: یوں وہ مصریوں کے لشکر اور اسرائیلی لشکر کے بیچ میں ہو گیا۔ سو وہاں بادل بھی تھا اور اندھیرا بھی تو بھی رات کو اس سے روشنی رہی۔ پس وہ رات بھر ایک دوسرے کے پاس نہیں آئے۔

21: پھر موسیٰ نے اپنا ہاتھ سمندر کے اوپر بڑھایا اور خداوند نے رات بھر تند پوربی آندھی چلا کر اور سمندر کو پیچھے ہٹا کر اسے خشک زمین بنا دیا اور پانی دو حصے ہو گیا۔

22: اور بنی اسرائیل سمندر کے بیچ میں سے خشک زمین پر چل کر نکل گئے اور ان کے داہنے اور بائیں ہاتھ پانی دیوار کی طرح تھا۔

23: اور مصریوں نے تعاقب کیا اور فرعون کے سب گھوڑے اور رتھ اور سوار ان کے پیچھے پیچھے سمندر کے بیچ میں چلے گئے۔

24: اور رات کے پچھلے پہر خداوند نے آگ اور بادل کے ستون میں سے مصریوں کے لشکر پر نظر کی اور ان کے لشکر کو گھبرا دیا۔

25: اور اس نے ان کے رتھوں کے پہیوں کو نکال ڈالا۔ سو ان کا چلانا مشکل ہو گیا۔ تب مصری کہنے لگے آؤ ہم اسرائیلیوں کے سامنے سے بھاگیں کیونکہ خداوند ان کی طرف سے مصریوں کے ساتھ جنگ کرتا ہے۔

26: اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ اپنا ہاتھ سمندر کے اوپر بڑھا تاکہ پانی مصریوں اور ان کے رَتھوں اور سواروں پر پھر بہنے لگے۔

27: اور موسیٰ نے اپنا ہاتھ سمندر کے اوپر بڑھایا اور صبح ہوتے ہوتے سمندر پھر اپنی اصلی قوت پر آ گیا اور مصری الٹے بھاگنے لگے اور خداوند نے سمندر کے بیچ ہی میں مصریوں کو تہ وبالا کر دیا۔

28: اور پانی پلٹ کر آیا اور اس نے رتھوں اور سواروں اور فرعون کے سارے لشکر کو جو اسرائیلیوں کا پیچھا کرتا ہؤا سمندر میں گیا تھا غرق کر دیا اور ایک بھی ان میں سے باقی نہ چھوٹا۔

29: پر بنی اسرائیل سمندر کے بیچ میں سے خشک زمین پر چل کر نکل گئے اور پانی ان کے داہنے اور بائیں ہاتھ دیوار کی طرح رہا۔

30: سو خداوند نے اس دن اسرائیلیوں کو مصریوں کے ہاتھ سے اس طرح بچایا اور اسرائیلیوں نے مصریوں کو سمندر کے کنارے مرے ہوئے پڑے دیکھا۔

(خروج، باب14)

آیات 27 اور 28 یہ نشاندہی کر رہی ہیں کہ فرعون کے جملہ افراد اس اونچی لہر (High tide) میں غرق ہو گئے اور ایک بھی ان میں سے نہ بچ سکا۔

اس کے مقابل میں قرآن کریم نے اس حقیقت کو واشگاف کیا۔ ملاحظہ کیجئے سورۃ یونس کی آیت 91 کا ترجمہ:

"حتّٰی کہ جب غرق ہونے کی آفت نے اسے اور (اس کی فوج کو) آ پکڑا تو اس نے کہا کہ میں ایمان لاتا ہوں کہ جس (مقتدر) ہستی پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اس کے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے اور (میں) سچی فرمانبرداری اختیار کرنے والوں میں سے ہوتا ہوں۔"

آیت 92 میں فرمایا۔

" (ہم نے کہا) کیا تو اب ایمان لاتا ہے حالانکہ پہلے تو نے نافرمانی کی اور تو مفسدوں میں سے تھا۔"

آیت 93:

"پس اب ہم تیرے بدن (کے بقا) کے ذریعہ سے تجھے (ایک جزوی) نجات دیتے ہیں تاکہ جو لوگ تیرے پیچھے آنے والے ہیں ان کے لیے تو ایک نشان ہو۔"

پس ان دو بیانات کے تقابلی مطالعہ سے یہ امر کھل کر سامنے آ جاتا ہے کہ فرعون آخری وقت میں ایمان لایا اور خدا نے اس کو بطور نشان محفوظ رکھا اور اس کے بدن کی حفاظت کی گئی۔

یہ آیات چودہ سو برس پہلے نازل ہوئیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ظہور سے 3000 سال قبل اور 1898ء میں یہ پیشگوئی پوری ہوئی جب فرعون مصر کی "ممی" دریافت ہوئی گویا یہ قرآنی صداقت 5000 سال کے بعد ظہور پر آئی، سچ ہے ۔

بہارِ جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بُستاں ہے

آیئے اب دیکھتے ہیں کہ اس کی تحقیق کیسے ہوئی کس نے کی اور اس پر اس کا کیا اثر ہؤا۔ اس ضمن میں ذیل میں تین بیانات درج کیے جارہے ہیں۔ دو یوٹیوب سے ماخوذ ویڈیو کے لنک درج ہیں۔ یہ دلچسپ معلومات پر مبنی ہیں اور فرعون مصر کی لاش کے بارے میں تفصیلات تصویری اور نثری زبان میں پیش کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ امریکہ کے مشہور زمانہ Smithsonian Institute کی پیش کردہ تفصیلات کا اردو خلاصہ بھی پیش ہے جو مستند معلومات شمار ہوتا ہے۔

http://www.youtube.com/watch?v=nt8ZavcLrQ8

یہ وڈیو بھی فرعونِ مصر Ramesses II کے بارے میں بنائی گئی ہے۔

http://www.youtube.com/watch?v=Wygmkh-dM28

یہ وڈیو فرعون مصر کے بارے میں بنائی گئی ہے اور اس کی حفاظت کی تفاصیل بیان ہیں۔

ڈاکٹر مَورِیس بوکائے (Dr. Maurice Bucaille) جنہوں نے سورۃ یونس کی آیات 91-93 پڑھ کر اسلام قبول کر لیا تھا، اپنی کتاب بائبل، قرآن اور سائنس میں تحریر کرتے ہیں:

(ایک نامعلوم مصنف کی پیش کردہ یہ تصویر CC BY-NC-ND کے تحت لائسنس یافتہ ہے۔)

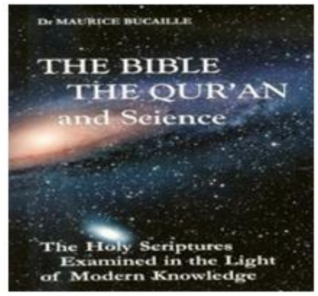

This Photo by Unknown Author is licensed under CC BY-NC-ND

The real meaning of the statement in the Qur'an on this has nothing to do with what this commentator suggests: verses 90 to 92, Sura 10 inform us that the Children of Israel crossed the sea while the Pharaoh and his troops were pursuing them and that it was only when the Pharaoh was about to be drowned that he cried: "I believe there is no God except the God in which the Children of Israel believe. I am of those who submit themselves to Him." God replied: "What? Now! Thou hast rebelled and caused depravity. This day We save thee in thy body so that thou mayest be a Sign for those who will come after thee."

This is all that the Sura contains on the Pharaoh's death. There is no question of the phantasms recorded by the Biblical commentator either here or anywhere else in the Qur'an. The text of the Qur'an merely states very clearly that the Pharaoh's body will be saved: that is the important piece of information.

When the Qur'an was transmitted to man by the Prophet, the bodies of all the Pharaohs who are today considered (rightly or wrongly) to have something to do with the Exodus were in their tombs of the Necropolis of Thebes, on the opposite side of the Nile from Luxor. At the time however, absolutely nothing was known of this fact, and it was not until the end of the Nineteenth century that they were discovered there. As the Qur'an states, the body of the Pharaoh of the Exodus was in fact rescued: whichever of the Pharaohs it was, visitors may see him in the Royal Mummies Room of the Egyptian Museum, Cairo. The truth is therefore very different from the ludicrous legend that Father Couroyer has attached to the Qur'an.

مختصر اردو مفہوم:

سورہ یونس کی آیات 91-93 کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل نے اس وقت سمندر پار کیا جب فرعون اپنی افواج سمیت ان کا تعاقب کر رہا تھا۔ مزید یہ کہ فرعون نے عین اس وقت جب وہ غرق ہونے کے قریب تھا خدا کے واحد و لاشریک ہونے کا اقرار کیا۔ اس پر خدا نے فرمایا کہ کیا تو اب ایمان لاتا ہے؟ خدا نے مزید فرمایا کہ آج کے دن ہم تجھے تیرے بدن کے ساتھ نجات بخشیں گے تاکہ تُو اپنے بعد میں آنے والوں کے لیے ایک عبرت بن جائے۔

بائبل میں فرعون کے جسم کے بچائے جانے کا ذکر موجود نہیں ہے۔ محض قرآن کریم کا متن واضح طور پر بیان کرتا ہے کہ فرعون کی لاش کو بچایا جائے گا اور یہ اہم ترین معلومات ہیں۔

جس زمانہ میں قرآن کی تعلیمات (حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ) لوگوں تک پہنچیں اس وقت بنی اسرائیل کی ہجرت یعنی (Exodus) کے وقت کے فرعونوں کی لاشیں دریائے نیل کی مخالف سمت میں نیکروپولیس، تھیبس میں اپنے مقبروں میں موجود تھیں۔ تاہم، اس وقت اس حقیقت کے بارے میں قطعی طور پر کچھ معلوم نہیں تھا۔ ان مقبروں کی دریافت انیسویں صدی کے آخر میں ہوئی۔ قرآن کریم کے دعویٰ کے مطابق اس فرعون کی لاش کو بچا لیا گیا تھا اور آج اس کی لاش کی ممی مصر کے عجائب گھر میں زائرین کو قرآنی کی صداقت کا ثبوت فراہم کر رہی ہے۔

ان آیات میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ مرتے وقت فرعون مصر نے حضرت موسیٰ کے خدا سے معافی مانگی اور اس پر ایمان لانے کا اعلان کیا۔ یہ صرف قرآن کریم میں درج ہے اور بائبل میں ان حقائق کا کوئی بیان نہیں۔

1891ء میں فرعون مصر کی ممی (Mummy) دریافت ہوئی اور قرآن کریم کی یہ آیت بڑی شان و شوکت کے ساتھ پوری ہوئی۔ ظاہر ہے ۔

خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے

یہ تصاویر بادشاہِ مصر رامیسس اور ان کی سوکھی ہوئی لاش کی ہیں جو اس وقت مصر کے عجائب گھر میں موجود ہیں:

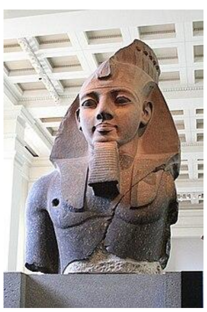

رامیسس II بادشاہ مصر Ramesses II

Ramesses II Mummy

رامیسس 2 کی ممی یا سوکھی ہوئی لاش

دوسری کہانی:

ڈاکٹر گیری ملر نے اپنی تصنیف "Amazing Quran" میں یہ کہانی درج کی ہے کہ امریکن میرین Marine کو ایک دفعہ قرآن کریم کے مطالعہ کا شوق ہوُا۔ اس نے ایک مسلمان سے قرآن حاصل کیا اور سورۃ نور کی آیت 41 پڑھ کر وہ اسی مسلمان کے پاس آیا اور دریافت کیا کہ کیا محمد ﷺ کشتی رانی کرتے تھے یا سمندر کی گہرائیوں میں تیراکی کے ماہر تھے؟ جب اس کو نفی میں جواب دیا گیا تو وہ اس آیت پر ششدر رہ گئے اور قرآن کریم کو کلام الٰہی قبول کر لیا کیونکہ یہ ایک ایسا حیرت انگیز بیان تھا اس کیفیت کا جو وہ سمندری طوفانوں میں عام طور پر مشاہدہ کرتا رہا جو قرآنی آیت کی حقیقی تصویر پیش کر رہا ہے۔ ڈاکٹر گیری نے اس مرچنٹ میرین کا نام نہیں لکھا صرف کہانی درج کی (بحوالہ Amazing Quran، صفحہ 4)۔

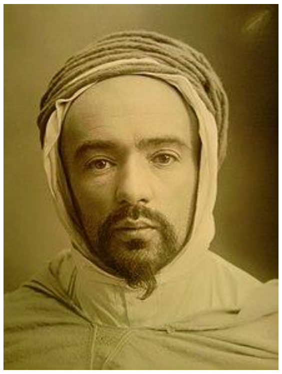

Dr. Philippe Grenier.

First Muslim MP

France 1896-1898,

ڈاکٹر فلپ گرینیئر۔

پہلے مسلم ایم پی

وفات، 1944ء

اس کے علاوہ کچھ اور غوطہ خوروں کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ انہیں قرآن کریم کی یہ آیت ایک آسمانی معجزہ لگی لیکن حتمی طور پر ثابت نہیں ہو سکا، اس لئے وہ یہاں شامل نہیں کیا گیا۔

غزل

میر انجم پرویز، مربی سلسلہ، عربی ڈیسک، یوکے

فرقت نے کمال کر دیا ہے — ہر لمحے کو سال کر دیا ہے

ہونٹوں کو کہاں تھی ایسی جرأت — آنکھوں نے سوال کر دیا ہے

چہرے کے گلاب کو شگفتہ — با وصفِ ملال کر دیا ہے

مجھ کو تو مرے کمال ہی نے — پھر رُو بہ زوال کر دیا ہے

ہم نے تجھے ایک خاص تحفہ — اندر سے نکال کر دیا ہے

تصویر جو دل میں تھی، بنا دی — لفظوں نے کمال کر دیا ہے

ہے یادِ حبیب کا کرشمہ — ماضی کو بھی حال کر دیا ہے

اس دولتِ غم نے تجھ کو اے دل! — کیا مالا مال کر دیا ہے!

کس یار کی عاشقی نے تجھ کو — یکتائے جمال کر دیا ہے

احباب کی بد گمانیوں نے — جینا ہی محال کر دیا ہے

شاعر نے سبھی غبارِ خاطر — شعروں ہی میں ڈھال کر دیا ہے

اُٹھ! اب تو جنابِ صدر نے بھی — اظہارِ خیال کر دیا ہے

خلافت کے زیر سایہ ہمدردی اور اخوت کی اہمیت اور ہماری ذمہ داری

تقریر ڈاکٹر سر افتخار احمد ایاز

جلسہ سالانہ یوکے 27 جولائی 2025ء

بنی نوع انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی روحانی نعمت رسالت اور نبوت اور اُس کی کامل پیروی میں ظاہر ہونے والی خلافت عَلٰی مِنْهَاجِ النّبُوّۃ کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے اسی نعمت کے ذریعہ نوع انسانی کو اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کی چہرہ شناسی نصیب ہوتی ہے اور وہ آپس میں بھائی بھائی بن جاتے ہیں۔ انبیاء کے وجود کے ذریعہ ہی اللہ تعالیٰ اپنی ربوبیت کی طاقتیں دنیا پر آشکار کرتا ہے اور اپنی عظیم صفات کی تجلیات اپنے ان پیاروں کے وجودوں کے ذریعہ دنیا پر ظاہر کرتا ہے اور درحقیقت حقیقی توحید اور خدادانی اور معرفت کاملہ کی متاع اسی عظیم گروہ کے دامن سے وابستہ ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”یہ بھی یاد رہے کہ خدا کے وجود کا پتا دینے والے اور اس کے واحد لاشریک ہونے کا علم لوگوں کو سکھلانے والے صرف انبیاء علیہم السلام ہیں اور اگر یہ مقدس لوگ دنیا میں نہ آتے تو صراط مستقیم کا یقینی طور پر پانا ایک ممتنع اور مُحال امر تھا“۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 114)

خدا تعالیٰ کے ان پیارے انبیاء کے سینے جہاں ایک طرف اللہ تعالیٰ کی لازوال محبت اور عشق سے معمور ہوتے ہیں اور ان کے دل صفات الٰہیہ کے ظہور کی تجلّی گاہ ہوتے ہیں وہیں ان انبیاء کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوق خدا کی ہمدردی و غمخواری اور ان سے بے انتہا محبت سے پُر دل عطا ہوتے ہیں مخلوق خداوندی سے شفقت اور ہمدردی کا ایسا سمندر ان کے دلوں میں موجزن ہوتا ہے کہ کسی دنیاوی اور جسمانی تعلق میں حتّٰی کہ حقیقی والدین میں بھی اس جذبہ کا ملنا ناممکن ہے، لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ انبیاء اور رسل بھی زمرہ بشر میں شامل ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ ایک مدت معینہ کے بعد اس دنیا سے رخصت ہو جانا لازمہ بشر ہے اور قدرت کے اس ازلی قانون سے انبیاء بھی باہر نہیں چنانچہ وہ بھی بالآخر اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کی وہ رحمت جو ہر چیز پر وسیع ہے تقاضا کرتی ہے کہ دنیا کو ان برکات سے کبھی محروم نہ رہنے دے جو انبیاء کے وجودوں سے وابستہ ہوتی ہیں لہٰذا خدا تعالیٰ انبیاء کے رخصت ہو جانے پر قیام خلافت کے ذریعہ سے انبیاء کی نیابت میں ظلّی طور پر ان کے فیوض و برکات کو جاری و ساری رکھتا ہے۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ جب بھی کوئی نبی مبعوث فرماتا ہے تو اُس کے ذریعہ قائم ہونے والی جماعت کے افراد روحانی اخوت و محبت کی لڑی میں پروئے جاتے ہیں۔ وہ ایک خاندان کی طرح، ایک برادری بن کر نئی زندگی گزارنے والے ہوتے ہیں۔ نبی کی برکت اور اُس کی دعاؤں کے طفیل وہ ایک دوسرے کے ہمدرد، خیر خواہ، ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہونے والے اور ایک دوسرے کے لیے دعائیں کرنے والے ہوتے ہیں۔ اُن کے دل ایک ساتھ دھڑکتے اور ان کی نبضیں ایک ساتھ چلتی ہیں۔ جس کی مثال عام دنیوی تعلّقات اور رشتوں میں نہیں ملتی۔ وہ ایک امام (نبی) کے تابع فرمان ہو کر اُس کے اشاروں پر چلتے ہیں اور ایک ہاتھ کے اشارے پر اُٹھتے اور بیٹھتے ہیں۔ نبی کا وجود اُن کی امیدوں کا مرکز و محور ہوتا ہے جس کے ہر پیغام اور ہر حکم کو بجالانا وہ اپنی سعادتِ دارین سمجھتے ہیں۔

یہی نقشہ اور یہی حالات، باہمی الفت و محبت اور اتحاد و یگانگت کی روح، نبی کے بعد اُس کے خلفاء کے ذریعہ مومنین میں پھونکی جاتی ہے۔ خلیفہ ٔوقت اپنی دعاؤں، قوّتِ قدسیہ اور شفقت و محبت سے اُن کے دلوں کو ایک دوسرے کی محبت سے لبریز کر دیتا ہے۔ اُس کا وجود بھی جماعتِ مومنین کی آرزوؤں، تمناؤں اور امیدوں کا مرکز بن جاتا ہے۔ وہ اُس کے بے دام غلام بن جاتے ہیں اور اُس کے ایک اشارے پر ہر وقت تن، من، دھن قربان کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ خلیفہ ٔوقت کی تربیت کے نتیجے میں اُن کی ایسی کایا پلٹ جاتی ہے کہ وہ: ”جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں“ کے نعرہ کی حقیقی تصویر بن جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی قوتِ قدسیہ کی برکت سے جماعت مومنین کو بھائی بھائی بنا دیا اور ان کی باہمی رنجشوں اور نفرتوں کو دُور کر دیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ مبارک ہے کہ:

”اور اللہ کی رسّی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔“

(سورۃ اٰل عمران: آیت 104)

سامعین کرام! پس اخوت و مساوات اساس ہے مذہب کی اور خدا کی توحید و وحدانیت کی۔ یہ وہ نظریۂ حیات ہے جو رنگ و نسل سے بالا، قومیت اور وطنیت کے امتیاز سے پاک اور احترامِ آدمیت کا علمبردار ہے اور یہی مرکزی نکتہ ہے جو تمام انسانوں کو بلا مذہب و ملت ایک لڑی میں پروتا ہے۔

الغرض آنحضور ﷺ نے سب کو بھائی بھائی بنا دیا۔ جیسا کہ قرآن نے فرمایا إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ (سورۃ الحجرات: آیت 11)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں أَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ إِخْوَةٌ (مسند احمد) کہ تمام لوگ آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ حتیٰ کہ غلاموں کو بھی بھائی بنایا اور کہا گیا کہ ان کو وہی کھانا کھلاؤ جو خود کھاتے ہو۔ ان کو وہی پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔ اور فرمایا حَتّٰى يُحِبُّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اور خود ہمارے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے متعلق فرمایا کہ وَابْغُوْنِيْ فِي الْضُعَفَاءِ کہ مجھے غرباء اور کمزوروں میں تلاش کرو۔

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم بھی صحابہ رسول ﷺ کے اُسوہ اور طریق کو اپناتے ہوئے آپس میں اخُوّت اور بھائی چارہ کے نظام کو فروغ دیں۔ ایک دوسرے کے لئے قربانی کرنا سیکھیں۔ ایک دوسرے کے لئے ایثار کرنا سیکھیں۔ ایک دوسرے کے لیے ہمدردی رکھیں۔

سامعین کرام! حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اُسی آسمانی نظام کا حصہ ہے جو اِس سے پہلے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کے ذریعہ اس دنیا میں جاری ہو چکا ہے۔ یہ نظام امن و آشتی، صلح جوئی اور آپس کی نفرتوں کو مٹا کر پیغام توحید کو عام کرنے والا نظام ہے۔ جس کے ذریعہ دنیا کے تمام انسانوں کو خدائے واحد کے نام پر جمع کیا جائے گا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔“

(الوصیت، روحانی خزائن جلد 20، صفحہ 307)

چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ نے باہمی اخوت اور ہمدردی کو اپنی بعثت کا خاص مقصد بیان فرماتے ہوئے دسویں شرط بیعت میں یوں بیان فرمایا:

”یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقتِ مرگ قائم رہے گا اور اس عقدِ اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو“۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب 1889ء میں سلسلۂ بیعت شروع فرمایا تھا تو اسی وقت خلافت اور اس کے زیر سایہ ہمدردی اور اخوت کے تعلق کے بیج کو بھی ساتھ بو دیا تھا۔ اور بتا دیا تھا کہ اس الٰہی بیعت کے ذریعہ وہ عظیم الشان روحانی درخت پروان چڑھے گا جس کے شیریں ثمرات کی شاخیں تمام دنیا میں پھیل جائیں گی اور جس کے ذریعہ ہمدردی اور اخوت کی ایسی خوشبودار بیلیں پروان چڑھیں گی جن کے ذریعہ بے مثال اور مضبوط بھائی چارے کے عالمگیر رشتۂ محبت و تودّد کو دیکھ کر دنیا ورطۂ حیرت میں ڈوب جائے گی۔ آپ اس عظیم الشان رشتۂ بیعت سے بندھ جانے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں، یتیموں کے لیے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لیے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام ترکوشش اس بات کے لیے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔“

(روحانی خزائن، جلد 3، ازالۂ اوہام حصہ دوم- صفحات 561-562)

سامعین کرام! حضور اقدس علیہ السلام کے یہ مبارک الفاظ کہ:

...”ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آئے۔“

ان الفاظ میں دراصل خلافت احمدیہ کی حقیقی تصویر نظر آتی ہے کہ کس طرح آج ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آرہا ہے۔ اور کس طرح خدا تعالیٰ نے اپنا جلال ظاہر کرنے کے لیے قدرت ثانیہ کی نعمت کو ہم میں قائم فرما دیا ہے۔ اور کس طرح دنیا میں محبت الٰہی اور توبۃ النصوح اور پاکیزہ اور حقیقی نیکی اور امن اور سلامتی اور بنی نوع کی ہمدردی پھیل رہی ہے۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وحدتِ قومی کے تعلق میں فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے احمدیوں پر کہ نہ صرف ہادیٔ کامل ﷺ کی اُمت میں شامل ہونے کی توفیق ملی بلکہ اس زمانے میں مسیح موعود اور مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بھی اس نے عطا فرمائی جس میں ایک نظام قائم ہے، ایک نظام خلافت قائم ہے، ایک مضبوط کڑا آپ کے ہاتھ میں ہے جس کا ٹوٹنا ممکن

نہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ یہ کڑا تو ٹوٹنے والا نہیں لیکن اگر آپ نے اپنے ہاتھ اگر ذرا ڈھیلے کئے تو آپ کے ٹوٹنے کے امکان پیدا ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس سے بچائے۔ اس لئے اس حکم کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور نظام جماعت سے ہمیشہ چمٹے رہو۔ کیونکہ اب اس کے بغیر آپ کی بقا نہیں۔"

(الفضل انٹرنیشنل، 17/اکتوبر 2003ء، صفحہ 5)

پس خلافت کی برکت سے احباب جماعت روحانی اخوت و محبت کی لڑی میں پروئے جاتے ہیں۔ خلیفۂ وقت اپنی دعاؤں، قوّتِ قدسیہ اور شفقت و محبت سے اُن کے دلوں کو ایک دوسرے کی محبت سے لبریز کر دیتا ہے۔ اُس کا وجود جماعتِ مومنین کی آرزوؤں، تمناؤں اور امیدوں کا مرکز بن جاتا ہے۔ وہ ایک خاندان کی طرح، ایک برادری بن کر نئی زندگی گزارنے والے ہوتے ہیں۔ خلافت کی برکت اور اُس کی دعاؤں کے طفیل وہ ایک دوسرے کے ہمدرد، خیر خواہ، ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہونے والے اور ایک دوسرے کے لیے دعائیں کرنے والے ہوتے ہیں۔ اُن کے دل ایک ساتھ دھڑکتے اور ان کی نبضیں ایک ساتھ چلتی ہیں۔ جس کی مثال عام دنیوی تعلّقات اور رشتوں میں نہیں ملتی۔ خلافت کا وجود اُن کی امیدوں کا مرکز و محور ہوتا ہے۔ جس کے ہر پیغام اور حکم کو بجالانا سعادتِ دارین سمجھتے ہیں۔

ہمارے سید و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: تمہارے بہترین ائمہ وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔ تم ان کے لیے دعا کرتے ہو، وہ تمہارے لیے دعائیں کرتے ہیں۔ (مسلم کتاب الامارۃ)

نظام خلافت کی بے شمار برکات میں سے ایک برکت خلیفۂ وقت کی ہستی میں جماعتِ مؤمنین کو ایک درد مند اور دعا گو وجود کا نصیب ہونا ہے۔ خلیفۂ وقت سنتِ نبویؐ کی اقتداء میں جماعتِ مؤمنین کے لئے ایک ایسے باپ کی مانند ہے جس کی آغوش میں محبت کی گرمی، تحفظ و احساس اور دعاؤں کے خزانوں سے تمام افرادِ جماعت جھولیاں بھرتے ہیں۔ یہ ایک ایسی نعمت ہے جو سوائے جماعتِ احمدیہ کے کُل عالم میں کسی کو میسر نہیں۔

اس بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا، تمہاری محبت رکھنے والا، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا، تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے۔ مگر ان کے لئے نہیں ہے۔ تمہارا اسے فکر ہے، درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولا کے حضور تڑپتا رہتا ہے لیکن ان کے لئے ایسا کوئی نہیں ہے۔ کسی کا اگر ایک بیمار ہو تو اس کو چین نہیں آتا۔ لیکن کیا تم ایسے انسان کی حالت کا اندازہ کر سکتے ہو جس کے ہزاروں نہیں لاکھوں بیمار ہوں۔

(انوار العلوم، جلد 2، صفحہ 158)

سامعین کرام! آیئے واقعات کی روشنی میں خلافت کے زیر سایہ ہمدردی اور اخوت کے چند نظاروں کا مشاہدہ کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

"میں دیانت داری سے کہہ سکتا ہوں کہ لوگوں کے لیے جو اخلاص اور محبت میرے دل میں میرے اس مقام پر ہونے کی وجہ سے جس پر خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے اور جو ہمدردی اور رحم میں اپنے دل میں پاتا ہوں وہ نہ باپ کو بیٹے سے ہے اور نہ بیٹے کو باپ سے ہو سکتا ہے۔" (اخبار الفضل قادیان، 4/اپریل 1924ء، صفحہ 7)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان سے لندن ہجرت سے ایک دن قبل 28/اپریل 1984ء کو مسجد مبارک ربوہ میں ایک نماز کے بعد احباب جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مَیں نے آپ کو یہاں اس لیے نہیں بٹھایا کہ مَیں نے کوئی تقریر کرنی ہے۔ مَیں نے آپ کو دیکھنے کے لیے بٹھایا ہے۔ میری آنکھیں آپ کو دیکھنے سے ٹھنڈک محسوس کرتی ہیں۔ میرے دل کو تسکین ملتی ہے۔ مجھے آپ سے پیار ہے، عشق ہے۔ خدا کی قسم کسی ماں کو بھی اس قدر پیار نہیں ہو سکتا۔"

(ماہنامہ خالد، سیدنا طاہر نمبر 2004ء صفحہ 36)

سچ ہے

یہ محبت تو نصیبوں سے ملا کرتی ہے
چل کے خود آئے مسیحا کسی بیمار کے پاس
یونہی دیدار سے بھرتا رہے یہ کاسۂ دل
یونہی لاتا رہے مولا ہمیں سرکار کے پاس

سامعین کرام! آیئے ہمارے پیارے آقا ہمارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی محبت و شفقت کے چند واقعات سُنیں۔

مکرم محمد اقبال صاحب آف کُنڑی ضلع عمر کوٹ بیان کرتے ہیں کہ خاکسار کا بیٹا عزیزم محمود احمد انجم جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم تھا اور پڑھائی میں کمزور تھا۔ ایک بار خاکسار اپنے بیٹے کو لے کر محترم ناظر صاحب اعلیٰ کے دفتر میاں صاحب یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے بیٹے کو سمجھائیں کہ یہ واقف زندگی ہے اس نے خود زندگی وقف کی ہے یہ

پڑھائی میں کمزور ہے۔ آپ اس کے لیے دعا کریں۔ خاکسار اس بچے کو آپ کے سپرد کرتا ہے آپ اس کی تعلیم کی نگرانی فرمائیں، یہ مجھ پر احسان عظیم ہو گا۔ آپ نے عزیزم محمود احمد انجم کو کہا کہ آئندہ آپ نے مجھ سے ملتے رہنا ہے اور ہر ماہ اپنی تعلیم کی رپورٹ دینی ہے۔ دو تین ماہ بعد خاکسار جب دوبارہ ربوہ گیا اور اپنے بیٹے کو کہا کہ جب آپ میاں صاحب سے ملتے ہیں تو میاں صاحب کیا فرماتے ہیں؟ بیٹے نے مجھے کہا کہ میاں صاحب نے فرمایا ہے کہ روزانہ کم از کم دو نفل ضرور پڑھا کرو اور روحانی خزائن کا مطالعہ سونے سے پہلے کیا کرو۔ ہر ماہ کوشش کر کے جیب خرچ سے ایک کتاب خریدا کرو۔ جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء میں خاکسار کو شمولیت کا موقع ملا۔ خاکسار نماز پڑھنے بیت الفضل کی طرف جا رہا تھا کہ راستہ میں مکرم سید میر محمود احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ ملے۔ خاکسار نے سلام عرض کیا۔ مصافحہ اور معانقہ کیا... آپ نے فرمایا آپ کا بیٹا محمود احمد انجم بڑا خوش نصیب ہے جس کی نگرانی پیارے آقا خلافت سے پہلے کیا کرتے تھے اور مجھ سے رپورٹ لیتے رہتے تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور کی دعاؤں سے ہی جامعہ میں کامیاب جا رہا ہے۔ میں اور میرا بیٹا کس قدر خوش نصیب ہیں کہ پیارے آقا کی خلافت سے پہلے اور بعد کی دعائیں اور شفقت ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے حضور کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

(ماہنامہ تشحیذ الاذہان سیدنا مسرور نمبر 2008ء، صفحہ 37-38)

جلسہ سالانہ آسٹریلیا 2013ء کے اگلے دن حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد اپنی رہائش گاہ پر واپس تشریف لے جا رہے تھے کہ اچانک ایک احمدی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سامنے آ گیا اور درخواست کی کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان کے بیٹے کی آمین کروائیں۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس احمدی کی درخواست قبول کرتے ہوئے فرمایا کہ آج شام کو جو تقریبِ آمین ہونی ہے اس تقریب میں اپنے بیٹے کو بھی لے آنا۔ اس پر اس احمدی نے کہا کہ حضور آج شام واپس جا رہا ہوں اور مجھے ائیر پورٹ کے لیے شام 6 بجے نکلنا ہے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہمراہ جو سیکورٹی اور سٹاف پر مامور افراد تھے اس قسم کی درخواست پر حیران ہو گئے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس احمدی کی درخواست آرام سے سنی اور فرمایا اپنے بیٹے کو لے آؤ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گھر تشریف لے گئے اور کچھ منٹ کے بعد واپس آئے اور اپنی رہائش گاہ کے سامنے اس بچے کی آمین کی تقریب کی۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مصروفیت کے باوجود اس احمدی کی ہمدردی کے لیے اور اس کے جذبات کا خیال کرتے ہوئے پہلے سے طے شدہ آمین کی اجتماعی تقریب سے پہلے اسی وقت اس بچے کی اکیلے آمین کروا دی۔

(تیسرے دن کی تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2015ء مقرر مرزا شیر از احمد صاحب)

مراکش کے ایک مخلص احمدی کا بیان ہے کہ جب میں دوسری بار 2006ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملا تو حضورِ انور نے فرمایا کہ جب میں 2005ء میں سپین گیا تو جبرالٹر کے پہاڑوں کی سیر کے دوران میں نے وہاں سے اپنے مراکشی احمدی بھائیوں کو السلام علیکم کہا تھا۔ میرے بھائیو! جبرالٹر کے پہاڑوں کی سیر کرنے والوں میں سے بعض سمندر کی وسعتوں کا نقشہ کھینچتے ہیں تو بعض ان پہاڑوں کی خوبصورتی اور دلکشی کا تصور پیش کرتے ہیں۔ جبکہ بعض وہاں کے قدرتی حسن اور دلفریب نظاروں کی بات کرتے ہیں لیکن ذرا غور تو فرمائیں کہ جب جبرالٹر کے پہاڑوں سے میرے آقا کی نظر مراکش کے شہروں اور آبادیوں پر پڑی تو آپ کو وہاں پر بسنے والے خدام یاد آ گئے اور ان کی محبت نے اس قدر جوش مارا کہ بے اختیار آپ کے دل سے ان کے لیے سلامتی کی دعائیں نکلنے لگیں۔

(تقریر جلسہ سالانہ جرمنی 2011ء مقرر منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری حضورِ انور)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

جماعت احمدیہ کے افراد ہی وہ خوش قسمت ہیں جن کی فکر خلیفۂ وقت کو رہتی ہے۔... کوئی مسئلہ بھی دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا چاہے وہ ذاتی ہو یا جماعتی ایسا نہیں جس پر خلیفۂ وقت کی نظر نہ ہو۔ اور اس کے حل کے لیے وہ عملی کوشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا نہ ہو۔ اس سے دعائیں نہ مانگتا ہو... دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے چشم تصور میں، میں نہ پہنچتا ہوں اور ان کے لیے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا نہ ہو۔

(روزنامہ الفضل، یکم اگست 2014ء)

سامعین کرام! اُمّتِ مسلمہ کی موجودہ حالت پر سرسری نگاہ ڈالنے سے ہر صاحبِ بصیرت جان سکتا ہے کہ وہ غیر معمولی طور پر افتراق وانتشار کا شکار ہے۔ اتحاد واتفاق اور اجتماعیت کی اسی کمی کے باعث اُن کی اکثریت نہ صرف غربت وافلاس کی چکی میں پس رہی ہے بلکہ اُن میں ذہنی وفکری پسماندگی اپنے عروج پر ہے۔ اُن کے سامنے نہ تو کوئی مقصد ہے اور نہ ہی کوئی مربوط لائحہ عمل جبکہ اُن کے دل جدا جدا ہیں۔ قرآن حکیم نے اُن کی اسی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا ہے کہ تَحْسَبُهُمْ

جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى (سورۃ الحشر:15) تو انہیں اکٹھا سمجھتا ہے جبکہ ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔

سو خلافت ہی وہ حبل اللہ ہے جو جماعت مومنین کو وحدت کی لڑی میں پِرو کر اُن کی شیرازہ بندی کرتی ہے اور اتحاد و اتفاق کی اسی برکت سے جماعت ہر جہت سے بے مثال ترقی کرتی ہے۔ گویا خلافت ہی فتح و ظفر کی اصل کلید ہے جس کے ذریعہ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِيْ ارْتَضٰى لَهُمْ (سورۃ النّور:56) کے نظارے دکھائی دیتے ہیں۔ جماعت احمدیہ ہی وہ خوش نصیب جماعت ہے جو خلافت جیسی عظیم نعمت سے متمتع ہو رہی ہے اور اسی نعمت کے سائے تلے ترقی کی منازل طے کرتی جا رہی ہے۔ کیونکہ قوموں کی ترقی اور اُن کی تمام تر کامیابیوں کا راز اخوت، وحدت و یکجہتی، الفت و یگانگت اور باہمی ہمدردی، پیار و محبت میں پنہاں ہے جو خلافت کے بغیر ممکن نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد خلافتِ احمدیہ کے بابرکت قیام کا تفصیلی تذکرہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 24 مئی 2019ء کو اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

’’خلافتِ احمدیہ کے ذریعے ہی دنیا اب امّتِ واحدہ بننے کا نظارہ بھی دیکھ سکتی ہے اور اس کے بغیر نہیں جب تک خلافتِ احمدیہ سے یہ تعلق اور محبت رہے گا خوف کی حالت بھی امن میں بدلتی رہے گی اور اللہ تعالیٰ لوگوں کی تسلی کے سامان بھی پیدا فرماتا رہے گا۔ ان شاء اللہ۔ خلافت کی باتوں پر عمل کرنا بھی تمہارے لئے ضروری ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک حکم ہے۔ قومی اور روحانی زندگی کے جاری رکھنے کے لئے مومنین کے لئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں۔ بیعت کے بعد اپنی سوچوں کو درست سمت میں رکھنا اور کامل اطاعت کے نمونے دکھانا انتہائی ضروری ہے۔ عام اطاعت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرو۔ اس کی عبادت بھی سنوار کر کرو۔ ایسے اعلیٰ اخلاق ہوں کہ احمدی اور غیر احمدی میں فرق صاف نظر آنے لگ جائے۔ دنیاوی خواہشات اور ان کے پیچھے پڑ کر دین کو ثانوی حیثیت دینے کی حالت بھی شرک کی حالت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک ہم میں اطاعت کا مادہ ہے۔ کس حد تک ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کر رہے ہیں۔ کس حد تک ہم اپنی عبادتوں کو سنوار رہے ہیں۔ کس حد تک سنت پر عمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کس حد تک ہماری اطاعت کے معیار ہیں۔ جو خلافت سے وابستہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں پر عمل کرتے رہیں گے، اپنی نمازوں کی حفاظت کریں گے، تزکیۂ نفس اور تزکیۂ اموال کرتے رہیں گے، اطاعت میں اعلیٰ معیار قائم کرتے رہیں گے وہ ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے رہیں گے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل، 10 جون 2019ء، صفحہ 5 تا 9)

میرے بھائیو، میری بہنو، عزیزو اور بزرگو! دیکھو اور سنو کہ آج بھی خدائے رحمٰن نے ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات میں ایسا مہربان آقا عطا فرمایا ہے جو ہم میں سے ہر ایک کو اس محبت سے گلے لگاتا ہے کہ غم بھول جاتا ہے اور دل کی پاتال تک خوشی و مسرت کا بسیرا ہو جاتا ہے۔ خدائے ذوالمنن کا احسان ہے کہ اس نے ایسا خلیفہ ہمیں عطا فرمایا ہے جو محبت بھری دعاؤں کا کبھی نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔ اس کا محبت بھرا سلوک دلوں کو لوٹتا جاتا ہے۔ خلفائے احمدیت کی محبت و شفقت اور دعاؤں کے فیض کا سلسلہ اتنا وسیع اور اتنا دلگداز ہے کہ بیان کا یارا نہیں۔ کاش میرے لیے ممکن ہوتا تو میں دنیا کو بتاتا کہ ہم خلافتِ احمدیہ کے سایہ میں کس جنت میں دن رات بسر کر رہے ہیں۔ حق یہ ہے کہ یہ کیفیت لفظوں میں بیان کرنے والی نہیں بلکہ ذاتی تجربہ کی روشنی میں محسوس کرنے اور جاننے والی عظیم دولت ہے اور مَیں یقین سے کہہ رہا ہوں کہ آج ایک ایک فردِ جماعت اور اکناف عالم میں بسنے والے کروڑوں عشاق احمدیت اس بات پر زندہ گواہ ہیں۔

پس اے میرے عزیزو! اٹھو۔ آج اس انعام کی حفاظت کے لیے عزم اور ہمت سے اپنے عہد کو پورا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور گرتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے میدان میں کود پڑو کہ اسی میں ہماری بقا ہے۔ اسی میں ہماری نسلوں کی بقا ہے۔ اور اسی میں انسانیت کی بقا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق دے کہ ہم اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت کے زیر سایہ ہمدردی اور اخوّت قائم کرنے کی توفیق دے اور اپنی ذمہ داریاں احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین کا عبرتناک انجام

فاران ربّانی، مربی سلسلہ

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیۡزٌ

(سورۃالمجادلہ 22:58)

دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیانے اسے قبول نہ کیا مگر خدا اُسے قبول کرے گا اور زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

(مجموعۂ اشتہارات، جلد 3، صفحہ 348)

جب سیدنا حضرت مرزا غلام احمدؑ اسلام کے دفاع کے لئے میدان میں اُترے تو اوّل اُن کے مخالفین ہندو دھرم سے تعلق رکھنے والے اور عیسائی مذہب کے پیروکار تھے۔ یہی لوگ تھے جنہوں نے اوّلاً مخالفت کی اور دشمنوں کے زمرے میں آکھڑے ہوئے۔

۔ پھر جب مجدد، مسیح، مہدی اور اُمتی نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو بظاہر مسلمان کہلانے والے علماء کے طبقے نے بھی آپ کی مخالفت پر اپنی کمر باندھ لی۔

۔ پھر بعض دہریہ طبع لوگ بھی آپؑ کے مخالف ہو گئے۔

۔ خدا کے فرستادہ کے مقابل پر چاہے ایک دنیا ہی کیوں نہ آجائے جیت ہمیشہ خدا اور اُس کے فرستادہ کی ہی ہوتی ہے۔ چنانچہ ادھر بھی ایسا ہی ہوا۔

اس مضمون میں اِن مخالفینِ احمدیت کا عبرتناک انجام پیش کیا جائے گا۔

ہندو قوم

(1) قیام سیالکوٹ کے دوران عین جوانی کے ایّام میں ایک ہندو پنڈت سہج رام ہوا کرتا تھا اور اسلام پر حملے کیا کرتا تھا اور آپؑ اُس کو جواب دیا کرتے تھے۔ جب وہ جواب سُن کر ساکت ہو جاتا تو پھر دوسری طرح تنگ کرنے پر اُتر آتا۔ کچھ عرصہ بعد جب حضورؑ قادیان واپس آگئے تو خدا کی تقدیر نے سہج رام کو پکڑا پہلے ان کی سرکاری عہدہ سے تنزلی ہوئی اور اپنی موت سے قبل کشفی طور پر مسیح موعودؑ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر معافی کا طلبگار ہوا اور اس جہانِ فانی سے اس حال میں کوچ کر گیا اور اسلام کی صداقت کا نشان بن گیا۔

(2) چندو لعل آریہ مجسٹریٹ: کرم دین والے مقدمہ میں اِس شخص نے مسیح موعودؑ کو جیل کرنے کا ارادہ کیا تھا تاکہ حضورؑ کی عزت پر حملہ کر کے اپنی قوم آریہ کے دل کو ٹھنڈک پہنچائے۔ نیز حضورؑ کو اپنا شکار کہتا تھا۔ خدا کے شیر کو اپنا شکار کہنے والا خود خدا کی قہری تجلّی کا شکار ہو گیا۔ مقدمہ (case) کے دوران اِس کو معزول کیا گیا پھر عہدے سے ہٹادیا گیا اور پھر کچھ عرصہ بعد دماغی بیماری کا شکار ہو کر لقمۂ اجل بن گیا۔

(3) آتمارام مجسٹریٹ: کرم دین والے مقدمہ (case) میں چندو لعل کے بعد آتمارام کی عدالت میں مقدمہ (case) کی سماعت تھی اِس نے بھی خدا کے مسیح و مہدی کی مخالفت پر کمر باندھ لی۔ یہ بھی خدا کی قہری تجلّی سے بچ نہ سکا۔ حضورؑ کو پہلے سے اللہ تعالیٰ نے خبر دے دی تھی۔ لہٰذا اُسی کے مطابق آتمارام کے دو نوجوان لڑکے یکے بعد دیگرے ہلاک ہوئے۔ نیز آتمارام خود غم کے مارے نیم پاگل ہو گیا اور بعد میں معافیاں مانگتے اپنی غلطیوں کا اعتراف کرتے کرتے اِس جہاں سے رخصت ہوا۔

(4) اخبار شبھ چنتک کا تمام عملہ اور اُن کے اہل خانہ: آریوں نے قادیان سے اسلام اور سیدنا احمدؑ کی دشمنی میں ایک اخبار نکالا۔ یہ اِسلام اور سیدنا احمدؑ کو گندی گالیاں دیتے تھے۔ اِس اخبار کے مینجر نے دعویٰ کیا کہ "میں بھی مدعی ہوں کہ مرزا صاحب کی طرح طاعون سے نہ مارا جاؤں گا" چند روز گزرے کہ اِس اخبار سے متعلق تمام افراد طاعون کے ذریعہ موت کے گھاٹ اُتر گئے۔ طاعونی موت سے اِن لوگوں کے اہل خانہ بیوی بچے بھی نہ بچ سکے۔

(5) پنڈت لیکھرام پشاوری: یہ شخص حضورؑ کو گندی گالیاں دیتا تھا۔ سیّدنا احمدؑ کا اِس سے جھگڑا رسول اللہ ﷺ کی ناموس کی خاطر اور اسلام کی صداقت کی خاطر تھا۔ جب یہ ہر طرح کی شرارت میں حد سے بڑھ گیا تب مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے عین مطابق یہ شاتم رسول خدا کی قہری تجلّی کے تحت مارا

گیا۔ اس کا مارا جانا صرف مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور آپ کی وحی کا مِن اللہ ہونا ثابت نہیں کرتا بلکہ محمد رسول اللہ ﷺ اور اِسلام کی صداقت بھی ثابت کرتا ہے۔ ایک سابق ہندو نے جو مسلمان تھا پھر ہندو یعنی شُدھ ہونے کے لئے لیکھرام کے پاس آیا اور عید کے دوسرے دن ٹھیک پیشگوئی کے مطابق چاقو سے وار کر کے لیکھرام کو قتل کر دیا۔

الا اَے دشمنِ نادان و بے راہ
بترس از تیغ بُرّانِ محمدؐ

عیسائی قوم

(1) ڈپٹی عبد اللہ آتھم: یہ ایک عیسائی منّاد اور مشنری تھا جو اسلام سے عیسائیت کی آغوش میں جا کر بد ترین مخالفین کی صف میں شمار ہو چکا تھا۔ جب جنڈیالہ کے عیسائی مشن کی طرف سے مسلمانوں کو مذہبی مباحثہ کے لئے چیلنج دیا گیا تو کوئی بھی مسلمان عالم، دینِ اسلام کے دفاع کے لئے خدا کی خاطر آگے نہ آیا تب خدا کے جری اللہ سیّدنا امام مہدی علیہ السلام میدان مقابلہ میں اسلام کے دفاع کی خاطر اُسی شخص کے خلاف اُترے جس نے اپنی ایک کتاب میں ہمارے آقا سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے خلاف دجّال کے ناپاک لفظ استعمال کئے تھے (نعوذ باللہ)۔ اِس شاتم رسول کا نام ڈپٹی عبد اللہ آتھم تھا۔ اس عیسائی منّاد کے ساتھ سیّدنا احمدؑ کا مذہبی مباحثہ 2 ہفتے تک جاری رہا جو بعد ازاں 'جنگ مقدس' کے نام سے شائع ہوُا۔ مباحثہ کے آخری دن سیّدنا احمدؑ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یہ پیشگوئی فرمائی کہ عبد اللہ آتھم نے چونکہ رسول اللہ ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کی ہے لہٰذا 15 ماہ کے عرصہ میں جہنم میں ڈالا جائے گا سوائے اِس کے کہ توبہ کر لے۔

۔ یہ پیشگوئی پڑھ کر ابھی سنائی جا رہی تھی کہ عبد اللہ آتھم کی خوف سے بُری حالت ہو گئی اور فوری طور پر اس نے اپنی زبان باہر نکال کر اسی وقت توبہ کا اظہار کیا اور کہا کہ اُس نے یہ گستاخی نہیں کی۔ اِس کے بعد 15 ماہ تک خاموشی اختیار کر لی اور اسلام یا بانیٔ اسلام کے خلاف ایک لفظ تک منہ پر نہ لایا۔

۔ جب 15 ماہ کا عرصہ ختم ہوُا اور توبہ کی شرط سے فائدہ اُٹھا کر آتھم بچ گیا تو عیسائیوں سے زیادہ دوسرے مسلمانوں نے خوشیاں منائیں کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری نہ ہوئی حالانکہ پیشگوئی میں توبہ کی شرط سے آتھم نے فائدہ اُٹھایا تھا۔

جب ہر طرف سے شور بد تمیزی برپا ہوُا تو مسیح موعود و امام مہدی احمدؑ نے فرمایا کہ:۔ اِس معاملہ کا تصفیہ بڑا آسان ہے۔ آتھم سے کہا جائے کہ حلفاً بس اتنا کہہ دے کہ اُس نے توبہ نہیں کی پھر دیکھیں کہ خدا کی تقدیر آتھم کے ساتھ کیا کرتی ہے۔ عیسائیوں اور دیگر مسلمانوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن آتھم نے ایک لفظ تک نہیں بولا۔ سیّدنا احمدؑ نے یکے بعد دیگرے 7 اشتہارات دیے لیکن آتھم آگے نہ آیا۔ لیکن چونکہ اب آتھم اِخفائے حق کا مرتکب ہو رہا تھا لہٰذا سیدنا احمدؑ نے فرمایا کہ اب خدائی تقدیر سے یہ بچ نہیں سکتا۔ ٹھیک 7 ماہ بعد آتھم مر گیا اور اسلام کی صداقت پر نشان لگا گیا کہ اِسلام بمقابل عیسائیت سچا اور الٰہی تائید یافتہ مذہب ہے۔

(2) ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی: یہ ایک عیسائی پادری تھا جس نے اپنا الگ فرقہ بنایا اور پھر اپنے عروج پر نبوت کا دعویٰ بھی کیا۔ نیز یہ شخص رسول خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کے خلاف بہت کچھ مغلظات بکتا تھا۔ لہٰذا جب سیّدنا احمدؑ کو اس شخص کی بابت معلوم ہوُا تو آپؑ نے اِسے مباہلہ کا چیلنج دیا اور فرمایا کہ جو خدا کی نظر میں ہم دونوں میں سے سچا ہے اور سچے دین کا پیروکار ہے اُس کی زندگی میں جھوٹا شخص مارا جائے گا اور مارا ایسے جائے گا کہ وہ عبرتناک انجام ہو گا۔

۔ اِس چیلنج کا شائع ہونا تھا کہ ڈوئی یکے بعد دیگرے عذابِ الٰہی کی مختلف شکلوں میں گرتا چلا گیا۔ پہلے اُس کی عوامی اپیل ختم ہونے لگی پھر اُس کا ناجائز اولاد ہونا ثابت ہو گیا۔ پھر اُس کی جوان بیٹی Esther نظر آتش ہو گئی اور بیٹا Gladstone لاولد رہ کر اِس عالم سے کچھ دہائیوں بعد کوچ کر گیا اور اِس طرح پر ڈوئی کی نسل تباہ ہو گئی۔

پھر ڈوئی دُنیا کے سفر پر نکلا لیکن کوئی ہوٹل اُس کو نہ ٹھہراتا اور یوں بھی ایک بدنامی ہوئی۔ اِس بدنام اور ناکام دورہ سے واپسی پر اُس نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا اعلان کیا تو بہت سے ماننے والے ناراض ہو کر چھوڑ کر چلے گئے۔ اُس کی فیکٹریاں بند ہونے لگیں۔ اُس نے اپنی عوامی اپیل دوبارہ حاصل کرنے کے لئے ایک شاندار جلسہ منعقد کیا لیکن ٹھیک جلسہ میں تقریر کے دوران فالج کا حملہ ہوُا اور بولنے سے قاصر رہ گیا۔ پیسے کی کمی کے باعث اُس کا وہی اخبار جس

میں وہ رسول اللہ ﷺ کے اور مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف لکھا کرتا تھا بند کر دیا گیا۔ اپنی تمام مال و متاع اور شہرت اور اثر و رسوخ کے تباہ ہونے کے منظر کو دیکھنے کے بعد ہزار حسرتوں کے ساتھ ڈوئی سیّدنا احمدؑ کی زندگی میں اِس دنیا سے ناکام و نامراد اور ذلیل ہو کر چلا گیا۔ دنیا کے 160 کے لگ بھگ اخباروں نے اِس مباہلہ میں احمدؑ کی فتح کا نمایاں ذکر کیا۔

مسلمان قوم

(1) شروع شروع میں جب سیدنا احمد علیہ السلام نے اسلام کے دفاع میں براہین احمدیہ تصنیف فرمائی تو کئی نوابوں اور اثر و رسوخ رکھنے والے احباب کو یہ کتاب بھجوائی۔ نواب صدیق حسن خان رئیس بھوپال نے براہین احمدیہ کا مسودہ پھاڑ کر واپس بھیج دیا اور وہ بھی صرف اس غرض سے تا برطانوی راج کو خوش کر سکیں کیونکہ بقول نواب صاحب برطانوی حکومت ایسی کتب کو پسند نہیں کرتی تھی جن میں بین المذاہب امور پر بحث ہو۔ براہین احمدیہ سیّدنا احمد کی معرکۃ الآراء تصنیف تھی جو خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام کے دفاع میں لکھی گئی تھی۔ سیّدنا احمدؑ کو نواب صاحب کی اِس حرکت پر بہت رنج ہؤا اور خدا کے حضور دعا کی جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے جو اپنے دین اور اپنے فرستادہ کے لئے ایک غیرت رکھتا ہے، نواب صاحب کی عزت پارہ پارہ کر دی۔ اُن پر اُسی حکومت نے مقدمے (Cases) چلائے جس کو خوش کرنے کے لئے نواب صاحب نے براہین پھاڑی تھی، موصوف نے پھر بالآخر شرمندہ ہو کر سیّدنا احمدؑ سے معافی مانگی اور دعا کی درخواست کی جس کے نتیجہ میں پھر سے بحالی ہوئی لیکن تب تک نواب صاحب کئی حسرتیں لئے اِس دنیا سے کوچ کر چکے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متعدد بار اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے مخالفین علماء و سجادہ نشیوں کو دعوت مباہلہ دی تا سچ اور جھوٹ میں مابہ الامتیاز قائم ہو جائے لیکن یہ سارے مخالفین مباہلہ کے چیلنج کو براہ راست قبول نہ کرتے لیکن ساتھ ہی اِن میں سے بہت سے مخالفت سے بھی باز نہ آتے۔ تب الٰہی تقدیر نے ایک ایک کر کے اِن مخالفین کی صف لپیٹنی شروع کر دی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:۔

"میری بد دعا کا اثر صرف اِس صورت میں سمجھا جاوے کہ جب تمام وہ لوگ جو مباہلہ کے میدان میں بالمقابل آویں ایک سال تک اِن بلاؤں میں سے کسی نہ کسی بلا میں گرفتار ہو جائیں۔ اگر ایک بھی باقی رہا تو میں اپنے تئیں کاذب سمجھوں گا۔ اگرچہ وہ ہزار ہوں یا دو ہزار اور پھر اُن کے ہاتھ پر توبہ کروں گا۔ اور اگر میں مر گیا تو ایک خبیث کے مرنے سے دنیا میں ٹھنڈ اور آرام ہو جائے گا۔"

جن سزاؤں کا ذکر حضورؑ نے کیا وہ یہ ہیں۔

(1)۔اندھا پن

(2)مجذوم

(3)مفلوج

(4)مجنون

(5)مصروع

(6)سانپ کا ڈسنا

(7)سگِ دیوانہ

(8)مال پر آفت

(9)جان پر آفت

(10)عزت پر آفت

علاوہ ازیں آپؑ کے مخالفین نے جو سزائیں خدا سے آپ کے لئے مانگیں اُن کے دروازے خود اُنہیں پر کھل گئے۔ مثلاً طاعون سے موت۔ ابتر مرنا۔ پھیپھڑوں کی بیماری وغیرہ ذٰلک۔ جس نے آپ کے لئے ذلت مانگی وہ خود ذلیل و رسوا ہؤا۔

سیّدنا احمدؑ نے مباہلہ کی دعوت ہندوستان کے مشہور و معروف 58 علماء کا نام لے کر اُن کو رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعہ ارسال کی۔ اسی طرح 50 نامور گدی نشین و سجادہ نشین بھی مخاطب کیے گئے۔

کسی ایک کو بھی براہ راست یہ دعوت مباہلہ قبول کر کے مرد میدان بننے کی جرأت نہ ہوئی لیکن چونکہ اِن میں سے کئی اپنی شرارتوں سے باز نہ آئے تب یکے بعد دیگرے عذابِ الٰہی سے بچ بھی نہ سکے اور لقمۂ اجل بنتے چلے گئے۔

(2) مولوی رُسل بابا امرتسری ایک مخالف تھا جس نے حضورؑ کے خلاف مغلظات بھری کتاب لکھی اور بد زبانی سے کام لیا تھا، خود طاعون کا شکار ہؤا۔

(3) تحصیل حافظ آباد میں ایک شخص نور احمد نے دعوی کیا کہ طاعون ہمیں نہیں بلکہ مرزا صاحب کو ہلاک کرنے آئی ہے۔ اِس بات پر ابھی ایک ہی ہفتہ گزرا تھا کہ خود طاعون سے ہلاک ہو گیا۔

(4) ایک شخص مولوی زین العابدین نے ایک احمدی سے سیّدنا احمدؑ کی صداقت پر مباہلہ کیا اور تھوڑے دنوں کے اندر اندر خود، اُس کی بیوی، اُس کا داماد نیز خاندان کے 17 / افراد ہلاک ہو گئے۔

(21) اِسی طرح حافظ سلطان سیالکوٹی اپنے خاندان کے 10 افراد سمیت طاعون سے رخصت ہوا۔

(32) حکیم محمد شفیع سیالکوٹی طاعون کا شکار ہوا نیز اُس کی بیوی، اُس کی والدہ اور اُس کا بھائی بھی طاعون سے مارے گئے۔

(36) مرزا سردار بیگ سیالکوٹی اپنی گندہ دہنی اور شوخی میں بڑھ گیا تب طاعون سے مارا گیا۔ اِس شخص نے ایک احمدی سے کہا تھا کیا طاعون طاعون کرتے ہو، ہم تو تب مانیں جب ہمیں طاعون ہو۔ اُس کے دو دن بعد طاعون ہوئی اور مر گیا۔

(37) ایک شخص محمد بخش ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ عداوت اور ایذاء پر کمربستہ ہوا تب طاعون سے مارا گیا۔

(38) چراغ الدین جمونی اپنے دونوں بیٹوں سمیت طاعون سے ہلاک ہوا۔

(41) مولوی محمد ابوالحسن عالم دین نے حضورؑ کے خلاف کتاب ''بجلیٔ آسمان بر سر دجال قادیانی'' لکھی اور جھوٹے کے لیے موت کی بدعا کی اور پھر خود طاعون سے مارا گیا۔

(42) اِسی طرح جب ابوالحسن عبد الکریم نے اِسی کتاب کا دوسرا ایڈیشن شائع کرنا چاہا تو وہ بھی طاعون کا شکار ہو گیا۔

(43) ایک شخص فقیر مرزا دوالمیال ضلع کا رہنے والا تھا اُس نے حضورؑ کے خلاف پیشگوئی کی کہ 27 رمضان 1321ھ تک سلسلہ احمدیہ تباہ ہو جائے گا لیکن ابھی سال ہی گزرا تھا کہ اُس کے محلہ میں طاعون پھوٹ پڑی۔ لہٰذا پہلے اُس کی بیوی طاعون سے مری اور پھر وہ خود طاعون کے ہاتھوں مارا گیا۔

(45) اسی طرح مولوی الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ، حکیم عبد القادر پنڈوری اور پروفیسر قاضی ظفر احمد اورینٹل کالج (Oriental College) لاہور بھی مقابلہ کے لئے اُٹھے اور یکے بعد دیگرے ہلاک ہوئے۔ پروفیسر ظفر احمد کا لڑکا فیض اللہ خان بھی مارا گیا۔

(49) سعد اللہ لدھیانوی نے حضورؑ کے بارہ میں ابتر مرنے کی پیشگوئی کی تھی۔ خدا نے اپنے مسیح و مہدیؑ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ سعد اللہ ابتر مرے گا۔ لہٰذا 1907ء میں سعد اللہ مرا اور 1926ء میں اُس کا لڑکا بھی ابتر مرا۔ بعد الہام نہ سعد اللہ کے مزید اولاد ہوئی اور اُس کا لڑکا بھی نامرد ہو کر مرا۔

(51) کریم بخش لاہوری حضورؑ کے خلاف گندی زبان استعمال کرتا تھا۔ باز نہ آتا تھا۔ خدائی تقدیر نے عین جوانی کے ایام میں اُسے پکڑا اور ہلاک کر دیا۔

(52) حکیم حافظ محمد دین ضلع لاہور نے حضورؑ کے خلاف کتاب 'فیصلہ قرآنی اور تکذیب قادیانی' لکھی اور جھوٹے پر خدا کا غضب اور لعنت مانگی۔ لہٰذا ایک سال تین ماہ بعد خود ہلاک ہوا۔

(53) اِسی طرح ایک شخص امداد علی نامی نے حضورؑ کے خلاف ایک رسالہ لکھا اور موت کی بددعا کی لیکن خود طاعون سے مارا گیا۔ اور بعض اور عزیز و اقارب بھی طاعون کا شکار ہوئے۔

(55) مولوی عبد الرحمٰن لکھوکے نے حضورؑ کے خلاف ابتر مرنے کی پیشگوئی کی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اِس کے بعد حضورؑ کے ہاں تین بیٹے پیدا ہوئے جب کہ عبد الرحمٰن لکھوکے کا اپنا لڑکا مر گیا اور کچھ عرصہ بعد وہ خود بھی لاولد ہونے کی حالت میں مر گیا ایک زمانہ تھا کہ اِس کے ہزاروں مرید تھے اور اب یہ زمانہ آیا کہ اِس کے اہل خانہ کو بھیک مانگ کر گزارا کرنا پڑا۔

(57) مولوی عبد الحمید دہلوی نے حضور کو مفتری کہا اور مسیلمہ کذاب سے مماثلت بتائی لہٰذا خدائی تقدیر نے اِسے پکڑا اور 1907ء میں ہیضہ سے ہلاک ہوا۔

(58) مولوی اصغر علی نے حضورؑ کے خلاف بدزبانی کی تو اُس کی آنکھ ضائع ہو گئی۔

(59) مولوی نذیر حسین دہلوی شیخ الکل جنہوں نے کفر میں پہل کی یہ بھی ہلاک ہوئے نیز اِن کا بیٹا بھی ہلاک ہوا۔

(61) مولوی فتح علی بھی خدائی تقدیر کے تحت مارا گیا اور اللہ بخش

تونسوی سجادہ نشین یہ بھی مارا گیا۔

(63)لدھیانہ کے مولوی محمد، مولوی عبد اللہ اور مولوی عبد العزیز بھی مسیح موعودؑ کے مقابل پر مارے گئے۔

(66)مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی مسیح موعودؑ کے بدترین مخالفین میں سے تھے حضورؑ کو شیطان اور لعنت اللہ علی الکاذبین کہا۔ لہٰذا اِس کے بعد پہلے یہ اندھے ہوئے پھر سانپ کے کاٹنے سے فوت ہو گئے۔

(67) مولوی شاہ دین جو مخالف تھے پاگل پن کا شکار ہو کر دنیا سے چل بسا۔

حضور نے 1907ء میں لکھا کہ مخالف 58 مولویوں میں سے صرف 20 زندہ ہیں اور وہ بھی کسی نہ کسی بلا میں گرفتار جب کہ باقی سب موت سے جا ملے۔

(68) مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب ’فتح رحمانی‘ میں حضورؑ کے خلاف بد دعا لکھی۔ اِس بد دعا کے چند دن بعد مولوی صاحب خود وفات پا گئے۔

(69)مولوی اسماعیل آف علی گڑھ بھی خدا کی پکڑ سے بچ نہ سکے۔

(70) فقیر مرزا دوالمیالی جس کا ذکر اوپر گزرا تھا وہ خود مرا تھا۔ اُس کی بیوی مری تھی مزید تحقیق سے پتہ چلا کہ اُس کی بیٹی بھی ماری گئی۔

(71) پھر ایک مرتد شخص عبد الحکیم پٹیالوی تھا جو مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کی نسبت جھوٹی پیشگوئیاں کرتا تھا اُس کی ہر پیشگوئی جھوٹی ثابت ہوئی۔ اُس نے حضورؑ کے بارہ پیشگوئی کی تھی کہ حضورؑ پھیپھڑوں کی بیماری سے وفات پائیں گے۔ لہٰذا خدا نے خود اُسے اِسی بیماری سے یعنی وہ ٹی بی کا شکار ہوا اور 1920ء میں گمنامی کی حالت میں مر گیا۔

(72)جب مسیح موعودؑ کے صحابی مولوی عبد الرحمٰن صاحب افغانی کو افغانستان کے بادشاہ امیر عبد الرحمٰن نے شہید کروایا تو خدا نے اُسے پکڑ لیا لہٰذا چند روز بعد ہی اُس پر فالج کا حملہ ہوا اور چند ہفتوں میں دنیا سے کوچ کر گیا۔

(73)جب حضورؑ کے ایک اور جید صحابی شہزادہ عبد اللطیف صاحب کو شہید کیا گیا تو خدا کی تقدیر نے اُن تمام لوگوں کو جو اِس واقعۂ شہادت میں پیش پیش تھے ایک ایک کر کے پکڑا۔ پہلے بادشاہ کے بھائی سردار نصر اللہ کے اہلِ خانہ پر عذاب آیا لہٰذا اُس کی بیوی اور جوان بیٹا مارے گئے۔ پھر وہ مُلّاں پکڑے گئے جنہوں نے کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ پھر وہ اہل حدیث پکڑے گئے جنہوں نے امیر افغانستان کو صاحبزادہ صاحب کی شہادت پر اُکسایا تھا۔ پھر قاضی عبد الرزاق اور قاضی عبد الرؤف قندھاری پکڑے گئے۔ آخر میں حبیب اللہ خان بادشاہ افغانستان خود قتل ہوا اور بعد ازاں اُس کا بیٹا بھی مارا گیا۔

(83) مسیح موعودؑ نے جب پیر مہر علی شاہ گولڑوی کو عربی زبان میں تفسیر نویسی کی دعوت دی تو اُس کے شاگرد اور پیروکار حسن فیضی نے مقابلہ کے لئے مضمون لکھا جس میں حضورؑ پر لعنت کی تھی اور خود ایک ہفتہ کے اندر اندر مولوی حسن فیضی اُس لعنت کے اندر آ کر وفات پا گیا۔

پیر مہر علی شاہ خود اپنے ہی شاگرد کے مضمون کا چور ثابت ہوا اور اُس کی علمی لیاقت سب پر عیاں ہو گئی۔

پھر امرتسر کا ایک مولوی ثناء اللہ امرتسری تھا، یہ شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں چار بار مباہلہ کے چیلنج سے بھاگ گیا اور اپنی منہ مانگی بات کو کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک نہیں ہوتا جیسے مسیلمۃ الکذاب رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ہلاک نہ ہوا۔ ٹھیک اِسی طرح یہ بھی مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں نہ مارا گیا۔ اِس طرح خدا نے ثناء اللہ کو مسیلمہ کے نقش قدم پر ہونا ثابت کر کے اِس کا جھوٹا ہونا اور سیّدنا احمدؑ کا رسول اللہ ﷺ کے نقشِ قدم پر ہو کر سچا ہونا ثابت کر دیا۔

مولوی محمد حسین بٹالوی جو اوّل المکفرین تھا جس نے 200 کے لگ بھگ علماء کے دستخط کفر نامہ پر کرائے آخر کار مجبور ہو کر پیشگوئی کے مطابق احمدیوں کو کافر کہنے سے باز آیا اور اُن کو مسلمان جاننے پر اپنی مہرِ تصدیق ثبت کر دی۔ نیز اُس کی اولاد اُس کے سامنے ساری کی ساری ہی برباد ہوئی۔ اُس نے خود اعتراف کیا کہ اولاد اُس کی چور، زانی، دہریے ہیں اور بیٹیاں اور داماد بھی ویسے ہی نکلے۔ صرف ایک بیٹی نیک نکلی جس کی اولاد نے احمدیت قبول کر لی۔ بٹالوی خود ایک بدنامِ زمانہ قبرستان میں دفن ہوا جہاں بدکردار لوگ دفن ہوتے تھے، بعد ازاں اس قبرستان کا نام ونشان تک مٹا دیا گیا ؏

”خدا اُڑا دے گا خاک اُن کی، کرے گا رسوائے عام کہنا“

(از کلامِ طاہر، صفحہ 27)

دہریہ قوم

سیّدنا مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے جدی رشتہ دار اسلام دشمن اور دہریے ہو چلے تھے اور آپ کی مخالفت پر کمربستہ تھے لہٰذا خدائی وعید کے عین

مطابق اِن کی شاخ کاٹ دی گئی۔ مسیح موعودؑ کے وقت میں اِس خاندان کے 70 مرد موجود تھے۔ الحکم 1943ء کے مطابق یہ سب لاولد رہ کر مارے گئے۔ نسل صرف اُن کی چلی جو سیّدنا احمدؑ کی بیعت میں شامل ہو کر آپ کی روحانی اولاد بن گئے۔ احمد بیگ والد محمدی بیگم بھی اِسی طرح اس پیشگوئی کے تحت مارا گیا اور اس کی اولاد در اولاد نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شمولیت اختیار کر لی۔ نیز عدالت میں جتنے بھی مقدمے آپ کے خلاف کئے گئے یا آپؑ نے کئے سب میں جیت آپؑ کی ہوئی جن کی پیش از وقت خبر بذریعہ وحی و الہام آپؑ کو دی گئی تھی۔

حرف آخر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

گڑھے میں تونے سب دُشمن اُتارے
ہمارے کردیے اونچے منارے
مقابل میں مرے یہ لوگ ہارے
کہاں مرتے تھے پر تونے ہی مارے
شریروں پر پڑے اُن کے شرارے
نہ اُن سے رُک سکے مقصد ہمارے
اُنہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

پس وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ مسیح موعودؑ نعوذ باللہ جھوٹے تھے یا غلطی خوردہ تھے یا نعوذ باللہ فاتر العقل تھے کیا وہ مذاہب عالم کی تاریخ سے کوئی ایک مثال بھی پیش کر سکتے ہیں جہاں جھوٹے اور مفتری کی اِس طرح پر اللہ نے تائید کی ہو اور اُس کے مقابل پر میدان میں اُس کے دشمنوں کو ہلاک کر دیا ہو؟

اِس قدر نصرت کہاں ہوتی ہے اِک کذّاب کی
کیا تمہیں کچھ ڈر نہیں ہے کرتے ہو بڑھ بڑھ کے وار
ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائید یں ہوئی ہوں بار بار

’بیگانہ عورتوں سے بچنے کے لئے آنکھوں کو خوابیدہ رکھنا اور کھول کر نظر نہ ڈالنا کافی ہے۔‘

حضرت اقدسؑ نے حضرت شیخ غلام نبی صاحب سیٹھیؓ کے بعض سوالات کے جواب میں دست مبارک سے خط لکھا جس میں ایک فقرہ ہے ’بیگانہ عورتوں سے بچنے کے لئے آنکھوں کو خوابیدہ رکھنا اور کھول کر نظر نہ ڈالنا کافی ہے۔‘ اس پر صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ نے سیر حاصل تبصرہ کیا ہے فرماتے ہیں:

ایک اصولی بات اس خط میں موجودہ زمانہ میں بے پردہ عورتوں سے ملنے جلنے کے متعلق بھی پائی جاتی ہے اور وہ یہ کہ اس زمانہ میں جو بے پردہ عورتیں کثرت کے ساتھ باہر پھرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ اور جن سے نظر کو مطلقاً بچانا قریباً قریباً محال ہے اور بعض صورتوں میں بے پردہ عورتوں کے ساتھ انسان کو ملاقات بھی کرنی پڑ جاتی ہے اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ایسی غیر محرم عورتوں کے سامنے آتے ہوئے انسان کو یہ احتیاط کر لینی کافی ہے کہ کھول کر نظر نہ ڈالے اور اپنی آنکھوں کو خوابیدہ رکھے اور یہ نہیں کہ ان کے سامنے بالکل ہی نہ آئے۔ کیونکہ بعض عورتوں میں یہ بھی ایک حالات کی مجبوری ہے ہاں آدمی کو چاہیے کہ خدا سے دعا کرتا رہے کہ وہ اسے ہر قسم کے فتنے سے محفوظ رکھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ میں بچپن میں دیکھتا تھا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام گھر میں کسی ایسی عورت کے ساتھ بات کرنے لگتے تھے جو غیر محرم ہوتی تھی اور وہ آپ سے پردہ نہیں کرتی تھی تو آپ کی آنکھیں قریباً بند سی ہوتی تھیں اور مجھے یاد ہے کہ میں اس زمانہ میں دل میں تعجب کیا کرتا تھا کہ حضرت صاحب اس طرح آنکھوں کو بند کیوں رکھتے ہیں۔ لیکن بڑے ہو کر سمجھ آئی کہ دراصل وہ اسی حکمت سے تھا۔

(سیرت المہدی، جلد اوّل، حصہ دوم، صفحہ 405)

میرے پیارے اباجان۔ مولانا الحاج شیخ نصیر الدین احمد، واقف زندگی

ڈاکٹر امۃ الرحمٰن احمد

بچپن

میرے اباجان مرحوم 17 مارچ 1923ء میں فیروزپور، انڈیا میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت نواب خانصاحب فرزند علی خان کے پوتے تھے جن کو کئی سال تک امام مسجد فضل لندن کے طور پر خدمت کا موقع ملا۔ اور حافظ کیپٹن ڈاکٹر بدر الدین، واقفِ زندگی کے بڑے بیٹے تھے جن کو بورنیو میں آنریری طور پر نہایت ہی اخلاص اور محنت کے ساتھ دعوت الی اللہ کا فریضہ سر انجام دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ چھوٹی سی عمر میں ہی آپ کے اباجان اپنی بیوی اور بچوں کو لے کر بورنیو چلے گئے اور اباجان کو ان کے دادا اور دادی کے پاس چھوڑ گئے اور اس وقت ان کے کزن شیخ خورشید احمد بھی ان کے ساتھ رہتے تھے۔ میاں جی خانصاحب کی طبیعت میں کافی سختی تھی۔ لیکن اباجان نے یہ وقت نہایت صبر، شکر اور فرمانبرداری سے گزارا۔ کھانے اور پہننے کو جو ملا شکر ادا کر کے استعمال کر لیا۔ کبھی اپنے والدین سے اس کی شکایت نہ کی۔ اباجان کہتے تھے کہ بیٹی! ہم نوابوں کی اولاد ہیں مگر میں نے غربت کو خود چُنا ہے اس لیے کبھی خود کو کم تر مت سمجھنا اور نہ ہی کسی سے بالاتر سمجھنا بس اصل قربانی کی روح کو سمجھنا۔

وقف کی تحریک

13 سال کی عمر میں آپ نے اپنے والد صاحب سے درخواست کی کہ میں دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرنا چاہتا ہوں انہوں نے کہا تم دعا کرو۔ تو آپ دعا کرنے کے لیے ہر رات کو باہر میدان میں نکل جاتے اور تہجد کی نماز ادا کرتے۔ اور ایک دن دعا کے دوران جب ایک بڑی روشنی نظر آئی تو اس کو اللہ کی رضامندی سمجھ کر خود کو وقف کے لئے پیش کر دیا۔ اللہ کے ساتھ ان کا تعلق نہایت جداگانہ تھا۔ ہر مشکل اور کامیابی کے موقع پر ہمیشہ خدا کو یاد رکھا۔ اللہ تعالیٰ سے ہر وقت باتیں کرتے اور اپنی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے میں نے بھی کئی بار سنا۔ محبت رسولؐ کا اندازہ ان کی شاعری سے ہوتا ہے۔ ان پر والہانہ فدائیت کا اظہار ہوتا تھا۔ اور سنت رسولؐ پر عمل ان کی روزمرہ کی زندگی میں نمایاں تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ سے بہت محبت تھی ان کا تذکرہ ہر وقت کرتے رہتے۔ اور ان کی محبت میں ساری زندگی وقف میں گزار دی۔

تعلیمی قابلیت

آپ بے انتہا ذہین تھے۔ کوئی بھی مضمون ایسا نہ تھا جس پر روشنی نہ ڈال سکتے تھے۔ آپ سائنس اور ریاضی اور الجبرا میں کمال رکھتے تھے۔ آپ کے پاس بارہ ڈگریاں تھیں۔ شاہد اور مولوی فاضل کے علاوہ تین تو ماسٹر کی تھیں باقی بی اے۔ بی ایڈ۔ جے ڈی۔ ماسٹر ان عربی۔ انگلش اور فزکس ایم ایس سی کے آخری سمسٹر میں تھے جب ان کو ایک جاب کی پیشکش ہوئی جو سوڈان میں تھی۔ اچھی تنخواہ اور رہائش، کھانا پینا سب مفت تھا۔ آپ نے اپنے والد صاحب کو لکھا کہ "کیوں نہ میں بھی آپ کی طرح اچھی جاب کر کے جماعت کی مدد پیسہ کما کر کروں اور اس طرح اپنی خدمات وقف کے بغیر ہی جماعت کے لئے بجالاؤں"۔ اس پر ان کے والد صاحب بے حد ناراض ہوئے اور کہا کہ تمہارے ارادے دیکھ کر میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کی ایم ایس سی کی تعلیم مکمل کئے بغیر فوری طور پر اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کر دو۔ والد صاحب نے اطاعت کا بہترین مظاہرہ کیا اور اپنی تعلیم کو مکمل کئے بنا ہی ربوہ جا کر خود کو وقف کے لئے پیش کر دیا۔ اس وقت جامعہ کی کلاسز شروع ہونے میں تین ماہ رہتے تھے۔ لیکن واپس جانے کی بجائے اس دوران دفتر میں چپڑاسی کی نوکری کرتے رہے اور اسی دفتر میں زمین پر سوتے رہے۔ ان تین ماہ میں ان کو کوئی تنخواہ نہ ملی اور بالکل معمولی رقم سے جو ان کی جیب میں تھی گزارا کیا۔ اباجان نے مولوی فاضل کے بعد 1946ء میں وقف کیا اور جامعۃ المبشرین میں داخل ہوئے۔ شاہد کرنے کے بعد 1954ء میں پہلی بار دعوت الی اللہ کے لئے نائیجیریا چلے گئے۔ آپ کو تعلیم کا بے حد شوق تھا اور آخر وقت تک باقاعدہ تعلیم حاصل کرتے رہے آپ ہم بچوں کے لئے اور اپنے شاگردوں کے لئے ایک انمول خزانہ تھے۔ ہر سوال کا جواب آپ سے مل جاتا تھا۔ آخر میں وفات سے پہلے کیلکلس (Calculus) پاس کیا اور رٹگرز (Rutgers) یونیورسٹی نیو جرسی میں تدریس کا کام کر رہے تھے۔

وقف کے حالات اور سفر

ہر کام میں سادگی اور دیانت داری پر زور تھا۔ افریقہ سے آتے تو ہمارے لیے

کچھ نہ لاتے اور کہتے میں دین کی خاطر گیا تھا دنیا لینے نہیں۔ خلافت سے اور مرکزِ سلسلہ سے محبت تھی اسی لیے خود کو وقف کر دیا۔ جب ان کے والد صاحب کی وفات ہوئی تو آپ سیر الیون میں بحیثیت امیر خدمات بجالا رہے تھے جس کی وجہ سے اپنے والد کے جنازے میں بھی شامل نہ ہو سکے۔ آپ کے والد اور دادا دونوں صحابی تھے۔ والد اس طرح کہ وہ اپنے باپ کی گود میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملے تھے۔ دادی جان سراج بی بی کا تعلق کابل سے تھا اور ان کے سب رشتہ دار وہیں تھے۔ دادی جان کے والد صاحب، صاحبزادہ عبد اللطیف شہیدؓ کے جسم مبارک کو سنگساری کے بعد نکال کر اپنے کندھوں پر اٹھا کر لے گئے تھے۔

تبلیغ میں بہت اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ آپ کا ایک منفرد انداز تھا جس میں وہ لوگوں سے ان کے معیار کے مطابق کر بات کرتے۔ کبھی لمبی تقریروں اور بحث میں حصہ نہ لیا۔ بلکہ پیار محبت اور اسلامی اصولوں پر عمل کر کے بطور نمونہ پیش کرتے۔ اور لوگ آپ کے عملی نمونہ اور پیار محبت اور سادگی عاجزی انکساری سے متأثر ہو کر اسلام قبول کر لیتے۔ میں چھوٹی سی تھی اور ان مہمانوں کو چائے بنا کر دیتی تھی اسی لئے اباجان کی تبلیغ سن کر خود بھی تبلیغ کرنے کا شوق پیدا ہوا۔

مکرم مولانا محمد صدیق شاہد گورداسپوری لکھتے ہیں کہ "مجھے محترم شیخ صاحب کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا آپ ایک باذوق، خوش طبع، ملنسار اور منکسر المزاج انسان تھے۔ دعوت الی اللہ کا ایک خاص جذبہ آپ میں موجود تھا اور گفتگو نہایت موثر انداز میں کرتے۔ آپ کو شاعری سے بھی لگاؤ تھا۔ جب بھی کوئی مجلس اپنے دوستوں کی ہوتی تو اپنے اشعار سناتے۔ ان میں دینی اور جماعتی رنگ زیادہ ہوتا۔ مگر بعض دفعہ ان میں طنز و مزاح کی آمیزش بھی ہوتی جس سے مجلس میں ایک خوشگوار ماحول پیدا ہو جاتا۔"

آپ سب سے پہلے 1954ء میں نائیجیریا کے مبلغ انچارج بن کر گئے تھے۔ وہاں دس سال رہے اور کیونکہ مبلغ کی فیملی ساتھ نہیں جاتی تھی بلکہ کئی کئی سال مائیں اکیلی ہی بچوں کو پالتی تھیں اس لئے اباجان کو بھی اکیلے ہی بھیج رہے تھے۔ مگر امی جان نے اپنا اور بیٹی کا ٹکٹ خریدا اور ساتھ چلی گئیں۔ وہاں میں توام پیدا ہوئی تھی۔ اور دو اور بہن بھائی بھی۔ سیر الیون میں اس سے قبل پرائمری سکول تو درجنوں تھے لیکن سیکنڈری سکول نہ تھا۔ حکومت اس کی اجازت اس لئے نہیں دیتی تھی کہ مشن کے پاس کوئی تربیت یافتہ استاد نہیں تھے۔ جب آپ نے اپنی ڈگریاں حکومت کو پیش کر کے درخواست دی تو حکومت سیر الیون نے فوراً سیکنڈری سکول کھولنے کی اجازت دے دی۔ اس طرح 1960ء میں بو میں پہلا احمدیہ سیکنڈری سکول جاری ہو گیا جس کے پہلے پرنسپل اباجان ہی تھے۔ آپ اس سکول کو معیاری بنانے کے لئے انتہائی جانفشانی سے تن تنہا دن رات اس کی تعمیر و ترقی کے لئے کوشاں رہے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ ملک بھر میں تعلیمی اور کھیلوں کے لحاظ سے ایک اعلیٰ معیار رکھتا ہے۔ ایک اخبار کا اجراء کیا جس کا نام دی ٹروتھ (The Truth) ہے اور ابھی تک جاری ہے۔ 1962ء میں دس سال بعد ربوہ آگئے پھر دوبارہ دو سال بعد ہی 3 مئی 1964ء میں ساڑھے چار سال کے لئے بیوی اور سات بچوں کو اللہ کے آسرے پر چھوڑ کر دوبارہ نائیجیریا چلے گئے۔ اس کے بعد آپ تنزانیہ بھی گئے۔

زیمبیا میں جماعت نے دورہ تو کیا تھا مگر ابھی تک مشن کھولنے کی اجازت نہیں ملی تھی اس لئے اباجان کو وہاں 1971ء میں بھیجا گیا۔ وہاں ایک طرفہ ٹکٹ پر ہی گئے تھے کیونکہ تحریک جدید کے مالی وسائل محدود تھے۔ زیمبیا میں حالات بہت سخت تھے۔ پیسہ نہیں تھا نہ ہی مشن ہاؤس تھا۔ کسی کے گھر کی سیڑھیوں کے نیچے رہتے تھے۔ اسی سیڑھیوں کے کونے میں چولہا رکھا تھا اور ایک طرف تکیہ جس پر ٹیک لگا کر سو جاتے۔ آدھی چھلّی صبح کھاتے آدھی شام کو۔ تحریک جدید کے حالات اچھے نہ تھے کہ مبلغوں کو آج کل کی طرح گاڑی اور گھر مہیا ہوتا۔ خود ٹیوشن پڑھاتے اور وہ بھی جماعت پر خرچ کر دیتے ایک سائیکل تھی۔ جس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا اور آپ گھنٹوں سڑک کے کنارے بے ہوش پڑے رہے۔ کوئی نہ جانتا تھا کہ یہ کون ہے پھر ایک رحمدل انسان ان کو ہسپتال لے گیا مگر پاؤں میں شدید چوٹ آئی تھی اور اب تو سائیکل بھی گئی۔ آپ کو مشن ہاؤس کھولنے کی اجازت لینے کے لئے بہت دور جانا پڑتا تھا۔ اور اب پیدل میلوں کا سفر کر کے ہر دوسرے دن شہر کے آفس پہنچ جاتے تھے۔ کہتے تھے میں آدھے راستے میں کھڑا ہو کر اللہ کو پکارتا تھا کہ میری مدد کر میرا پاؤں بہت درد کرتا ہے اور یہ کام ادھورا ہے۔ پھر ایک دن افسر نے پوچھ ہی لیا کہ یہ ایک بھلا سا آدمی آفس کے باہر کیوں کھڑا ہو جاتا ہے اور جب دیکھو تو مسکراتا ہے اسے اندر بلاؤ۔ اس دن آپ کو مشن کھولنے کی اجازت مل گئی۔ الحمدللہ!

ربوہ میں اباجان جامعہ احمدیہ میں بطور پروفیسر پڑھاتے رہے اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بھی دینیات کے پروفیسر اور پرنسپل رہے۔ اس کے علاوہ قضا کے بھی انچارج رہے۔ میں جب لنڈن جاتی ہوں تو آپ کے بہت سے شاگرد مجھے آپ کے بارہ میں بتاتے ہیں۔ امریکہ میں بھی بہت سے مربیان نے مجھے بتایا کہ اباجان ان کے استاد رہے ہیں۔ جماعت اور خلافت کے خلاف نہ کبھی کچھ کہتے اور نہ ہی سنتے تھے۔ ہمارے دلوں میں بہت احترام ڈالا تھا۔

کمزوریوں کو نظر انداز کرنے کا حکم دیتے اور ادھر کی بات ادھر کرنے سے منع

فرماتے کہ اس سے بد ظنی اور جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ ہم سب کا چندہ خود ادا کرتے تھے۔

آپ نے عربی گرامر کی ایک کتاب لکھی۔ "عربی گرامر میں پہلا قدم" اور ایک اپنی شاعری کی کتاب 'خیال منظّم' لکھی۔ شاعری بہت اچھی کرتے اور مشاعروں میں حصّہ لیتے۔ مشاعرہ میں جانے سے پہلے سنا کر جاتے اور اکثر ردیف اور قافیہ میں مجھ ناچیز سے مشورہ لیتے تھے۔ میں ہم وزن الفاظ ڈھونڈ کر دیتی تھی اور نظم کا سُر بھی نکال لیتی تھی۔

جلسہ پر تقریروں کا ترجمہ کرنے کے لئے سٹیج پر ہوتے۔ خلیفہ وقت کے ساتھ ہی ان کی زندگی گزرتی تھی۔ آپ کو چھ زبانوں پر عبور حاصل تھا۔

20 سال افریقہ کے مختلف ممالک میں رہتے رہے اور ان کا تیس سال کا وقف پورا ہو گیا تھا۔ لیکن سنتیس سال بعد آپ 1983ء میں ریٹائر تو ہو گئے مگر وقف کو نہ چھوڑا کیونکہ یہی اب آپ کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ ہر مرتبہ طبی معائنہ کے وقت خدمات کو جاری رکھنے کی درخواست کرتے اور کہتے تھے کہ واقف زندگی کبھی ریٹائر نہیں ہوتا۔ کمزوری اور مختلف مسائل کے باوجود چھوڑنے پر راضی نہیں ہوتے تھے کہ آخری عمر میں چھوڑنا نہیں بلکہ اسی طرح اللہ کے حضور جانا ہے۔ میں ان کی بیٹی ہونے پر فخر محسوس کرتی ہوں۔ میرے اندر دین کی خدمت کا جذبہ انہوں نے ہی ڈالا تھا۔

اس دوران آپ نے بہت سے بین المذاہب جلسے کروائے۔ دوسرے ممالک کے رہنماؤں کو خطوط لکھتے تھے اور شاہ فیصل کو خود ایک حج کے بعد مل کر بھی آئے تھے۔ اور ساتھ ولنگبورو (Willingboro) میں سابق امیر صاحب امریکہ، ڈاکٹر احسان اللہ ظفر کے ساتھ بطور اعزازی مشنری خدمات بھی انجام دے رہے تھے۔

تحریر میں بہت ماہر تھے اور خوش خطی اس قدر کہ جیسے موتی پرو دیے ہوں۔

تقریر میں بہت پر جوش انداز تھا اور سب کا دل جیت لیتے۔ مجھے یاد ہے کہ غالباً 1985ء میں میڈیسن گارڈن ٹائم سکوائر میں آپ کی ایک بین المذاہب جلسہ میں تقریر تھی اور میں چھوڑنے گئی تھی۔ اس میں آپ کی تقریر کو بہترین کا اعزاز ملا اور کہا گیا کہ اس نے کسی دوسرے مذہب کی برائی نہیں کی لیکن اپنا مؤقف سمجھا دیا ہے۔ ہر سال ربوہ کے جلسہ سالانہ پر آپ غیر ملکیوں کے لیے تقریروں کا ترجمہ کرتے تھے۔ کیونکہ اس وقت ہیڈ فونز نہیں تھے اور ساتھ ساتھ ہی ترجمہ کرتے تھے۔

آپ ذات پات کے سخت خلاف تھے۔ اس بات کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ بیٹیوں کی شادی میں مختلف لوگوں کا انتخاب کیا۔

جماعت کا درد اس قدر اپنے دل میں رکھتے تھے کہ جماعت کے لیے اپنے پیسے بھی خرچ کر دیتے تھے۔ جماعت سے مانگتے نہیں تھے۔

بچوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا اور سب کو پھل کاٹ کر دینا بہت اچھا لگتا تھا۔ اولاد کو ہر طرح کی آزادی دی کہ آپ خود اسلام کو سمجھ کر مانو۔ ہر بچے کو اپنے خیال کا اظہار کرنے کی آزادی تھی اور بہت دھیان سے سنتے تھے۔

اولاد

اللہ تعالیٰ نے آپ کو آٹھ بچوں سے نوازا۔ پانچ بیٹیاں اور تین بیٹے۔ بیٹیوں میں تین ڈاکٹر بنیں ایک نرس اور ایک نے کمپیوٹر سائنس کو منتخب کیا۔ بیٹوں میں ایک انجنئیر ایک ماسٹرز ان فزکس اور ایک گریجوایٹ۔ ایک بیٹی ڈاکٹر امتہ الباسط طاہرہ نے بیس سال تک جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ اس میں بطور لوکل صدر، ریجنل صدر خدمات کے علاوہ نیشنل سطح پر خدمات انجام دیں۔ انہوں نے وقف کی صورت میں گوئٹے مالا میں دو سال بڑی قربانی کی۔ وہ ہر ماہ وہاں دس دن اور امریکہ میں بیس دن گزارتی رہیں۔ اس دوران وہ ناصر ہسپتال کی سی ای او کے فرائض ادا کرتی رہیں۔ مکرم ظہیر الدین اور مکرم رفیع الدین بھی جماعت سے بہت مخلص ہیں اور ہر چیز میں شرکت کرتے ہیں۔ مکرم فاتح الدین نے بھی جرمنی میں لوکل صدر کے فرائض سر انجام دیے۔

میں نے بھی 13 سال کی عمر میں وقف ہونے کا پوچھا تو آپ نے کہا تھا کہ بیٹی تم ڈاکٹر بننا چاہتی ہو پہلے تعلیم مکمل کر لو پھر وقت اور مال دونوں سے خوب خدمت کرنا۔ اور میں 28 سالوں سے یہ ہی کر رہی ہوں نیز خاکسار کو بحیثیت لوکل صدر، ریجنل صدر اور نیشنل سیکریٹری کے فرائض ادا کرنے کی توفیق ملی ہے، الحمد للہ علیٰ ذالک۔

گھر کا ماحول

ابا جان کھانے میں سادگی کو پسند کرتے تھے۔ پکاتے بہت اچھا تھے اور اس کو سجاتے خوب تھے۔ سبزی۔ رنگ برنگا زردہ اور حلوہ بنانا۔ خاص کر عید پر۔

گھر میں بہت اچھا اور رونق والا ماحول رکھتے۔ بچہ ناراض ہوتا تو گا کر مناتے۔ ہر وقت ہنسی مذاق کرتے رہتے ہلکا پھلکا مزاح اور لطیفے سناتے روتے ہوؤں کو ہنسانا آپ کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا سوائے اس کے کہ کوئی بد تمیزی کرے یا اصول کی خلاف ورزی کرے۔ جھوٹ کو بے حد ناپسند کرتے اور مذاق میں بھی جھوٹ بولنے پر بے حد ناراض ہوتے اور اتنا کہ سارا گھر سہم جاتا۔ عاجزی اور انکساری کا درس دیتے، معافی مانگنے میں پہل کرنے پر زور دیتے، سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرنے کو کہتے جو ہمیں بہت مشکل لگتا تھا۔ غرور اور تکبر کو قریب نہ آنے دیتے۔

اس کے علاوہ ہر وقت بے حد خوش طبعی سے سب گھر والوں سے سلوک کرتے۔

اعلیٰ درجہ کا مزاح ان کی فطرت میں داخل تھا۔ اور نہایت مشکل وقت میں بھی مزاح کا پہلو لا کر حالات کو خوشگوار بنا دیتے۔ بچوں سے بے حد عزت کا سلوک کرتے۔ خاص طور پر بیٹیوں کے ساتھ۔ کہتے تھے یہ بیٹیاں میرے بیٹے ہیں۔ اور یہ اللہ کی رحمتیں ہیں ان کو تعلیم دلانا سب سے بڑا کام ہے۔ اور کہتے کہ اللہ جس سے خوش ہوتا ہے اس کو بیٹیوں سے نوازتا ہے۔ بچوں کی کامیابی پر بہت خوش ہوتے اور بچوں کے باہر سے مار کھا کر آنے پر غصّہ ہوتے کہ تم نے کسی کو اس کا موقع ہی کیوں دیا کہ اس کی نوبت آئی۔ عیدین اور دیگر اہم مواقع پر آپ سبز پگڑی پہنتے جس کو ہم بیٹیاں تیار کر کے دیتی تھیں۔ اور شیروانی تو ان کا عام لباس تھا وقف میں کفایت شعاری کی وجہ سے ایک دو ہی شیروانیاں تھیں۔ شیروانیاں بڑی خستہ حال تھیں جس جگہ سے پھٹ جاتیں اس کی خود مرمت کر لیتے یا گھر میں کسی سے کروا لیتے۔ گھر پر سفید شلوار قمیص پہنتے تھے۔ سبز رنگ بھی پسند فرماتے تھے۔

صلہ رحمی

والدین کے ساتھ بہت محبت تھی۔ والد صاحب کے ساتھ تو ان کا زیادہ وقت نہ گزرا کیونکہ وہ ان کو دادا کے پاس چھوڑ گئے تھے لیکن والدہ صاحبہ جب تک حیات رہیں ان کی خدمت میں اپنی طرف سے کوئی کمی نہ آنے دی۔

ان کے ساتھ انتہائی رحم کا سلوک تھا اور ان کی خدمت کے لئے بچوں کی باری لگائی ہوئی تھی۔ اور خود بھی باقاعدہ نگرانی کرتے ہمیں بھی ماں باپ کے لئے دعا سکھاتے تھے۔

یتامیٰ اور مسکینوں کے ساتھ بہت ہمدردی کا سلوک تھا۔ جو کچھ ہوتا ان کو دے دیتے۔ اپنے اساتذہ کی بہت عزت کرتے تھے۔ عزیز و اقارب کے ساتھ حسن سلوک روا رکھتے اور صلہ رحمی پر زور دیتے تھے۔ اپنی بہنوں پر اپنا پیٹ کاٹ کر خرچ کرتے اور اپنا حصّہ بھی دے دیتے۔ اکثر مواقع پر فیملی میں یکجہتی پر زور دیتے۔ اور عاجزی اور انکساری کے ساتھ معافی مانگنے میں پہل کرنے کو پسند کرتے۔

اپنے دوستوں سے انتہائی عاجزی سے پیش آتے۔ جب بھی کوئی گھر پہ آتا اس بات پر اصرار کرتے کہ جو کچھ پکا ہؤا ہے لا کر پیش کر دو۔ اور مہمان سے مت پوچھو کہ وہ کیا لیں گے۔ یا کچھ کھانا پسند کریں گے؟ مہمان سے پوچھنے پر ناراضی کا اظہار کرتے۔ بہت ایثار پسند تھے۔ دوسروں کی خاطر اپنا کھانا بھی چھوڑ دیتے۔ ضرورت پڑنے پر اپنا بستر دوسروں کو دے دیتے اور خود زمین پر سو جاتے تھے۔

ربوہ کا رمضان بہت دلچسپ ہوتا تھا۔ سب بچے روزہ رکھتے لیکن ان پر سختی کبھی نہیں کی۔ کہتے تھے بچوں کو اپنا نمونہ دکھا کر تربیت کرنی چاہیے۔

بیماری اور سفر آخرت

اباجان کی عمر 68 سال تھی جب ایک دن انہوں نے مجھ سے کہا کہ میرا کھانا گلے میں اٹک جاتا ہے تو میں ان کو ہسپتال لے گئی۔ ان کو گلے کا کینسر تشخیص ہؤا۔ ابا جان انتہائی صبر سے تکلیف برداشت کرتے رہے اور میں ان کا ہاتھ تھام کر ساتھ ساتھ چلتی رہی۔ سات ماہ بعد ہی اللہ نے اپنے پاس بلا لیا۔ امریکہ میں میں نے ابھی ریزیڈنسی نہیں کی تھی نہ ہی طاہرہ نے۔ اور ہمارے ہاتھ بندھے ہوئے تھے۔ کچھ بھی نہ کر سکے۔ ان کو آرام کی زندگی بھی نہ دے سکے۔ لیکن اباجان کو آرام دینے کی کوشش ضرور کرتے رہے۔ اباجان ہر ڈاکٹر اور نرس کو بتاتے کہ یہ میری بیٹیاں ڈاکٹر ہیں اور ہم بس شرمندہ ہو کر رہ جاتے۔ آپ خوشی خوشی اس دنیا سے رخصت ہو کر اللہ کو پیارے ہو گئے جس کے وہ پیارے تھے۔ اور جو ان کا پیارا تھا۔

گھبراہٹ اور بے چینی دور کرنے کے تین مجرب نسخے

حضرت مرزا بشیر احمدؓ تحریر فرماتے ہیں:

جب آپ کے دل میں گھبراہٹ پیدا ہو تو اس کے لئے تین نسخے اختیار کیا کریں۔ یعنی یا تو قرآن کریم کی تلاوت کیا کریں جو ہمارے آسمانی آقا کا بابرکت کلام اور سراسر رحمت ہے یا نماز میں دل کی تسلی پانے کی کوشش کیا کریں جو گویا خالق و مخلوق کے درمیان ملاقات کا رنگ رکھتی ہے اور یا اپنے ماحول کو بدل کر ایسے پریشانی کے وقت میں کسی نیک صالح بندے یا بندی کے پاس کچھ وقت کے لئے بیٹھ جایا کریں لیکن بہرحال مایوس ہرگز نہ ہوں... دل کے اطمینان کے متعلق قرآن مجید فرماتا ہے کہ اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ یعنی اے مومنو ہوشیار ہو کر سن لو کہ دل کے اطمینان پانے کا نسخہ صرف خدائے عرش کی یاد ہے۔

(حیات بشیر، صفحات 152-153)

مسز لِنڈا اسَلام (Mrs Lynda Salaam)

لئیق احمد طاہر، مربی سلسلہ انگلستان

ہیز (Heys) جماعت کے ایک داعی الی اللہ مکرم خواجہ عبدالسلام صاحب ابن مکرم خواجہ عبدالقیوم بٹ صاحب آف کوئٹہ (پاکستان) سے میرا پہلا تعارف 1967ء کے نصف آخر میں ہوا۔ اور یہ تعارف مجھے اس لیے بھی یاد ہے کہ یوکے میں میری زندگی کا یہ پہلا موقع تھا کہ میں عملی تبلیغ کروں۔ اس زمانہ میں مجھے انگریزی بولنے میں سخت حجاب تھا۔ احمدی نوجوانوں اور اطفال کے ساتھ تو مجھے انگریزی بولنے میں جھجک محسوس نہیں ہوتی تھی کیونکہ ان کے ساتھ انگلش بولنے کی عادت ہوچکی تھی لیکن وہ احباب جن کے ساتھ میرا تعارف نہیں تھا ان کے ساتھ بات کرنے میں بہت جھجک ہوتی تھی۔ مکرم خواجہ صاحب نے امام مسجد فضل لندن، مکرم بشیر احمد رفیق خان کو پیغام بھیجا کہ جیہوواہ وِٹنیس(Jehovah Witness) سے تعلق رکھنے والے بعض افراد میری انگریز اہلیہ کو اسلام سے دُور کرنے کے لیے بار بار آرہے ہیں اور میری اہلیہ آہستہ آہستہ اُن کے زیر اثر آرہی ہیں، آپ میری مدد کے لیے کسی کو بھجوائیں۔ اس پر محترم امام صاحب نے مکرم عزیز دین سے کہا کہ وہاں جائیں اور مجھے بھی اُن کے ساتھ جانے کو کہا۔ مَیں نے پوچھا کہ جیہوواہ وِٹنیس کو کیسے تبلیغ کرنی چاہیے؟ کہنے لگے کہ مَیں آپ کو اُن کی بائبل دیتا ہوں جس میں سے وہ آیات تلاش کریں جن کا نمبر تو درج ہے لیکن الفاظ غائب ہیں اور ایسی آیات بھی دیکھیں جن کے فُٹ نوٹ میں لکھا ہوا ہے کہ موجودہ تحقیق کے مطابق یہ آیات بہت بعد میں شامل کی گئی تھیں۔ چنانچہ مَیں رات بھر ایسی آیات کے نمبر نوٹ کرتا رہا اور اگلے روز مکرم عزیز دین کے ہمراہ محترم خواجہ صاحب کے گھر پہنچ گیا۔ وہاں دو انگریز پہلے سے محوِ گفتگو تھے اور مسز لنڈا اسلام اُن کے پاس بیٹھی تھیں اور پریشان نظر آتی تھیں۔

مکرم عزیز دین ابن حضرت عزیز الدین رضی اللہ عنہ (والد عزیز مکرم منیر دین صاحب و نصیر دین صاحب) بے نظیر داعی الی اللہ تھے۔ اگر ہم کسی ٹیوب سٹیشن پر گاڑی کے انتظار میں بھی کھڑے ہوتے تو چند منٹ ملتے ہی اپنے قریب کھڑے ہوئے مسافروں میں تبلیغ شروع کر دیتے اور اُن کو اسلام احمدیت کا تعارف کروانے لگتے۔

اُس ابتدائی زمانے میں برطانیہ میں احمدیوں کی تعداد بہت کم تھی۔ مکرم عزیز دین کے والد مکرم حضرت عزیزالدینؓ ایک تجارتی مبلغ کے طور پر یہاں آئے تھے۔ وہ سیالکوٹ سے کھیلوں کا سامان منگواتے اور لندن میں بیچ کر اپنا گزارا کرتے تھے۔ جماعت سے کوئی الاؤنس نہ لیتے تھے لیکن خدمتِ دین کے لیے ہمہ وقت وقف ہوتے تھے اور ابتدائی مبلغین حضرت چودھری فتح محمد سیالؓ اور حضرت مفتی محمد صادقؓ وغیرہ کی ہر طرح سے مدد کرتے یعنی اوپر کے کام، بازار سے شاپنگ، مشن ہاؤس کی تزئین اور صفائی، مہمانوں کی ضیافت وغیرہ کی خدمات بجالاتے۔ چونکہ آپؓ کے بیٹے مکرم عزیز دین بھی اپنے بچپن میں ہی برطانیہ آگئے تھے اس لیے وہ بھی یہاں کی تعلیم و تہذیب اور یہاں کے رکھ رکھاؤ سے واقف تھے۔ وہ مہذّب دھیمے لہجے میں گفتگو کرنے والے داعی الی اللہ تھے۔

مکرم خواجہ صاحب کے ہاں پہنچ کر سلام دعا کے بعد مکرم عزیز دین نے جیہوواہ وِٹنیس والوں سے گھنٹہ بھر گفتگو کی۔ مجھے نہ تو انگریزی زبان سے پوری شدھ بدھ تھی اور نہ ہی دونوں طرف کے دلائل سمجھ آرہے تھے لیکن یہ تاثر تھا کہ مکرم عزیز دین جو جواب بھی دیتے ہیں جیہوواہ وِٹنیس والے فوراً حوالوں کی بوچھاڑ کردیتے ہیں۔ قارئین جانتے ہیں کہ ایسے مواقع پر ایک مبلغ کی تبلیغی رگ بہت پھڑکتی ہے۔ چنانچہ بالآخر مَیں نے مکرم عزیز دین سے کہا کہ May I deal with them۔ (کیا میں ان سے بات کرسکتا ہوں؟) انگریزی دان جانتے ہیں کہ انگریزی زبان میں میری زبان سے نکلا ہوا یہ فقرہ محاورۂ زبان سے بہت گرا ہوا تھا۔ تاہم مکرم عزیز دین صاحب نے مدّمقابل انگریزوں سے کہا کہ یہ دوست (یعنی خاکسار) علم کے اعتبار سے بہت بلند پایہ ہیں لیکن ابھی زبان سیکھ رہے ہیں۔

مجھے یاد ہے کہ میرے ہاتھ میں چائے کا کپ تھا اور ہاتھ یوں کانپ رہا تھا جیسے کوئی زلزلہ آیا ہوا ہو۔ بہرحال گفتگو کے آغاز میں مَیں نے فریق مخالف سے کہا کہ آپ اپنی بائبل سے فلاں آیت سنا سکتے ہیں؟ انہوں نے وہ حوالہ نکالا اور کہنے لگے کہ آیت کے الفاظ تو یہاں درج نہیں ہیں۔ مَیں نے کہا کوئی بات نہیں آیت کے الفاظ

کسی وجہ سے درج نہیں ہوسکے لیکن فلاں آیت نکال کر پڑھ دیں۔ وہ دوسرے حوالے کی جگہ پہنچتے ہیں تو بھی الفاظ ندارد۔ جب مَیں نے مسز لنڈا اسلام کے سامنے پانچ سات آیات پڑھنے کو کہا جو اُن کو نہ مل سکیں تو وہ سنبھل گئے کہ اُن کا شکار تو گیا۔ پھر کہنے لگے کہ ہماری بائبل میں قریباً پانچ لاکھ الفاظ ہیں، اگر دو چار آیتیں نہ ہوئیں تو اس میں کیا حرج ہے، آپ نے یہ آیات اگر ضرور پڑھنی ہوں تو برٹش میوزیم لائبریری میں جا کر پڑھ لیں۔ مَیں نے کہا کہ آپ کی بائبل کے ہر قاری کے لیے لندن میں رہنے کے باوجود بھی شاید برٹش میوزیم جانا قابل عمل نہ ہو لیکن اگر کوئی جزائر فجی میں رہتا ہو تو وہ کیا کرے گا؟ یہ الفاظ اُن پر بجلی بن کر گرے اور اب میدان مسز لنڈا اسلام کے ہاتھ میں آگیا۔ وہ کہنے لگیں کہ سوال پانچ دس آیات کا نہیں ہے بلکہ سوال تو ساری بائبل کے مستند ہونے کا ہے، اس سے تو یہ بائبل ہی مشکوک ہو گئی ہے۔ اس کے بعد جیہوواہ وِٹنیس کے مبلغ وہاں سے ایسے بھاگے کہ دوبارہ نہ آئے۔

اس واقعے کے بعد جیہوواہ وِٹنیس کے کئی داعیان سے میری ملاقاتیں ہوتی رہیں اور اُن میں اپنا پیغام پہنچانے کا اتنا استقلال اور جوش مَیں نے پایا کہ باید و شاید۔ دو دو پر مشتمل جوڑوں میں نکلتے ہیں اور اپنی بائبل کے حوالوں سے لیس ہوتے ہیں۔ وقت بے وقت گھنٹیاں بجاتے ہیں۔ بعض لوگ بُرا بھی مناتے ہیں لیکن مَیں ہمیشہ انہیں خوش آمدید کہتا ہوں اور ابتدائی طور پر بتاتا ہوں کہ مجھے ہر ایک مذہب سے پیار ہے۔ پھر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کو اپنے مذہب کے خدا سے ذاتی تعلق بھی ہے؟ وہ ہمیشہ دیانتداری سے نفی میں جواب دیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیوں کو للکارا تھا کہ مسیحؑ نے اپنے حواریوں سے کہا تھا کہ اگر تم میں رائی کے برابر بھی ایمان ہو گا تو پہاڑ سے کہو گے کہ یہاں سے ٹل جائے تو وہ ٹل جائے گا۔ آپؑ نے فرمایا کہ پہاڑ تو بڑی چیز ہے، مَیں اپنی جوتی اُلٹی کر کے رکھ دیتا ہوں تم اپنے ایمان کی طاقت سے اسے سیدھا کر کے دکھا دو تو ہم مان جائیں گے۔ لیکن کسی کو یہ چیلنج قبول کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔

بہر حال جیہوواہ وِٹنیس کے مبلغ نہایت خوش نما لباس زیب تن کر کے آتے ہیں اور ان میں سے بڑی تعداد اپنے اس عہد کی پابندی کرتی ہے کہ وہ ہر ہفتے اتنے گھنٹے (شاید چودہ گھنٹے) تبلیغ ضرور کریں گے۔ وہ اپنے عہد کی پاسداری کرتے ہیں۔ حدیث مبارکہ کَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ کے مطابق اچھی اقدار اور اچھے نمونے اپنا کر ہمیں بھی تبلیغ کرنی چاہیے۔ یہ لوگ اپنے استقلال کی وجہ سے بعض کمزور مسلمانوں میں سے چند ایک کو اُچک کر ہم خیال بھی بنا لیتے ہیں لیکن پھر علیحدگی میں بآسانی اُن سے ملنے نہیں دیتے۔

حضور علیہ السلام نے عیسائیوں کو تبلیغ کرنے کے بعض گُر سکھائے ہیں۔ وہ مسلمان جو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مسیحیت کی مخالفت کرتے ہیں، اُن سے فرمایا کہ تم صرف مسیح ناصریؑ کی وفات ثابت کر دو (قرآن کریم اور اناجیل تو وفاتِ مسیحؑ کے حوالوں سے بھرے پڑے ہیں) پھر نظر اٹھا کر دیکھو تو دیکھو گے کہ مسیحیت کی صف لپیٹ دی گئی ہے۔

نیز فرمایا کہ مذہب کی غرض خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرنا ہے۔ کیا آج عیسائیوں میں مسیح ناصریؑ کی تعلیم کے مطابق اِس زندہ تعلق کی شہادت پائی جاتی ہے۔ الحمدللہ احمدیت اسلام کے روحانی فیض سے بچوں کو بھی سچی خوابیں آتی ہیں اور یہ اسلام کے زندہ ہونے کی شہادت ہے۔ اسی لیے آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ مسیح و مہدی کی آمد پر بچے بھی نبوت کریں گے یعنی اُنہیں بھی اپنی عمر اور علم کے مطابق سچی خوابیں آئیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کے مطابق سچا اور با عمل احمدی بنا دے اور ہمارا نُور معرفت بھی بڑھتا چلا جائے۔ آمین۔

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مساجد میں ایسا لباس پہن کر آنا چاہیے جس پر کمپنیوں کے لوگوز اور تصویریں نہ بنی ہوں۔ مختلف قسم کے کارٹون اور جانوروں کی شکلیں نہ بنی ہوں۔ لباس سادہ ہونا چاہیے۔ جب ہم نماز کے دوران سامنے لگی ہوئی تصویروں پر پردے ڈال دیتے ہیں تو پھر ہمارے لباس بھی سادہ ہی ہونے چاہئیں۔ اگر کسی نے ایسی کوئی شرٹ یا بنیان وغیرہ پہنی بھی ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے اوپر سادہ جیکٹ پہن کر آیا کرے۔

(سرکلر از تبشیر اسلام آباد، یوکے)

کانچ کے کھلونے

اے۔ راضی

تدارک سائبر بلنگ (Cyberbullying) کے تناظر میں ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ بچے کے لیے خود اعتمادی کا سرچشمہ خود والدین بنیں۔ ان کے لیے ایسا شفاف آئینہ بنیں، جس میں انہیں اپنی ذات کے خدوخال بنتے ہوئے نظر آئیں۔ سوشل میڈیا کو وہ آئینہ نہ بننے دیں، جس میں نوبالغ کو اپنا چہرہ مسخ و مکروہ دکھائی دے یا پھر خود نمائی و خود بینی سے گوندھی ہوئی جعلی خوبصورتی نظر آئے۔

کہاوت مشہور ہے کہ زن، زر اور زمین فساد کی جڑ ہیں۔ شاید یہ کہاوت اس زمانے میں تخلیق ہوئی ہوگی جب زمانہ سادہ تھا، جو چند بنیادی اکائیوں کے گرد گھومتا تھا۔ پھر زمانوں کی الٹ پلٹ نے دنیا کے معاملات کو پیچ در پیچ، خم دار، گنجل در گنجل، باریک جالوں کا معجون بنا دیا۔ بے شک فساد کی جڑ آج بھی انسان کی جبلتوں اور فطری قوتوں کا بے توازن، بے محل اور بے لگام ہو جانا ہی ہے، لیکن شدید انتشار اور الجھن زدہ زمانے نے اصل جڑ کی سراغ رسانی کے راستے میں پردے حائل کر دیے ہیں۔

پہلے وقتوں میں قتل کا کیس مجرم کے پکڑے جانے اور قتل کے محرک (Motive) کے معلوم ہونے پر حل ہو جاتا تھا، لیکن آج کے زمانے میں قتل کا محرک معلوم ہونے پر گویا کیس شروع ہوتا ہے، کیونکہ آج محرک بذات خود ایک راز بن جاتا ہے۔ قتل کے ایسے محرکات سامنے آتے ہیں کہ انسان سر پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے اور سوچتا ہے کہ کیا اس وجہ سے بھی کوئی کسی کو جان سے مار سکتا ہے؟ 4/جولائی 2020ء کو امریکہ کے شہر سان ڈیاگو میں ایک 19 سالہ لڑکی کو سائبر بُلنگ (Cyberbullying) کی وجہ سے گولی مار کر قتل کر دیا گیا۔ اس واقعہ نے لوگوں پر انکشاف کیا کہ سائبر بُلنگ بھی قتل کا محرک بن سکتا ہے۔ اس دلخراش واقعے کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ جنیسا نامی لڑکی کی تیرہ سالہ بہن کو دو لڑکیاں سائبر بُلنگ کا نشانہ بنا رہی تھیں۔ جنیسا نے جب اپنی چھوٹی بہن کو شدید اضطراب و کرب میں دیکھا تو اسے ساتھ لے کر ان لڑکیوں سے ملنے گئی، لیکن ملاقات کے مقام پر ان لڑکیوں کے ساتھی بھی موجود تھے۔ تلخ کلامی شروع ہوئی، جو ہاتھا پائی میں تبدیل ہو گئی اور پھر یہ جھگڑا جنیسا کے قتل پر منتج ہوُا۔ جنیسا کو گولی مار کر قتل کر دیا گیا اور حملہ آوروں نے مقتولہ کی بہن کو بھی زدوکوب کیا۔ جنیسا کی ماں نے این بی سی کے نمائندہ سے بات کرتے ہوئے دنیا بھر کے والدین سے التجا کی کہ وہ ہرگز سائبر بُلنگ کو نظر انداز نہ کریں، کیونکہ یہ آپ کے بچے کے لیے خطرناک ہو سکتا ہے۔ فساد کی ایک شکل خودکشی بھی ہے، کیونکہ خودکشی کا مرتکب انسان نہ صرف اپنی زندگی کا خاتمہ کرتا ہے، بلکہ اپنے پیاروں کو مسلسل اذیت کی کیفیت میں مبتلا کر جاتا ہے۔ سائبر بُلنگ اس فساد کا باعث بھی بن رہی ہے۔

نیو جرسی، امریکہ کی 14 سالہ ہائی سکول کی طالبہ ایڈریانا اولیویا کو سکول کی عمارت میں جسمانی بُلنگ کا نشانہ بنایا گیا۔ اس دوران کلاس فیلوز موبائل سے ویڈیو بھی بناتے رہے۔ پھر یہ ویڈیو سوشل میڈیا پر اپ لوڈ کر دی گئی، اور اس کے بعد سائبر بُلنگ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ گالی گلوچ، دھونس، ہراسانی، بے عزتی اور مذاق و ہنسی کا یہ سلسلہ متاثرہ لڑکی کی خودکشی پر آ کر رکا۔ یہ واقعہ فروری 2023ء میں سامنے آیا۔

ان دو واقعات کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ سائبر بُلنگ کی وجہ سے قتل اور خودکشیاں ہو رہی ہیں۔ اب یہ نفسیات کی تھیوری نہیں رہی، بلکہ ہمارے ارد گرد ایسے واقعات ہو رہے ہیں۔ امریکہ میں نوعمر لڑکوں اور لڑکیوں میں سائبر بُلنگ کی وجہ سے خودکشی کا رجحان تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ بیماریوں کے کنٹرول اور روک تھام کے اعداد و شمار (Disease Control and Prevention Data) اس طرف اشارہ کرتے ہیں کہ 14.9/فیصد نو عمر طلبہ کو سائبر بُلنگ کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اور 13.6/فیصد خودکشی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ یوکے میں بھی آن لائن ہراسانی کے باعث نوعمر افراد میں خودکشی کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ یوکے میں ایسے دل دہلا دینے والے واقعات بکھرے پڑے ہیں، جو آن لائن ہراسانی، دھونس، دھمکی، تذلیل، مذاق اور بے عزتی کے مہلک نتائج کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہاں نمونے کے طور پر میا جانین (Mia Janeen) کا کیس پیش کیا جا سکتا ہے (یہ مارچ 2021ء کا واقعہ ہے)۔ میا کی عمر صرف چودہ سال تھی۔ اس کے مرد کلاس فیلوز نے اسے آن لائن ہراسانی کا نشانہ بنایا۔ میا کے والد اس بات سے لاعلم تھے کہ ان کی بیٹی کو سائبر بُلنگ کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ جس رات میا نے اپنی زندگی کا خاتمہ کیا، اس نے سوشل میڈیا پر ایک آڈیو نوٹ چھوڑا: ”میں گہرے گہرے سانس لے کر خود کو کل ہونے والی بُلنگ کے لیے تیار کر رہی ہوں۔“ بیٹی کی موت کے بعد والد نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ یوکے میں سائبر بُلنگ کو روکنے کے لیے سخت

قوانین بنائے جائیں۔ غرض، آن لائن ہراسانی کی وجہ سے حقیقی دنیا میں لڑائیاں، جھگڑے اور قتل ہو رہے ہیں، اور سب سے خوفناک بات یہ ہے کہ نو عمر افراد میں خودکشی کا مضبوط محرک سائبر بُلنگ بن گیا ہے۔

انٹرنیٹ سے پہلے بھی سکول کی عمارتوں میں دھونس، دھمکی، مذاق، تذلیل، ہراسانی اور بے عزتی کا نشانہ بنایا جاتا تھا (اور اب بھی ہوتا ہے)۔ لیکن جب متاثرہ بچہ سکول سے باہر نکلتا تھا تو تحقیر، تضحیک، تذلیل، تمسخر اور طنز کا سلسلہ رک جاتا تھا۔ آج افسوسناک صورتحال یہ ہے کہ سائبر بُلنگ کا سلسلہ سکول کی عمارت کے باہر بھی نہیں رکتا۔ گھر میں موجود بچہ جب بھی اپنا سوشل میڈیا اکاؤنٹ کھولتا ہے، تازہ دم برے الفاظ اور ایموجیز (Emojis) اس کا منہ چڑاتے ہیں۔ اگر وہ کوئی تبصرہ کرتا ہے یا کچھ اپ لوڈ کرتا ہے تو ناپسندیدگی اور برے الفاظ کی بمباری شروع ہو جاتی ہے۔ سائبر بُلنگ دن رات، چوبیس گھنٹے تعاقب میں رہتا ہے۔ انٹرنیٹ سے پہلے سکول کے احاطے میں بچے کو گنتی کے چند سامعین کے سامنے ہراساں کیا جاتا تھا، لیکن سائبر بُلنگ میں ناظرین سینکڑوں یا ہزاروں میں ہو سکتے ہیں۔ جسمانی ہراسانی کے مقابلے میں آن لائن ہراسانی کو فوری روکنا مشکل ہوتا ہے۔ یہ عوامل آن لائن ہراسانی کو جسمانی ہراسانی سے کہیں زیادہ تباہ کن بنا دیتے ہیں۔ جب سائبر بُلنگ جھگڑوں، قتل یا خودکشی کے محرک کے طور پر سامنے آتی ہے تو کیا واقعی یہی محرک ہوتا ہے؟ کیونکہ سائبر بُلنگ تو کی بورڈ (keyboard) یا موبائل سے ٹائپ کیے چند برے الفاظ ہی ہوتے ہیں، تو پھر اتنا ہنگامہ کیسا؟ سکرین پر ٹھہرے ہوئے چند سیاہ، ساکن برے الفاظ نو عمر لڑکوں اور لڑکیوں کو اس قدر دیوانہ بنا دیتے ہیں کہ وہ اپنی قیمتی ترین شے، یعنی زندگی، کا اپنے ہاتھوں خاتمہ کر دیتے ہیں۔

بقا کے لیے انسان ہر آن تگ و دو کرتا ہے۔ سانس لینے میں تکلیف ہو تو فوراً ڈاکٹر کی طرف بھاگتا ہے۔ زخمی ہو جائے تو سارے کام چھوڑ کر مرہم پٹی کی طرف لپکتا ہے۔ کئی دنوں کا بھوکا ہو اور کھانے کے لیے کچھ میسر نہ ہو تو نجاست کو حصۂ شکم بنانے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ نو عمر تو ابھی زندگی چکھنا شروع کرتے ہیں۔ ابھی تو زندگی کے رنگ و نظارے ان پر کھلنے لگتے ہیں۔ ابھی تو وہ نت نئی بولیوں والے پرندوں کو حیرت سے دیکھتے ہیں۔ ابھی تو وہ ارد گرد بکھری خوبصورتیوں میں گم ہونے کو بے تاب ہوتے ہیں۔ چودہ سال کی میا کو نیلگوں آسمان کے نیچے سرد دھوپ کی میٹھی تمازت چہرے پر پڑتی کیسی بھلی لگتی ہو گی۔ اپنے کمرے کی کھڑکی کے شیشے پر اودھم مچاتے، ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے، بھاگتے اور فنا ہوتے بارش کے قطروں کو دیکھتی ہو گی تو کیسی سنسنی دل میں دوڑ جاتی ہو گی۔ دوستوں کے درمیان جب وہ جوش و ولولے کے ساتھ بچپن کا کوئی مزے دار قصہ سناتی ہو گی تو دل میں کیسا ہیجان برپا ہوتا ہو گا۔ کتنے چھوٹے چھوٹے سہانے خواب اس نے دوسروں سے چھپا کر اپنے دل کی الماری میں رکھ چھوڑے ہوں گے۔ پھر ایک دن اس کی لاش اسی کمرے سے برآمد ہوئی جہاں وہ اپنی چیزیں سجاتی تھی: کپڑے، جوتے، تصویریں، کتابیں۔ جہاں وہ دنیا فتح کرنے کے منصوبے بناتی تھی، وہی خوابوں کی نگری اس کی مقتل گاہ بن گئی۔ ٹائپ شدہ برے الفاظ سکرین سے نکل کر اس کی ذات میں سما گئے اور رات کے آخری پہر میانے زندگی کو دھتکار کر شکست کا اعلان کر دیا۔

ہم سوال کو پھر دہراتے ہیں کہ کیا سکرین پر آویزاں برے الفاظ اتنی قوت و صلاحیت رکھتے ہیں کہ وہ نو عمر کو خودکشی پر مجبور کر دیں؟ اس کے جواب کے لیے ہمیں سطح پر تیرتے محرک (سائبر بُلنگ) کی گہرائی میں غوطہ زن ہونا پڑے گا۔ آج کی دنیا سادہ نہیں ہے۔ معاملات آپس میں الجھے ہوئے ہیں۔ سطحی محرک اور اس کے پیچھے اصل محرکات کے درمیان پردے حائل ہیں۔ لیکن اس زمانے میں ہم سائنس اور جدید تحقیقات کی بدولت اصل محرکات کو پہچان اور سمجھ سکتے ہیں۔ اس لیے اصل محرکات کے ادراک و فہم کے حصول کے لیے ہمیں نو بالغ کے دماغ و ذہن کو سمجھنا ہو گا۔ انسانی دماغ کا حصہ Prefrontal Cortex اعلیٰ سوچ، فکر، تجزیہ سازی، فیصلہ سازی، منصوبہ بندی، منطقی سوچ اور جذبات کو منظم کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ دماغ کا ایک اور حصہ، جسے Limbic System کہتے ہیں، جذبات و حساسیت کا مرکز ہے۔ ان دونوں حصوں کے درمیان توازن سے زندگی مثبت انداز میں آگے بڑھتی ہے۔ نو بلوغت کے دماغ میں ان دونوں حصوں کے درمیان عدم توازن ہوتا ہے، کیونکہ Prefrontal Cortex کی نشوونما ابھی جاری ہوتی ہے، جبکہ جذبات کا مرکز، یعنی Limbic System، انتہائی فعال ہوتا ہے۔ اب صورتحال کچھ یوں ہوتی ہے کہ جذبات کو کنٹرول کرنے والا اور عقل، فہم، فکر و تجزیہ پر فیصلہ کرنے والا دماغی حصہ نشوونما کے دور سے گزر رہا ہوتا ہے، لیکن جذبات پیدا کرنے اور محسوس کرنے والا حصہ انتہائی فعال ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نو بالغ انتہائی حساس (Hypersensitive) ہوتے ہیں۔ برے الفاظ اور منفی رائے انہیں پتھر کی طرح آ کر لگتے ہیں۔ انہیں اپنی ذات کرچی کرچی بکھرتی محسوس ہوتی ہے۔ یہ وہ دور ہوتا ہے جس میں نو بالغ اپنی ذات کی تلاش میں سرگرداں ہوتا ہے۔ اس سفر میں وہ لوگوں کی اپنے متعلق رائے، رویے اور سلوک کو آئینہ بنا لیتا ہے، جس میں وہ اپنی ذات کے نقوش ابھرتے ہوئے دیکھتا ہے۔ اس دور میں جب والدین نو بالغ کو سوشل میڈیا میں جھونک دیتے ہیں تو بچہ اپنی ذات کو اس میں دیکھنا شروع کر دیتا ہے۔ اچھے، مثبت

تبصرے، ڈھیر سارےLikes ، Thumbs upاور پیارے ایموجیز اس کی خود اعتمادی میں اضافہ کرتے ہیں، لیکن عین اسی مقام پر اس کی خود اعتمادی کو ذبح کرنے کے سامان بھی موجود ہیں۔ جب نو بالغ کو منفی رائے، تمسخر، طنز، گالی گلوچ اور بے عزتی کا مسلسل سامنا کرنا پڑتا ہے تو وہ گہرے اضطراب اور اداسی کے زہریلے دھندلکے میں جاچھپتا ہے۔ یہاں خیالات کا ایک چکر بنتا ہے۔ یہ چکر ایک نقطے کے گرد گھومتا ہے کہ 'میں حقیر ہوں' یا 'میں بے وقعت، بے حیثیت، بیکار ہوں۔' ذہن میں خیالات کا یہ چکر چلتا رہتا ہے، اور نو بالغ زہریلے دھندلکے سے پرے ایک اور انتہائی خطرناک ٹھکانے پر پہنچتا ہے، جسے بے بسی کی کیفیت کہتے ہیں، اور بے بسی کی انتہا خودکشی ہے۔ نو بلوغت کے سفر میں جو آئینہ (سوشل میڈیا) آپ اس کے ہاتھ میں تھماتے ہیں، وہ نو بالغ کے جسم کے کسی عنصر (ناک، کان، آنکھ، جلد کا رنگ، چہرے کے نقوش وغیرہ) کو تضحیک و تمسخر کا نشانہ بنا سکتا ہے۔ یہ آئینہ بچے کے نسلی، مذہبی یا ثقافتی پس منظر کی وجہ سے اسے ہراساں کر سکتا ہے۔ یہ آئینہ گالی گلوچ اور لغویات تک سکتا ہے۔ نو بالغ کو احمق، بے وقوف یا ذہنی طور پر پسماندہ قرار دے سکتا ہے۔ بد قسمتی سے اس آئینہ قاتل میں بچہ اپنی ذات کو تلاش کر رہا ہوتا ہے۔

سوشل میڈیا کمپنیوں کا کاروباری ماڈل موازنہ کو فروغ دیتا ہے، یعنی مقابلے کی فضا قائم رہتی ہے۔ نو بالغ جب دیکھتا ہے کہ دوسرے ڈھیر سارے Likes سمیٹ رہے ہیں، لوگ ان کی تعریفیں کر رہے ہیں، مثبت رائے دے رہے ہیں، جبکہ میرا مذاق اڑایا جا رہا ہے، میرے چہرے کے نقوش، میری زبان، میرے نسلی اور مذہبی پس منظر پر ہتک آمیز قہقہے لگائے جا رہے ہیں، اور دوسری طرف کسی کی خوبصورتی اور انداز کی تعریفیں ہو رہی ہیں، وہ سب کا فیورٹ بنا ہؤا ہے اور میں کسی کا پسندیدہ نہیں ہوں۔ یہ موازنہ خود اعتمادی کے بخیے ادھیڑ دیتا ہے۔ جس طرح ایک سمجھ دار بالغ تجزیہ کرتا ہے، غور و فکر کرتا ہے، نتائج نکالتا ہے اور فیصلہ کرتا ہے، نو بالغ اس طرح نہیں کرتے، کیونکہ ان کے دماغ کے حصوں کے درمیان ابھی توازن قائم نہیں ہؤا۔ یہ کوئی دماغی نقص نہیں، بلکہ ایک قدرتی عمل ہے۔ تین ماہ کے شیر خوار بچے کو مرغن غذائیں نہیں کھلائی جاسکتیں، کیونکہ اس کا نظام ہاضمہ ابھی اس قابل نہیں ہوتا کہ مرغن غذاؤں کو ہضم کر سکے۔ یہ نقص نہیں، قدرتی عمل ہے۔ جب آپ نو بالغ کو سوشل میڈیا کے وسیع ایکسپوژر کے سامنے لا کھڑا کرتے ہیں تو اس کا دماغ و ذہن اس دیو کو گرفت کرنے کے قابل ہی نہیں ہوتا۔ اس لیے برے الفاظ کی بمباری تلوار کی مانند بچے کے آر پار ہو جاتی ہے۔

نو بلوغت کا دور انتہائی حساسیت کا دور ہے۔ اس عالم میں بچے کانچ کے کھلونوں کی طرح ہوتے ہیں، اور ہم ان کانچ کے کھلونوں کو منجنیق (Catapult) (جس سے پرانے زمانوں میں جنگ کے دوران دشمن کے قلعوں یا لشکروں پر بڑے پتھر اور آگ کے گولے پھینکے جاتے تھے) کے سامنے کر دیتے ہیں۔ میا بھی ایسی ہی کانچ کی گڑیا تھی، جو منجنیق کا لقمہ بن گئی۔ برے الفاظ کی گولہ باری نے اس کی ذات کو کیسے لہولہان کیا ہو گا۔ پھر وہ چپکے سے تن تنہا اضطراب و اداسی کی گہری کھائیوں میں اتر گئی ہو گی۔ ان اندھیروں میں اس نے اذیت کی سوئی سے خیالات کا چکر بنایا ہو گا، جس کا مرکز 'میں بے وقعت و حقیر ہوں' تھا۔ پھر تخیل و سوچیں اس مرکز کے گرد تیز تیز گھومنے لگی ہوں گی۔ پھر وہ اس کال کوٹھڑی میں مقید ہو گئی، جسے بے بسی و بے چارگی کی کیفیت کہتے ہیں۔ یہاں تاریکی مطلق ہے۔ یہاں سے بھاگ نکلنا آسان نہیں۔ میانے اس کال کوٹھری میں کس قدر آہ و پکار کی ہو گی۔ وہ کرب و الم سے تڑپ کر کتنا روئی ہو گی، چیخی ہو گی۔ اس نے اپنا سر کوٹھڑی کی دیواروں پر پٹخا ہو گا۔ لیکن باہر کی دنیا پر سکون تھی۔ دن میں اس کے کمرے کی کھڑکی تمازت بھری دھوپ سے بغل گیر ہوتی تھی۔ آسمان پر آپس میں گتھم گتھا سفید بادل کی ٹکڑیاں، پھولی پھولی سی نرم چادر کی طرح سایہ فگن رہتی تھیں۔ سڑکوں، بازاروں، چوراہوں پر رونقیں اسی طرح بحال تھیں۔ اسے آتے جاتے دیکھ کر ہمسائے مسکراتے تھے، لیکن اس کی مخفی دنیا میں تلاطم در تلاطم برپا تھا۔ اس کی ذات کے نہاں خانوں میں ہنگامۂ قیامت پھوٹ پڑا تھا۔ ایک ایسے نو بالغ کا ذہنی پوسٹ مارٹم کرنا، جس نے سن شباب میں زندگی سے منہ موڑ لیا ہو، انتہائی تکلیف دہ کام ہے

احاطۂ تحریر میں لانے کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں نو بالغ کی دنیا سے غیر مانوس نہیں ہونا چاہیے۔ ہمیں اس دنیا کے گلی کوچوں سے واقفیت بڑھانی چاہیے۔ یہاں ابھی سب کانچ کا بنا ہؤا ہے۔ اس لیے خبردار! منجنیق سے داغے گئے پتھر اس دنیا کا شیرازہ بکھیر سکتے ہیں۔ آپ سوشل میڈیا کمپنیوں پر کیس نہیں کر سکتے۔ آپ سائبر بُلنگ کرنے والوں کے پیچھے نہیں بھاگ سکتے۔ آپ بچے کو زمانے سے کاٹ کر جزیرہ بھی نہیں بنا سکتے۔ اکیسویں صدی میں انہیں سولہویں صدی کا طرز زندگی نہیں دے سکتے۔ ان کی ہر دم نگرانی بھی نہیں کر سکتے۔ ہر آن نظر رکھنا انسانی طاقت و استطاعت سے باہر ہے۔ یہ خدائی کام ہے، اور انسان خدا نہیں بن سکتا۔ بچوں کی حفاظت کے لیے جو تدبیریں و احتیاطیں ہم اپنا سکتے ہیں، ان میں سب سے اول ہمیں نو بالغوں کے لیے موبائل فون، لیپ ٹاپ اور دیگر آلات کے ساتھ ذاتی کا ٹیگ ہٹا دینا چاہیے۔ ہمیں بچوں کو اپنے موبائل فون اور لیپ ٹاپ میں بطور مہمان انٹری دینی چاہیے، اور وہ بھی اس وقت

جب اشد ضرورت ہو، یعنی کوئی تعلیمی کام ہو یا کچھ اور مثبت مقاصد مد نظر ہوں۔

دوم والدین کو سوشل میڈیا کی زبان سے واقفیت حاصل کرنی چاہیے۔ نئی نسل سوشل میڈیا پر اپنی ہی تخلیق کردہ اصطلاحات میں بات کرتی ہے۔ مثلاً، بہت سے والدین کو Bussin', Slay, Mid, Rizz, Goat, Sus وغیرہ کا مطلب معلوم نہیں ہوگا۔ نوعمر سوشل میڈیا پر ایموجی (چھوٹی تصویر یا آئیکون، جس سے جذبات، خیالات اور ردعمل ظاہر کیا جاتا ہے) کو بھی چیٹ (Chat) میں استعمال کرتے ہیں۔ بڑوں کو ایموجی کی زبان سے بھی شناسائی پیدا کرنی چاہیے، کیونکہ اگر آپ کے سامنے نو بالغ کی چیٹ آئے تو آپ سوشل میڈیا اور ایموجی کی زبان کو سمجھے بغیر درست نتیجے تک نہیں پہنچ سکتے۔

تدارک سائبر بُلنگ کے تناظر میں ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ بچے کے لیے خود اعتمادی کا سرچشمہ خود والدین بنیں۔ ان کے لیے ایسا شفاف آئینہ بنیں، جس میں انہیں اپنی ذات کے خدوخال بنتے ہوئے نظر آئیں۔ سوشل میڈیا کو وہ آئینہ نہ بننے دیں، جس میں نو بالغ کو اپنا چہرہ مسخ و مکروہ دکھائی دے یا پھر خود نمائی و خود بینی سے گوندھی ہوئی جعلی خوبصورتی نظر آئے۔ بچے کی عادات، اعمال اور سرگرمیوں کو مسترد یا قبول کرنے کی اتھارٹی والدین کے پاس ہونی چاہیے۔ جب سوشل میڈیا اس اتھارٹی پر قبضہ کر لیتا ہے تو یہ بالکل ممکن ہے کہ جھوٹ، دغا بازی، فریب کاری اور منافقت پر تالیاں پیٹی جائیں، اور سچ بولنے، ایمانداری کا مظاہرہ کرنے اور خرافات کو برا سمجھنے پر گالیاں پڑیں، تمسخر و طنز کا نشانہ بنایا جائے۔ غرض، والدین اگر کانچ کے کھلونوں کو سائبر بُلنگ سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو وہ اپنی اتھارٹی ڈیجیٹل قزاقوں کو نہ دیں۔ بچے کے لیے خود اعتمادی کے مراکز خود بنیں۔

https://www.alfazl.com/2025/05/06/122206/

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض نسخے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مریضوں کی عیادت فرماتے تو بعض اوقات بعض نسخے بھی تجویز فرمایا کرتے تھے۔ ان کا روایات میں ذکر ملتا ہے۔ چند ایک کا میں ذکر کرتا ہوں۔ یہ اس بات کا مزید ثبوت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مریضوں کی کتنی فکر رہا کرتی تھی۔ ان کے علاج معالجے، خوراک وغیرہ کا بھی خیال رکھتے تھے اور بعض بیماریوں کا علاج بھی فرمایا کرتے تھے۔

اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس سیاہ دانے یعنی کلونجی میں ہر مرض سے نجات دینے کے لیے شفا رکھ دی گئی ہے سوائے موت کے...

(بخاری کتاب الطب۔ باب الحبۃ السوداء، بحوالہ https://www.alfazl.com/2019/08/20/5538/)

بنیادی مسائل کے جوابات

سوال: ☆... کیا حیض کے دوران عورت قرآن کریم کی تلاوت کرسکتی ہے؟☆... کیا حیض کے دوران چھوٹ جانے والے روزوں کی قضا ضروری ہے؟

امریکہ سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ یہ مجھے معلوم ہے کہ حیض کے دوران عورت قرآن کریم کی تلاوت نہیں کر سکتی۔ مگر ایک آڈیو ریکارڈنگ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا ہے کہ کسی کپڑے میں قرآن کریم پکڑ کر پڑھا جا سکتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خلیفۂ وقت کی رائے جاننا زیادہ ضروری ہے، اس لیے میں حضور سے یہ بات پوچھ رہی ہوں۔ نیز میں یہ بھی جاننا چاہتی ہوں کہ حیض کے دوران عورت کے جو روزے چھوٹ جائیں تو کیا وہ روزے بعد میں رکھنے پڑتے ہیں یا فدیہ ادا کرنا چاہیے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 31؍ مئی 2023ء میں ان مسائل کے بارے میں درج ذیل ہدایات عطا فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب:

خواتین کے ایام حیض میں قرآن کریم پڑھنے کے متعلق میرا موقف قرآن کریم، احادیث نبویہ ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں یہ ہے کہ ایام حیض میں عورت کو قرآن کریم کا جو حصہ زبانی یاد ہو، وہ اسے ایام حیض میں ذکر و اذکار کے طور پر دل میں دہرا سکتی ہے۔ نیز بوقت ضرورت کسی صاف کپڑے میں قرآن کریم کو پکڑ بھی سکتی ہے اور کسی کو حوالہ وغیرہ بتانے کے لیے یا بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کے لیے قرآن کریم کا کوئی حصہ پڑھ بھی سکتی ہے لیکن باقاعدہ تعبدی تلاوت نہیں کر سکتی۔

اسی طرح ان ایام میں عورت کو کمپیوٹر وغیرہ پر جس میں اسے بظاہر قرآن کریم پکڑنا نہیں پڑتا باقاعدہ تلاوت کی تو اجازت نہیں لیکن کسی ضرورت مثلاً حوالہ تلاش کرنے کے لیے یا کسی کو کوئی حوالہ دکھانے کے لیے کمپیوٹر وغیرہ پر قرآن کریم سے استفادہ کر سکتی ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔

باقی جہاں تک حیض کی وجہ سے رمضان کے چھوٹ جانے والے روزوں کی قضاء کا معاملہ ہے تو جس طرح رمضان کے روزے رکھنا فرض ہیں اسی طرح ان چھٹے ہوئے روزوں کی قضاء بھی فرض ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ۔ (سورۃ البقرہ:185) یعنی تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو (اسے) اور دنوں میں تعداد (پوری کرنی واجب) ہوگی۔ اور ان چھوٹے ہوئے روزوں کی تکمیل کے لیے آئندہ رمضان تک کا وقت ہوتا ہے جس میں ان روزوں کو رکھا جا سکتا ہے اور رکھنا چاہیے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ماہ رمضان کے رہ جانے والے روزے میں اگلا رمضان آنے سے پہلے ماہ شعبان میں رکھا کرتی تھی۔ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب مَتَى يُقْضَى قَضَاءُ رَمَضَانَ) لیکن اگر کسی عورت کو کوئی ایسی مجبوری ہو کہ وہ رمضان کے بعد ان روزوں کو نہ رکھ سکتی ہو تو وہ مریض کے زمرہ میں آئے گی اور اسے رمضان کے چھوٹے ہوئے روزوں کا فدیہ دینا چاہیے۔

سوال: ☆... پراپرٹی کو کرایہ پر دینے کے بارے میں راہنمائی

کینیڈا سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے استفسار کیا کہ کیا احمدی اپنی آمدنی بڑھانے کے لیے ایسی پراپرٹی خرید سکتے ہیں جس میں وہ خود نہ رہیں۔ یا ایسی پراپرٹی جس میں وہ خود بھی رہیں اور اس کا کچھ حصہ کرایہ پر دے کر آمدنی میں اضافہ کریں۔ کیا ایسی آمدنی پر چندہ کی ادائیگی کر دی جائے تو ٹھیک ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 2؍ جون 2023ء میں اس بارے میں درج ذیل راہنمائی فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: اسلام میں جائیداد خریدنے یا اسے کرایہ پر دینے پر شرعاً کوئی ممانعت نہیں۔ لہٰذا اگر کسی شخص کو اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت دی ہے تو وہ اپنے پیسوں سے جتنی چاہے جائیداد بنائے اور جتنی چاہے کرایہ پر بھی دے، اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔

لیکن اگر آپ کی مراد مارگیج کے طریق پر یہ جائیدادیں خریدنے سے ہے تو اس بارے میں جماعتی موقف یہ ہے کہ ان مغربی ممالک میں چونکہ ہر انسان اپنے رہنے کے لیے بھی آسانی سے مکان نہیں خرید سکتا، اس لیے یا تو اسے ساری زندگی کرایہ کے مکان میں رہنا پڑتا ہے، جس میں اسے زندگی بھر ادا کیے گئے کرایہ کا اس مکان میں رہنے کے علاوہ اور کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ کرایہ کی اتنی بڑی رقم ادا کرنے کے باوجود یہ مکان کبھی بھی اس کی ملکیت نہیں ہوتا۔ یا پھر وہ مارگیج کی سہولت سے فائدہ اٹھا کر اپنی رہائش کے

لیے ایک گھر خرید لیتا ہے جس پر اسے قریباً اتنی ہی مارگیج کی قسط ادا کرنی پڑتی ہے جس قدر وہ مکان کا کرایہ دے رہا ہوتا ہے۔ لیکن مارگیج میں اسے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ان اقساط کی ادائیگی کے بعد یہ مکان اس کی ملکیت ہو جاتا ہے۔

پس مارگیج کے ذریعہ سے مکان خریدنا ایک مجبوری اور اضطرار کی کیفیت ہے جو حضور ﷺ کے ارشاد "الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنْ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ۔ (صحیح بخاری کتاب الایمان بَاب فَضْلِ مَنْ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ) یعنی حلال ظاہر ہے اور حرام (بھی ظاہر ہے) اور دونوں کے درمیان میں کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ پس جو شخص ان مشتبہ چیزوں سے بچا اس نے اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچالیا اور جو شخص ان مشتبہ چیزوں میں مبتلا ہوا تو (اس کی مثال ایسی ہے) جیسے کہ کوئی شخص اپنے جانور شاہی چراگاہ کے بالکل قریب چرا رہا ہو جس کے متعلق اندیشہ ہو کہ وہ جانور اس چراگاہ کے اندر بھی داخل ہو جائیں۔" کے تحت مشتبہ اشیاء میں سے قرار دی جاسکتی ہے۔ اور جس کے ذریعہ صرف اپنی رہائش کے لیے ایک مکان کی خرید تک فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

لیکن مارگیج کے اس طریق کار کے ذریعہ کاروبار کے طور پر مکان در مکان خرید کر انہیں کرایہ پر دیتے جانا مناسب نہیں اور جماعت اس امر کی ہرگز حوصلہ افزائی نہیں کرتی، بلکہ اس سے منع کرتی ہے۔ اگر کوئی شخص بغیر مارگیج کے مکان خریدنے کی مالی استطاعت رکھتا ہو تو اسے اپنی رہائش کے لیے بھی مارگیج کے اس مشتبہ طریق سے اجتناب کرنا چاہیے۔ کیونکہ مجبوری اور اضطرار کی یہ ایسی ہی مثال ہے جیسا کہ قبولیت حج کے ضمن میں بیان ہونے والے واقعہ میں کئی دنوں کی فاقہ کشی میں مبتلا خاندان کے لیے اپنی جان بچانے کے لیے مردہ گدھے کا گوشت وقتی طور پر جائز تھا لیکن اس کے پڑوسی، جس کے پاس مالی استطاعت تھی اور اس نے حج پر جانے کے لیے رقم بھی جمع کر رکھی تھی، کے لیے یہ گوشت جائز نہیں تھا۔ (تذکرۃ الاولیاء، صفحہ 123، مطبوعہ مئی 1997ء ناشر الفاروق بک فاؤنڈیشن)

سوال: ☆... کیا ہم مہندی کے ساتھ Tattoo کے ڈیزائن بنا سکتے ہیں؟

☆... غیر مسلم ہو اور آپ کے مذہب کو Support کرتا ہو تو کیا اس کے ساتھ شادی کرنا جائز ہے؟

پاکستان سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں استفسار بھجوایا کہ کیا ہم مہندی کے ساتھ Tattoo کے ڈیزائن بنا سکتے ہیں؟ نیز یہ کہ اگر آپ کسی سے پیار کرتے ہوں لیکن وہ (لڑکا یا لڑکی) غیر مسلم ہو اور آپ کے مذہب کو Support کرتا ہو تو کیا اس کے ساتھ شادی کرنا جائز ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 3/ جون 2023ء میں اس مسئلہ کے بارے میں درج ذیل ہدایات عطا فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: اسلام نے عورتوں کو مہندی کے ذریعہ بناؤ سنگھار کی اجازت دی ہے اور مردوں کے لیے بھی جائز ٹھہرایا ہے کہ وہ سر اور داڑھی کے بال مہندی سے رنگ سکتے ہیں۔ مہندی اور Tattoo میں ایک بنیادی فرق یہ ہے کہ مہندی کا رنگ ایک دو ہفتوں میں ختم ہو جاتا ہے جبکہ اکثر Tattoo مستقل طور پر جسم پر منقش ہو جاتے ہیں۔ اور جسم کے جن حصوں پر ٹیٹو بنوایا جاتا ہے، اس جگہ جلد کے نیچے پسینہ لانے والے گلینڈ بُری طرح متاثر ہوتے ہیں اور ٹیٹو بنوانے کے بعد جسم کے ان حصوں پر پسینہ آنا کم ہو جاتا ہے، جو طبی لحاظ سے نقصان دہ ہے۔ اور بعض اوقات اس وجہ سے جلد کا کینسر بھی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بعض قسم کے ٹیٹو چونکہ مستقل طور پر جسم کا حصہ بن جاتے ہیں، اس لیے جسم کے بڑھنے یا سکڑنے کے ساتھ ٹیٹو کی شکل میں بھی تبدیلی آجاتی ہے، جس سے ٹیٹو بظاہر اچھا لگنے کی بجائے بدصورت لگنے لگتا ہے اور کئی لوگ پھر اسے وبال جان سمجھنے لگتے ہیں لیکن اس سے پیچھا نہیں چھڑا سکتے۔ لہٰذا ان وجوہات کی بنا پر ٹیٹو بنوانا ایک لغو کام ہے۔ یہ سب باتیں چونکہ اللہ تعالیٰ کے علم میں تھیں اس لیے اس نے اپنے رسول ﷺ کے ذریعہ اس کام کی ممانعت فرمادی۔ (صحیح بخاری کتاب اللباس بَاب الْمُسْتَوْشِمَةِ)

باقی خواتین کے بناؤ سنگھار کی خاطر مہندی کے ساتھ جسم کے ان حصوں پر جو ستر کے دائرہ میں نہیں آتے، خود یا دوسری خواتین سے ایسے ڈیزائن بنوانے میں کوئی حرج نہیں جن میں کوئی شرکیہ پہلو نہ پایا جاتا ہو۔ نیز یہ بھی ضروری ہے کہ اس بناؤ سنگھار کی پھر اس طرح کھلے عام نمائش نہ ہو جس سے پردہ کے بارے میں اسلامی حکم کی نافرمانی ہو۔

آپ کے دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اسلام نے مومنوں کو مشرکوں کے ساتھ شادی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (سورۃ البقرہ:222) اس لیے آپ کے سوال میں بیان لڑکا یا لڑکی اگر مشرک ہیں تو ان سے شادی جائز نہیں۔

(بنیادی مسائل کے جوابات نمبر 90، الفضل انٹرنیشنل 8/ فروری 2025ء، مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

میرے بڑے ماموں مکرم سید رشید طارق (شہید) اور میرے سید خاندان کا تذکرہ

سمیع فاخرہ جادران۔ آئرلینڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ساتھ مکرم سید رشید طارق

وہ معمول کی ایک پر سکون رات تھی جب میری پیاری امی مکرمہ سیدہ بلقیس کے بڑے بھائی ٗہمارے ماموں مکرم سید رشید طارق ہمارے گھر آئے۔ وہ عموماً اس وقت نہیں آتے تھے ہم ان کے آنے سے بہت خوش ہوئے۔ بہت اچھا لگ رہا تھا۔ سب ہنسی خوشی، خوشگوار موڈ میں باتیں کرتے رہے۔ انہوں نے میرے ابو جان ٗ چچا جان اور امی کے ساتھ کچھ وقت گزارا ٹیلی وژن پر پروگرام بھی دیکھے۔ میں چھوٹی تھی اور میری چوتھی سالگرہ میں ابھی کچھ دن باقی تھے سب کی لاڈلی ماموں کے بازوؤں میں جھولتی رہی سب مجھے بہت پیار کرتے تھے۔ کچھ وقت گزرا تو امی نے کہا کہ رات یہیں ٹھہر جائیں۔ اصرار بھی کیا مگر ماموں کو خیال تھا کہ ان کے چھوٹے بھائی ان کے منتظر ہوں گے۔ لہٰذا گھر جانا چاہیے۔ رات ساڑھے بارہ بجے میرے چچا جان (عبد المومن جادران جو آج کل انگلینڈ میں رہتے ہیں) انہیں گھر تک چھوڑنے گئے۔

رات اتنی خوشگوار تھی مگر اس کی صبح بڑی دردناک تھی اس طرح کہ امی نے ایک کال موصول کی جس نے سارا سکون چکنا چور کر دیا۔ یہ خبر ملی کہ بڑے ماموں اس دنیا میں نہیں رہے تھے۔

امی دونوں بچیوں (خالدہ ثمینہ جادران اور سمیع فاخرہ جادران) کو ساتھ لے کر پیدل چلتے ہوئے اپنے والدین کے گھر پہنچیں۔ میرے ابو جان (مرحوم محمد عبد السمیع جادران)، ہمارے بھائی ناصر سمیع جادران، چچا عبد الرفیق جادران اور چچا ڈاکٹر عبد المؤمن جادران کے ہمراہ ایک سفر کے درمیان سے واپس پہنچے۔ جہاں ہمیں پتہ چلا کہ اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے ان کا انتقال ہو گیا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

میرے چھوٹے ماموں، (مرحوم سید حمید طارق) انتہائی صدمے میں اپنے بڑے بھائی کے بے جان جسم کے پاس گم سم بیٹھے تھے۔

یہ 2 مارچ 1984ء کا واقعہ تھا۔ ان کی اچانک وفات نے سب کو ہلا کر رکھ دیا،

خبر بہت جلدی پھیل گئی ہمارے نانانانی کا گھر سوگواروں سے بھر گیا، وہ بہت ہر دلعزیز تھے۔ خدمت دین کی وجہ سے معروف شخصیت تھے۔ جس نے سنا دل پکڑ کر رہ گیا۔

میرے بڑے ماموں ٗمکرم سید سعید خالد مرحوم کے بیٹے اور صحابیٔ حضرت مسیح موعودؑ' حضرت سیّد عبد الرحیم شاہؓ مرحوم کے پوتے تھے ، قادیان میں پیدا ہوئے تھے۔ بہت اچھی عادتوں کے مالک تھے ۔ ایک تابعدار خدمت گزار بیٹا، دیکھ بھال کرنے والا بھائی، وفادار دوست، محنتی جماعت کے کارکن، اور عزیز پڑوسی۔ میری امی جان اکثر سناتی تھیں کہ کیسے وہ مسلسل پیسے جمع کرتے تھے تا کہ غریبوں کو کھانا کھلایا جا سکے، محلے کی تقریبات میں بھی حصہ لیتے تھے اور کھانے پینے کی اشیاء فراہم کرتے تھے۔ خیراتی اداروں کو مستقل عطیہ دیتے۔

وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان پر دل سے عمل کرتے:

"عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔"

(اشتہار تکمیل تبلیغ 12ء جنوری 1889ء)

کراچی تاریخ احمدیت میں ان کے بارے میں لکھا ہے:

"آپ کو احمدیت سے والہانہ عقیدت و محبت تھی۔ آپ نہ صرف جماعت احمدیہ کراچی میں گونا گوں دینی مصروفیات میں ہمیشہ اپنے اوقات اور صلاحیتوں کو خرچ کرتے رہے بلکہ سالہا سال تک قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی اور بعد ازاں قائد علاقہ خیر پور (سندھ) کی حیثیت سے مستعدی سے اپنے فرائض انجام دیتے رہے۔ آپ بہت ہی صائب الرائے ٗبردبار ٗباوقار ٗاور باقاعدگی سے کام کرنے والے خادم سلسلہ تھے۔"

(کراچی تاریخ احمدیت مرتبہ بشیر الدین عباسی اور امتیاز بن اشفاق حسین ٗباب دہم، صفحہ 1217)

اندرون سندھ کے مختلف حصوں میں جماعتی کاموں اور خدام سے ملنے کے لیے دور دراز کا سفر کرتے تھے۔ وہ اسپین میں مسجد بشارت کی افتتاحی تقریب میں اپنی والدہ صاحبہ کو ساتھ لے کر گئے تھے۔ رمضان کے دوران، گھر میں بہنوں سے مل کر افطار کے لئے لفافوں میں کھجوریں اور دوسری کھانے کی چیزیں ڈالتے اور ہر روز شام کو احمدیہ ہال لے جاتے یہ کام وہ بڑے شوق سے ثواب کے لیے کرتے۔

میری پیاری والدہ، جنہوں نے اس مضمون کے لیے انمول معلومات فراہم کیں، خوشی سے بتاتی تھیں کہ میرے بڑے ماموں بہت نیک مزاج رکھتے تھے نماز روزے کے پابند تھے قرآن پاک کی تلاوت میں بے حد خوشی ملتی تھی تعلیم بھی اچھی حاصل کی تھی۔ انہوں نے گریجویشن کی اور بعد میں قانون میں ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی اکاؤنٹنگ میں ماسٹرز کیا اور محنت سے کام کر کے یونائیٹڈ بینک لیمیٹڈ میں برانچ منیجر کے عہدے تک پہنچے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بے پناہ برکتوں سے نوازا۔ نہ صرف وہ اپنے کیریئر میں کامیاب تھے، بلکہ ان کے پاس جائیداد خریدنے اور خاندان کے لیے اضافی مدد فراہم کرنے کے وسائل بھی تھے۔ میرے بڑے ماموں نے اختر کالونی میں میرے نانا ابو کے لیے (جنھوں نے ہومیوپیتھی کورس میں سرٹیفیکیٹ لیا تھا) ایک ہومیوپیتھک کلینک کھولنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس کلینک میں انہوں نے بے شمار وقت وقف کیا اور محدود آمدنی والے لوگوں کا علاج کرتے تھے۔ اختتام ہفتہ کا وقت جماعت کے کام کے لیے وقف کیا ہوُا تھا۔

اپنے نانا ابو کے انتقال کے قریباً ایک سال بعد میں اپنی نانی اماں ٗمرحومہ اقبال بیگم، کے ساتھ کلینک گئی، میں نے دیکھا کہ میرے بڑے ماموں نے کلینک میں مریضوں کی سہولت اور آرام کا ہر سامان رکھا ہوُا تھا۔ نانا ابو اور بڑے ماموں دونوں ہی ضرورت مندوں کی مدد کے لیے مستعد رہتے۔ یہاں تک کہ بڑے ماموں کے انتقال کے بعد بھی، ان کی جمع پونجی سے میری نانی اماں کو آرام سے زندگی گزارنے میں سہولت رہی۔ ان کی نمایاں کامیابیوں ، کھلے دل سے سخاوت اور مضبوط ایمان نے ہمارے خاندان پر انمٹ نقش چھوڑا۔ ان کا وجود بہت برکتوں والا تھا۔ یہاں مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعا یاد آرہی ہے

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُبَارَكًا حَيْثُمَا كُنْتُ

یعنی اے میرے ربّ مجھے ایسا مبارک کر کہ ہر جگہ کہ میں بودوباش کروں۔ برکت میرے ساتھ رہے۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن، جلد نمبر 1، صفحہ 621)

ماموں کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے عہد خلافت میں کئی شعبوں میں خدمات انجام دینے کا اعزاز حاصل ہوُا ان کی زندگی جماعت سے ہر رنگ میں غیر متزلزل وابستگی کی گواہ تھی۔ میری خالہ مکرمہ سیدہ رفعت نصیر (شمالی کیرولائنا) نے ذکر کیا کہ ملازمت کے وقت کے علاوہ وہ جماعتی سرگرمیوں میں خود کو مشغول رکھتے تھے، خدام کی تربیت پر توجہ دیتے تھے اور مختلف جماعتی پروگراموں اور منصوبوں میں حصہ لیتے تھے۔

وہ اکثر ضرورت پڑنے پر اپنی رہائش گاہ کو دفتر کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ بچپن سے ہی انہوں نے مختلف ذمہ داریاں سنبھالیں، جن میں جمعہ کے دن مسجد کی حفاظت کا انتظام کرنا بھی شامل تھا۔

ہر کام دل ڈال کر وقف کی روح کے ساتھ کرتے۔ اگر کسی خادم کے والدین ان سے اپنے بیٹے کی تربیت کا کہتے تو اسے اپنا مشن بنالیتے۔ بلکہ سارے خدام کو محبت

اور شفقت سے اپنے پروں کے نیچے لے لیتے انہیں اپنے فارغ وقت کو جماعتی سرگرمیوں کے لئے وقف کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔ ان کی رہنمائی سے خدام کو بامقصد زندگی گزارنے کا احساس ہوتا جو ان کے والدین کو فکرمند کرنے والی کسی منفی سوچ سے بچا کر طمانیت دیتا۔ وہ اپنے خدام کو خدمت دین کے راستے کی طرف گامزن دیکھ کر خوش ہوتے۔

میری خالہ مکرمہ سیدہ فرحت عقیل (نیو جرسی) نے بتایا کہ بڑے ماموں مسلسل درود شریف پڑھتے رہتے تھے، جسے وہ اپنی کامیابی کی کنجی سمجھتے تھے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں بیان ہے، "یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔" (سورۃ الاحزاب 57:33)۔

درود شریف کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ کی ایک دعا بھی اکثر پڑھتے۔

"اے اللہ، محمد ﷺ کے پیروکاروں کی اصلاح فرما۔ اے اللہ، محمد ﷺ کے لوگوں پر رحم فرما۔ اے اللہ، ہم پر محمد ﷺ کی برکتیں نازل فرما اور ان پر رحمت، برکت اور سلامتی عطا فرما۔" (مکتوبات احمدیہ، جلد 1، صفحہ 50)

میرے خالو، مکرم ڈاکٹر وسیم سید، نے بتایا کہ جماعت کی وجہ سے آپ کی مخالفت بھی ہوتی تھی۔ پولیس پیچھا کرتی رہتی اور بعض دفعہ انہیں چند گھنٹوں کے لیے لے جاتی اور پھر کچھ پوچھ گچھ کرکے چھوڑ دیتی تھی۔ ماموں کی تکلیف کا سوچ کے میں پاکستان میں راہ مولا کے اسیروں اور مختلف آزمائشوں میں پھنسے احباب کے لئے دعا کرتی ہوں۔

بڑے ماموں کی شادی نہیں ہوئی تھی۔ میری نانی اماں ان کا رشتہ ڈھونڈنے کے لیے ربوہ گئی تھیں، ماموں کو بھی ربوہ جانا تھا مگر اس کی نوبت ہی نہیں آئی۔ نانا ابو کے انتقال کے پانچ ماہ بعد ماموں بھی رخصت ہو گئے۔ ماموں کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے شہید قرار دیا اور آپؒ کی ہدایات کے مطابق شہداء کے قطعہ میں دفن کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ اس مضمون کے عنوان میں ان کے نام کے ساتھ شہید لکھا گیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 3 مارچ 1984ء کو بعد نماز فجر مسجد مبارک ربوہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اسی دن میری نانی اماں سے میری خالہ سیدہ فرحت عقیل کے سسرال میں تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ میری خالہ نے بتایا کہ جب حضور ان کی رہائش گاہ پر میرے ابو جان اور میرے چھوٹے ماموں کے ساتھ آئے تو وہ گھر میں تھیں۔ حضور نے فرمایا، "آج ہماری جماعت کا ایک شیر چلا گیا ہے۔" میری نانی اماں اکثر اس جملے کو یاد کرتی تھیں۔ کراچی جماعت نے ان کے لیے ایک قرارداد شائع کی جس میں انہیں خراجِ تحسین پیش کیا۔ یہ قرارداد 4 مارچ 1984ء کو الفضل ربوہ میں شائع ہوئی۔ جماعت کے معروف شاعر مکرم سید محمد سلیم شاہ جہاں پوری نے جماعت کے جذبات کو نظم کیا:

سیّد رشید طارق کی وفات حسرت آیات

اک اشارے میں ہوُا بُود سے انساں نابود
اور سب فانی ہیں باقی ہے فقط ربِّ ودود
وہی خالق وہی مالک ہے وہی ہے معبود
وہی ہادی وہی رہبر ہے وہی ہے مسجود
منحصر مرضیٔ مولا پہ ہے بود و نابود
ابھی اک چیز ہے موجود ، ابھی ناموجود
دو گھڑی گلشن عالم کی ہے رنگین بہار
عارضی ہے گلِ تازہ کا وجود اور نمود
زندہ رکھتا ہے جسے چاہے وہ رب الارباب
اور جب چاہے جسے چاہے وہ کردے نابود
موت برحق ہے مگر اُس کی جدائی بھی ہے شاق
نافع الناس رہا جس کا وجودِ باجود
ہے الم ناک بہت سیّد طارق کی وفات
جس کو منظور تھی ہر لحظہ رضائے معبود
گامزن راہِ عمل پر وہ رہا ساری عمر
دُور تھی اس کی طبیعت سے رِیا ہو کہ نمود
زندگی وقف تھی اس کی برہِ دینِ خدا
خدمت خلقِ خداوند تھی اُس کا مقصود
اُس کو اللہ نے دی حسنِ عمل کی توفیق
کسی انعام کی حسرت نہ تمنائے نمود
گلِ خوش رنگ کی مانند تھا چہرہ اُس کا
ایک گلدستۂ منظورِ نظر اُس کا وجود
خوش مزاجی میں سموئی تھی متانت اُس کی
قول بھی اس کا سعید اُس کے عمل بھی مسعود
صادق آئی یہ مثل سیّد طارق پہ سلیم
خوش درخشید ولے شعلۂ مستعجل بود

ماموں کے ذکر خیر کے بعد میں ان کے خاندان کا تعارف پیش کرنا چاہتی ہوں تاکہ آنے والی نسلیں بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے والی ہوں۔ یہ معلومات میں نے اپنی مرحومہ والدہ کی خواہش پر اپنے عزیزوں اور بزرگوں سے جمع کی ہیں وہ چاہتی تھیں کہ میں یہ بات وضاحت سے لکھوں کہ ہم سب کیسے جماعت سے جڑے رہ سکتے ہیں اور اپنے بچوں اور نسلوں کو مخلص احمدی مسلمان بننے کی ترغیب دے سکتے ہیں۔ میں نے اپنی خالاؤں، خالوؤں اور اپنے بہن بھائیوں سے معلومات جمع کرکے ہر ممکن تحقیق اور تصدیق کرنے کے بعد یہ مضمون لکھا ہے۔

دعا ہے کہ یہ بیان نافع الناس ہو اور میری امی کی خواہش کے مطابق ہماری اگلی نسل اللہ اور جماعت سے مضبوطی سے جڑی رہے۔ آمین۔

امی کے خاندان کا سلسلۂ نسب آنحضرت ﷺ سے ملتا تھا

خاندان میں پہلے احمدیت قبول کرنے والے حضرت منشی عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ تھے، جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے 313 اصحاب میں شامل تھے۔ وہ حضرت مسیح موعودؑ کی تیار کردہ فہرست میں نمبر دس پر تھے۔ ان کی بیٹی حضرت امۃ اللہ بیگم (رضی اللہ عنہا) میرے نانا ابو، مکرم سید سعید خالد، کی والدہ تھیں۔

میرے نانا، مرحوم سید سعید خالد، قریباً 25 سال تک اپنے حلقہ سعید منزل ضلع کراچی میں ناظم اعلیٰ (یا زعیم اعلیٰ) کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔ وہ ایک بے نفس، مخلص، فدائی احمدی تھے اپنی زندگی دوسروں کی زندگیوں کو بہتر بنانے کے لیے وقف رکھی۔ خلافت کے ساتھ ان کی گہری وابستگی تھی۔ انہوں نے ربوہ میں ایک پلاٹ خریدا جہاں حضرت خلیفۃ المسیح نے از راہ شفقت دعا کی اور سنگ بنیاد رکھا۔ 1950ء کی دہائی سے لے کر اپنی زندگی کے آخر تک، انہوں نے کراچی جماعت کی خدمت کی۔ پرہیزگار انسان تھے تہجد اور پانچ وقت کی نمازوں کے پابند تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی مثالی زندگی اور تربیت نے ان کے بچوں کے لئے جماعت کی خدمت کا معیار قائم کیا، جو ایک طرح ان کے لیے صدقۂ جاریہ ثابت ہوا۔ 10/اکتوبر 1983ء کو انتقال کر گئے موصی تھے بہشتی مقبرہ ربوہ، پاکستان میں مدفون ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

میری نانی اماں کا نام مکرمہ اقبال بیگم تھا ان کا گھر جماعت کے مرکز احمدیہ ہال صدر کے بہت قریب تھا۔ جماعتی اجتماعات، جمعہ، جلسہ اور نمازوں میں بچوں کے ساتھ شرکت کرتیں۔ احمدیہ ہال ان کا دوسرا گھر تھا۔

میری نانی بھی جماعتی خدمات میں پیش پیش تھیں۔ حلقہ سعید منزل میں پہلے سیکرٹری مال اور سیکرٹری خدمت خلق کے طور پر خدمات انجام دیں پھر وہ اس حلقہ کی نگران بنا دی گئیں۔ وہ ایک فعال اور ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے والی تھیں۔ چھ سات حلقوں کا دورہ کرنا مشقت طلب کام تھا بعض علاقوں میں بسوں میں سفر کرنا آسان نہیں تھا لیکن وہ ہمت سے کام کرتیں۔ جماعت کی پالیسیوں کی سختی سے پابندی اور جماعتی کاموں کو مؤثر طریقے سے انجام دینے کی صلاحیت کے لیے معروف تھیں۔ انہیں اکثر مختلف حلقہ جات کی تقریبات میں مہمان کے طور پر مدعو کیا جاتا نانی اماں ہمیشہ جماعت کی خدمات کی اہمیت اور اس کے فائدے بتاتی تھیں۔ خدمت گزار خلیفۂ وقت کے دست و بازو ہوتے ہیں خلفائے کرام اللہ تعالیٰ کے نمائندے ہوتے ہیں ان کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ ان کا اللہ تعالیٰ پر ایمان غیر متزلزل تھا۔

مکرمہ امۃ الباری ناصر نے ان کے ساتھ کام کیا تھا، لکھتی ہیں:

"1973ء میں کراچی میں لجنہ کو پہلی بار چھ حصوں میں تقسیم کیا گیا، تو اقبال بیگم کو قیادت نمبر ایک کی نگران مقرر کیا گیا۔ 1980ء اور 1981ء میں، لجنہ مرکزیہ ربوہ نے انہیں ان کی شاندار کارکردگی پر ایک سرٹیفکیٹ سے نوازا۔

1980ء میں جب ان کے میاں مکرم ناصر احمد قریشی کی اسلام آباد سے کراچی ٹرانسفر ہوئی تو جناح ہسپتال صدر کے پاس ٹیلیفون کے محکمے کی طرف سے ملنے والے سرکاری مکان میں رہنے لگے۔ جمعہ کے لئے احمدیہ ہال صدر میں گئیں تو آپا اقبال سے تعارف ہؤا وہ اگلے دن ان کے گھر آ گئیں اور تحریک جدید کا رجسٹر دے کر اس میں ترتیب سے نام لکھ کر چندوں کا اندراج کرنے کا کام دیا۔ کام بڑی تفصیل سے سمجھایا پچھلے سال کے چندے نئے سال کے وعدے وغیرہ لکھنے کا کام بڑی شفقت سے سمجھایا۔ نیز کچھ دن بعد ہونے والے اجتماع کی میزبانی کا کام بھی دے گئیں۔ اس طرح ان کا کراچی میں لجنہ کے کام کا آغاز ہؤا جو چالیس سال سے زائد عرصہ جاری رہا۔ اجلاس آپا کے گھر میں ہی ہوتا تھا۔ وہ بڑی تھیں شفقت اور محبت سے پیش آتیں بے تکلفی اور دوستی کا سا تعلق بن گیا آپا ایک مدبر باوقار خاتون تھیں۔ ساری اولاد میں خدمت دین کا شوق پیدا کیا اللہ تعالیٰ آپا اقبال صاحبہ کو جزائے خیر عطا فرماتا رہے۔"

یہاں میں اپنی نانی کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت کا ایک غیر معمولی یادگار واقعہ لکھوں گی۔ 14 جولائی 1987ء کو صدر کے بازار میں بموں کے خوفناک دھماکے ہوئے۔ ہماری سو سالہ پرانی عمارت ہل کر رہ گئی۔ نانی اماں گھر پر نہیں تھیں سائرنوں کی چیختی آوازیں مسلسل گونجنے لگیں بالکنی سے قیامت کا منظر دیکھا۔ خطرہ بھانپ کر ہم دروازے بند کرکے بیٹھ گئے مگر نانی اماں کا فکر جان کو کھا رہا تھا قریباً دو گھنٹے بعد وہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے گھر آ گئیں انہوں نے بتایا کہ وہ اس علاقے کی طرف جا رہی تھیں جہاں بم پھٹے تھے کہ اچانک اللہ تعالیٰ کی طرف سے دل میں خیال آنے کی وجہ سے

راستہ تبدیل کر لیا۔ اگر وہ راستہ تبدیل نہ کرتیں تو عین اسی جگہ ہوتیں جہاں یہ بم پھٹے تھے اور بے شمار اموات ہوئی تھیں ۔ سچ ہے اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے ۔ اسی وقت جماعت کے خدام آگئے اور ہمیں نانی اماں کے بھائی، مرحوم محمود احمد ملک کے گھر محفوظ مقام پر پہنچا دیا۔

نانی اماں 1990ء کے آخر میں ربوہ منتقل ہو گئیں۔ میری والدہ اور ہم ان کے تین بچے بھی ساتھ تھے۔ چند ماہ بعد 6 مارچ 1991ء کو انتقال کر گئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ، پاکستان میں میرے نانا کی قبر کے قریب مدفون ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

میری خالہ، مرحومہ سیدہ بشریٰ سعادت رشید سلطان غوث

1973ء میں آپ کراچی کی مرکزی عاملہ میں نائبہ جنرل سیکرٹری بنیں اور 1973ء سے 1979ء تک ناصرات الاحمدیہ ضلع کراچی کی نگران رہیں۔ شادی کے بعد ماریشس میں جماعت کے مختلف کاموں میں پیش پیش رہیں، وہاں انہوں نے ایک مکتب قائم کیا اور بہت سے طلباء کو قرآن پاک پڑھایا۔ یہ طلباء، جو اب خدام اور لجنہ ہیں انہیں دعائیں دیتے ہیں۔ وہ 15 دسمبر 2002ء کو انتقال کر گئیں۔ اللہ ان کا درجہ جنت میں بلند فرمائے۔ میرے خالو، ڈاکٹر وسیم اے۔ سید، نے بتایا کہ وہ ماریشس میں مقبرہ موصیان کے لئے مختص جگہ میں دفن ہونے والی پہلی موصیہ تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، نے اپنے ماریشس کے دورے کے دوران، ان کی قبر پر دعا کی۔ اور مقبرہ کے احاطہ میں ایک پودا لگایا، پھر بیگم صاحبہ نے بھی ایک پودا لگایا، (استفادہ از الفضل انٹرنیشنل 16-22 دسمبر 2005ء صفحات 11-12)

میری والدہ، مرحومہ سیدہ بلقیس صداقت سمیع ، بھی حلقہ سعید منزل میں جماعتی پروگراموں کے لیے رضاکارانہ خدمات انجام دینے میں بھرپور محنت کرتی تھیں۔ انہوں نے 1980ء کی دہائی کے اواخر میں اپنے حلقہ میں ناصرات کا کام کیا۔ جماعت کراچی کی سرگرم خادمہ مکرمہ حور جہاں بشریٰ داؤد کی نگرانی میں احمدیہ ہال صدر میں مختلف پروگراموں میں خدمات انجام دیں۔ ربوہ میں ایک سال تک صحتِ جسمانی کی سیکرٹری کی حیثیت سے کام کیا۔ امریکہ منتقل ہوئیں تو اپنے حلقہ میں ملنسار ہمدرد خاتون کی حیثیت سے معروف ہوئیں ۔ غیر احمدی پڑوسیوں سے بھی اچھے تعلقات تھے۔ انہوں نے ان لوگوں کی مدد کی جو روزمرہ یا خاندانی زندگی کے معاملات پر مشورہ لینے کے لیے ان سے رجوع کرتے تھے اور ہمیشہ ان کے ذاتی مسائل کی رازداری کو محفوظ رکھا۔

لجنہ کے کاموں کے وسیع تجربہ کی وجہ سے لجنہ کی ممبرات کی بہت سے کاموں میں رہنمائی کرتیں۔ وہ 20 ستمبر 2024ء کو ورجینیا میں انتقال کر گئیں اور میری لینڈ میں موصیان کے قبرستان میں مدفون ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

میری خالہ، سیدہ رفعت نصیر، حلقہ سعید منزل کے لیے سیکرٹری نمائش تھیں اور ایک وقت میں سیکرٹری مال کی حیثیت سے بھی کام کیا۔ انہوں نے بیرون ملک مختلف عہدے سنبھالے، جن میں جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بیلجیم، صدر لجنہ اماء اللہ بیلجیم، سیکرٹری ناصرات اور سیکرٹری ہینڈی کرافٹ میامی، فلوریڈا شامل ہیں، اور شمالی کیرولائنا میں رہتے ہوئے انہوں نے ریسرچ ٹرائی اینگل پارک جماعت میں مختلف سالوں میں سیکرٹری ناصرات، سیکرٹری خدمت خلق، سیکرٹری تحریک جدید، سیکرٹری وقف جدید، سیکرٹری نمائش اور سیکرٹری اشاعت کے طور پر خدمات انجام دیں۔ اب بھی اپنے شوہر مکرم نصیر اے۔ سید کے ساتھ شمالی کیرولائنا میں خدمات انجام دے رہی ہیں، جو جماعت ریسرچ ٹرائی اینگل پارک، این سی کے صدر ہیں۔

میری خالہ، سیدہ فرحت عقیل، نے سعید منزل کے مختلف لجنہ پروگراموں میں اہم کردار ادا کیا، اور اکثر ناصرات کی مدد کرتی تھیں۔ میرے خالو مکرم انیس عقیل، کے مطابق، انہوں نے بعد میں کچھ سالوں تک نارتھ جرسی جماعت کے حلقہ جرسی سٹی کی حلقہ لیڈر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ انہوں نے امریکہ میں کئی سالوں تک جلسہ سالانہ کے دوران مختلف سٹالوں پر رضاکارانہ خدمات انجام دیں۔ خالہ نے ذکر کیا کہ شادی کے بعد وہ اپنے شوہر مکرم انیس عقیل کے ساتھ وقف عارضی کے لیے نائیجیریا اور گیمبیا میں 1979ء-1982ء تک رہیں جہاں انہوں نے کئی خاندانوں سے ملاقات کی اور مختلف اوقات میں اسلام کے بارے میں بتایا خالہ اب بھی نیو جرسی میں اپنے شوہر کے ساتھ رہتی ہیں جہاں وہ نیو جرسی جماعت کے فعال رکن ہیں۔

میری خالہ، سیدہ حامدہ مبشرہ، شادی سے پہلے سعید منزل حلقہ کی سیکرٹری ناصرات کے طور پر خدمات انجام دیتی رہیں۔ میرے خالو مکرم ڈاکٹر وسیم اے۔ سید، کے مطابق، وہ کینیڈا کے ایڈمنٹن، البرٹا میں جنرل سیکرٹری لجنہ اور لاس اینجلس میں کئی سالوں تک سیکرٹری ناصرات بھی رہ چکی ہیں، مختلف ممالک میں مختلف عہدوں پر فائز رہیں۔ وہ اسپین میں مسجد بشارت کی افتتاحی تقریب میں ان کے ساتھ گئیں اور اپنے اطالوی زبان کے علم کے ساتھ مہمانوں کی مدد کی۔ انہوں نے مئی 1987ء سے نومبر 1987ء تک بولیویا میں وقف کرنے والے اپنے شوہر کی غیر موجودگی میں خاندان کو اکیلے ہی سنبھالا، حالانکہ ان کے دو چھوٹے بچے تھے اور وہ تیسرے بچے سے حاملہ تھیں۔ وہ 1988ء سے گواتیمالا میں ان کے ساتھ گئیں اور ان کے بار بار دوروں

کے دوران خاندان کو سنبھالتی رہیں۔ اسی طرح انہوں نے نومبر 2014ء سے جولائی 2016ء تک میکسیکو میں ان کے 18 ماہ کے کام کے دوران ان کا ساتھ دیا۔ وہ لاس اینجلس، کیلیفورنیا میں اپنے شوہر، ڈاکٹر وسیم اے سید کے ساتھ رہتی ہیں، جنہیں 1995ء سے جماعت امریکہ کی نیشنل عاملہ میں خدمت کا اعزاز حاصل ہے۔

میرے چھوٹے ماموں، مکرم سید حمید طارق مرحوم، کراچی خدام الاحمدیہ کے محنتی رکن تھے، جیسا کہ میرے بھائی، ناصر سمیع جادران نے ذکر کیا۔ وہ اکثر میرے بڑے ماموں اور نانا ابو کے ساتھ رضاکارانہ خدمات انجام دیتے تھے۔ 1980ء کی دہائی کے آخر میں وہ پنجاب منتقل ہو گئے کیونکہ انہیں اسلام آباد میں ایک بینک میں نوکری ملی تھی، بعد میں راولپنڈی بھی رہے جہاں وہ جماعت کے پروگراموں میں شریک ہوتے اور خدمت کے مواقع سے فائدہ اٹھاتے۔ وہ جنوری 2024ء میں پاکستان میں انتقال کر گئے اور انہیں نئے بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

سید خاندان کا علاقہ صدر، کراچی، پاکستان میں جماعت کی خدمات کا عرصہ 1948ء سے 1990ء تک بنتا ہے۔ جو ایک روشن مثال ہے۔ وہ دنیاوی انعامات کے لئے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے جنت کے اعلیٰ انعام کے لئے کوشاں رہتے تھے۔ یہ عاجزانہ داستان ہمیں ایمان کی طاقت، برادری کی اہمیت، اور راستبازی کے راستے پر غیر متزلزل عزم کی یاد دلاتی رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عظیم مشن کو جاری رکھنے کی طاقت عطا فرمائے اور اپنی رحمت اور ہدایت سے نوازے۔ آمین۔

جے میں ویکھاں عملاں ولے، کچھ نئیں میرے پلے
جے ویکھاں تیری رحمت وَلّے، بلّے بلّے بلّے

آخر میں دعا ہے کہ ہمارے حق میں حضرت نبی کریم ﷺ کی دعائیں قبول ہوں جن میں تمام دعائیں شامل ہیں:

” اے اللہ ! ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر، ہم سے راضی ہو اور ہم سے (دعائیں اور عبادتیں) قبول کر اور ہمیں جنت میں داخل کر اور ہمیں آگ سے بچا اور ہمارے سب کام تُو خود بنا دے۔“

(خزینۃ الدعا، مناجاتِ رسول ﷺ، صفحہ 169)

” ہمارے دل خیر پر جمع کر دے اے اللہ ! اور ہمارے درمیان صلح کے سامان مہیا فرما۔ اور سلامتی کی راہیں دکھا اور ہمیں اندھیروں سے نور کی طرف نجات دے اور ہمیں بے حیائی کی باتوں اور فتنوں سے بچا۔ خواہ ان کا تعلق ظاہر سے ہو یا باطن سے۔ اور اے (ہمارے ربّ!) ہماری آنکھوں، کانوں اور دلوں میں برکت دے، اور ہماری بیویوں اور اولاد میں بھی برکت عطا فرما۔ اور ہم پر رجوع برحمت ہو۔ یقیناً تو بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور (اے اللہ) ہمیں اپنی نعمت کا شکر گزار اور اس کی تعریف کرنے والا، اسے قبول کرنے والا بنا اور وہ نعمت ہم پر پوری کر۔“

(خزینۃ الدعا، مناجاتِ رسول ﷺ، صفحات 66-67)

مجھے افسوس ہے کہ میری والدہ، جنہوں نے اپنی یادیں سنا سنا کر مضمون لکھنے کی ترغیب دی تھی اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔ جب میں اپنے بڑے ماموں اور سید خاندان کی غیر معمولی میراث پر غور کرتی ہوں، تو میں گہرے شکر گزاری کے احساس سے بھر جاتی ہوں اور دعا کی عاجزانہ درخواست کرتی ہوں۔ میری اس کہانی کو بیان کرنے کا مقصد ہماری سید خاندان کی نئی نسل کے لیے آپ کی مخلص دعاؤں کی طلب ہے۔ جو اب زیادہ تر شمالی امریکہ (کینیڈا اور امریکہ) میں مقیم ہیں جبکہ چند اب بھی پاکستان میں ہیں۔ میں اپنی خامیوں کا اعتراف کرتی ہوں اور عاجزی کے ساتھ اپنے اور اپنے بچوں کے لیے دعاؤں کی درخواست کرتی ہوں۔ اللہ ہم سب کی حفاظت اور رہنمائی فرمائے۔ آمین۔

قبض و بسط

صبح سیر کو جاتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

انسان پر قبض اور بسط کی حالت آتی رہتی ہے۔ بسط کی حالت میں ذوق اور شوق بڑھ جاتا ہے اور قلب میں ایک انشراح پیدا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ بڑھ جاتی ہے۔ نمازوں میں لذّت اور سرور پیدا ہوتا ہے۔ لیکن بعض وقت ایسی حالت بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ ذوق اور شوق جاتا رہتا ہے اور دل میں ایک تنگی کی سی حالت ہو جاتی ہے۔ جب ایسی حالت ہو جائے تو اُس کا علاج یہ ہے کہ کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور پھر درود شریف بہت پڑھے۔ نماز بھی بار بار پڑھے۔ قبض کے دُور ہونے کا یہی علاج ہے۔

(ملفوظات جلد 1، صفحہ 295-294، ایڈیشن 1984ء)

اعلان نکاح

مکرمہ امۃ الشافی طارق بریمپٹن کینیڈا سے لکھتی ہیں:

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے عزیزہ مائرہ طارق اور مکرم عبد الحئی سلیم جادران کے نکاح کا اعلان مکرم عمیر احمد خان مربی سلسلہ نے بعوض حق مہر پچیس ہزار یو ایس ڈالر 15/ اگست 2025ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو کینیڈا میں بعد نماز جمعہ 'کیا۔ الحمد للہ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں خاندان جماعت کے خدمت گزاروں میں سے ہیں۔

عزیزہ مائرہ طارق مکرم لیفٹیننٹ کرنل (ر) محی الدین اکبر مرحوم اور مکرمہ ہاجرہ صاحبہ کی پوتی ہیں۔ اور مکرم ناصر احمد قریشی مرحوم اور مکرمہ امۃ الباری ناصر (چیف ایڈیٹر النور امریکہ) کی نواسی ہیں۔ مائرہ کے والد مکرم رشید الدین طارق نائب قائد تبلیغ (نیشنل) اور خاکسار امۃ الشافی صدر لجنہ حلقہ ماؤنٹ پلیزنٹ بریمپٹن ہے۔ مائرہ کے رشتے میں تایا مکرم اسلم داؤد ہیومینٹی فرسٹ کے صدر ہیں اور کینیڈا کے نائب امیر رہے ہیں۔ بچی کے ایک ماموں مکرم ڈاکٹر منصور احمد قریشی صدر انصار اللہ امریکہ ہیں اور دوسرے ماموں مکرم محمود احمد قریشی صدر جماعت ڈٹرائٹ امریکہ ہیں۔ خود مائرہ اپنے حلقے میں کئی عہدوں پر خدمات بجالاتی رہی ہیں آج کل ریجنل آڈیو وڈیو انچارج بریمپٹن ویسٹ ہیں۔

عزیزم مکرم عبد الحئی سلیم جادران کے پڑدادا حضرت حکیم رحیم بخشؓ اور ان کی اہلیہ حضرت برکت بی بیؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معزز اصحاب میں شامل تھے۔ ان کے دادا مکرم ڈاکٹر محمد عبد القدیر جادران نے 2/ اگست 1989ء کو قاضی احمد، پاکستان میں شہادت کا رتبہ پایا۔ اور دادا کے بھائی ڈاکٹر عبد القدوس جادران نے 28 ستمبر 1989ء کو نواب شاہ سندھ میں شہادت کی سعادت پائی۔

ان کے والد مکرم عبد الرفیق جادران کینیڈا میں نیشنل سیکرٹری برائے آڈیو وڈیو کے طور پر خدمت انجام دے چکے ہیں، کمپیوٹر کمیٹی کینیڈا کے رکن بھی رہے ہیں اور نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر غانا میں قریباً ساڑھے تیرہ سال تدریسی خدمات سر انجام دی ہیں۔ آج کل مینیسوٹا جماعت کے سیکرٹری وصایا ہیں۔ عزیزم عبد الحئی کی والدہ مکرمہ امۃ الجمیل مرحومہ بنت مکرم شیخ فیض اللہ آف حیدر آباد سندھ 'سندھ کے پہلے امیر مکرم شیخ عظیم الدین کی نواسی اور مکرم شیخ نعمت اللہ کی پوتی تھیں جو ریلوے برج انجینئر تھے۔ انہوں نے دریائے چناب پر ریلوے پل تعمیر کیا۔ وہ حضرت مصلح موعودؓ کی خصوصی ہدایت کے مطابق قادیان کے بہشتی مقبرہ میں قطعہ ٔخاص میں مدفون ہیں۔

عزیزم عبد الحئی سلیم جادران شہر مینیسوٹا جماعت کے رکن ہیں۔ اس وقت کمپیوٹر انجنیئرنگ کی ڈگری حاصل کر رہے ہیں۔ وقفِ نَو سکیم کا حصہ ہیں۔ خدام الاحمدیہ مینیسوٹا میں سیکرٹری اشاعت ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہو۔ آمین۔

لی ہائی ویلی(Lehigh Valley)جماعت کی سرگرمیاں

لی ہائی ویلی جماعت نے جون 2025ءمیں متعدد سرگرمیوں کا انعقاد کیا جن کی مختصر جھلکیاں پیشِ خدمت ہیں:

6 جون 2025ء کو جماعت نے عید الاضحیٰ منائی۔ نماز صبح ساڑھے دس بجے مسجد میں ادا کی گئی۔ ایک درجن سے زائد مہمان، ڈاکٹر عثمان شاہ کے اہل خانہ، عید کے لیے ہمارے ساتھ شامل ہوئے۔ نماز کے بعد ضیافت سیکرٹری مکرم رفیع باجوہ کے زیر اہتمام ظہرانے سے سب لطف اندوز ہوئے۔

اسی ماہ اس جماعت کا نیا آوٹ ڈور ڈیجیٹل سائن نصب کیا گیا۔ اس سائن کی خریداری کے لیے نیشنل شعبہ تبلیغ نے جزوی طور پر اخراجات مہیا کیے۔ اس الیکٹرانک سائن کے فوائد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس پر مختلف پیغامات دکھائے جاسکتے ہیں اور اس سائن کو ریموٹ کنٹرول کے ذریعے فعال رکھا جاسکتا ہے۔ مکرم رفیع باجوہ، مکرم فرید احمد اور مکرم نسیم وسیم خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے اس سائن کے حصول اور اسے فعال رکھنے کے لیے ثابت قدمی سے کام کیا۔ انہوں نے اس کو نصب کروانے کے لیے مختلف متعلقہ لوگوں سے رابطہ کیا، اس کے اجازت نامے، اور اس کی تنصیب کے اخراجات کے لیے نیشنل پراپرٹی سیکریٹری کے ساتھ کام کیا، اور پرانے نشان کو ہٹانے میں مدد کی۔ اس سائن کو ایک فریم کی مدد سے مزید دیدہ زیب بنانے کی تجویز زیرِ غور ہے جس پر عنقریب عمل درآمد ہو گا، ان شاءاللہ۔

اتوار 22 جون 2025ء کو تعلیم سیکرٹری مکرم عصام احمد کے زیرِ انتظام روحانی(Spiritual) فٹنس کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز صبح گیارہ بجے تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم عصام احمد نے 'احمدی مسلمان ہونے کا کیا مطلب ہے؟ کے عنوان' پر ایک Presentation کی شکل میں معلومات پیش کیں جس میں تمام حاضرین نے دلچسپی سے حصہ لیا۔ مربی سلسلہ مکرم اعظم اکرم نے بھی اس پروگرام میں شرکت کی اور عصرِ حاضر کی مناسبت سے اختتامی کلمات کہے۔

جماعت کے نیوزلیٹر کے ذریعہ سکول اور کالج کی تعلیم مکمل کرنے والے درج ذیل طلباء کے ناموں کا اعلان کرتے ہوئے انہیں مبارکباد دی گئی:

مکرمہ عائزہ وسیم نے کالج سے بی ایس کے ساتھ اعلیٰ ترین اعزاز کے ساتھ گریجویشن کیا۔ مکرم آیان شاہ، مکرم شایان رزاق اور مکرمہ غزالہ وسیم نے ہائی سکول سے گریجویشن کیا اور مکرم سمیر حمید نے ہائی سکول سے گریجویشن کیا اور کالج سے ایسوسی ایٹس کی ڈگری حاصل کی۔

پیر 30 جون 2025ء کو نیشنل تبلیغ سیکرٹری مکرم وسیم سید (لاس اینجلس) نے لی ہائی جماعت کا دورہ کیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں جماعت کے ہر فرد کی انفرادی مالی کاوشوں کی اہمیت پر بات کی اور ان کی خدمات کو سراہا۔ آپ نے بیان کیا کہ صرف ایک اچھے مسلمان کے طور پر اخلاق کی نمائش دوسروں کو دکھائے گی کہ اسلام اصل میں کیا ہے۔ مربی سلسلہ، مکرم اعظم اکرم نے اس موقع پر آنحضرت ﷺ کا تبلیغ سے متعلق نقطۂ نظر کے بارے میں متاثرکُن گفتگو کی۔

(مرسلہ مکرم فرید احمد، اشاعت سیکرٹری لی ہائی ویلی جماعت، اردو ترجمہ، ادارہ النور)

سانحاتِ ارتحال

مکرم رقیب ولی، جماعت احمدیہ امریکہ کے ایک ابتدائی احمدی، 26 اپریل 2025ء کو 93 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

مکرم رقیب ولی، مسٹر البرٹ گرین اور مسز میری گرین کے بیٹے تھے۔ آپ 1932ء میں فلاڈلفیا میں پیدا ہوئے۔ آپ کا پیدائشی نام جیمز گرین تھا۔ آپ کے والد دوسری جنگ عظیم کے دوران ایک سٹیل مل میں کام کرتے تھے۔ برانڈائز یونیورسٹی (Brandeis University) والتھم، میساچوسٹس سے آپ نے Mediterranean Studies اور عربی میں بی اے کی ڈگری حاصل کی۔

آپ نے 1957ء میں 25 سال کی عمر میں مکرم خلیل محمود، مربی سلسلہ کے ساتھ ایک نہایت پر اثر گفتگو کی جس نے انہیں اسلام کو اپنانے کی طرف رہنمائی کی۔ اسلام قبول کرنے کے بعد ان کا نام عبد الرقیب راشد ولی رکھا گیا۔ وہ اکثر اس لمحے کو یاد کرتے کہ ان کا اسلام کی طرف سفر ایک سادہ سی چائے اور بسکٹ سے شروع ہوا جو اس محبت اور مہمان نوازی کی عکاسی کرتا ہے جس نے انہیں دین میں خوش آمدید کہا۔

آپ نے گزشتہ 60 سالوں میں جماعت کی لگن سے خدمت کی، جن میں دیگر عہدوں کے علاوہ صدر جماعت بوسٹن، صدر جماعت سان فرانسسکو اور صدر جماعت مرسڈ شامل ہیں۔ 1977ء میں آپ پٹس برگ، کیلیفورنیا چلے گئے اور سان فرانسسکو جماعت کے صدر مقرر ہوئے۔ 1987ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے کیلیفورنیا کے دورہ کے دوران ضلعی جماعتوں کو پانچ علیحدہ جماعتوں میں منظم کیا گیا: سان فرانسسکو، سان ہوزے، پٹس برگ، سیکرامنٹو اور مرسڈ۔

ولی صاحب نے اس تنظیمِ نَو کے دوران ریجنل صدر کے طور پر خدمات سرانجام دیں اور مقامی جماعت مرسڈ کے صدر بھی رہے، یہاں تک کہ جولائی 2019ء میں 35 سال کی خدمات کے بعد ریٹائرمنٹ حاصل کی۔ آپ نے مرسڈ مجلس کے زعیم انصاراللہ کے طور پر بھی خدمات سرانجام دیں۔ اس کے علاوہ، ولی صاحب نے 1980ء میں سان فرانسسکو میں منعقد ہونے والے پہلے ویسٹ کوسٹ کے جلسہ میں خصوصی خطاب بھی کیا۔

ایک پرجوش داعی کے ناتے انہوں نے 25 سال تک کیلیفورنیا کی چار مختلف جیلوں میں بطور مسلم چیپلین کے کام کیا جن میں چوچلا کی سنٹرل کیلیفورنیا ویمنز فیسلٹی بھی شامل ہے ... Central California Women's Facility in Chowchilla جو دنیا کی سب سے بڑی خواتین کی جیل ہے۔ اس منصب پر فائز رہتے ہوئے آپ نے ایک لاکھ سے زائد قیدیوں کو اسلام اور احمدیت کی تعلیم کے متعلق آگاہ کیا، آپ نے مرسڈ کمیونٹی کالج میں 25 سال تک غیر مقامی لوگوں کو انگریزی سکھائی، آپ نے نائجیریا، مغربی افریقہ کے بساوا ٹیچرز کالج (Basawa Teachers' College) میں اسلامیات پڑھائی اور دو سال تک سعودی عرب کی نیول اکیڈیمی میں انگریزی پڑھائی۔

1973ء میں آپ امریکہ کے ایک تاریخی سات رکنی وفد کا حصہ تھے جس نے ربوہ، پاکستان کا دورہ کیا، جو جماعت کی تاریخ میں اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

1976ء میں آپ پہلے افریقی نژاد امریکی تھے جن کی بھارت قادیان میں شادی ہوئی۔ آپ کی یہ شادی مکرم عمر الدین خان درویش (مرحوم) جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ذاتی ڈرائیور تھے کی بیٹی مکرمہ رفعت ولی سے ہوئی۔ ان کے نکاح کا اعلان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی، حضرت عبد الرحمان جٹ رضی اللہ عنہ (مرحوم) نے مسجد مبارک میں کیا۔

اپنی صحت کی خرابی کے باوجود آپ کو باجماعت نماز ادا کرنے سے بے حد محبت تھی اور ابھی گزشتہ ماہ تک وہ اقامت بھی کہا کرتے تھے۔

ان کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ مکرمہ رفعت ولی، دو بیٹے، مکرم ہاشم ولی اور مکرم ناصر ولی، چار بیٹیاں، مکرمہ عالیہ علیم، مکرمہ سلطانہ اور مکرمہ عطیہ، اور سات پوتے، پوتیاں، نواسے اور نواسیاں ہیں۔ آپ ہمارے نوجوان مربی سلسلہ مکرم جلال مزمل (جو جماعت ملواکی میں خدمات سرانجام دیتے رہے) کے خالو تھے۔

مکرم حمزہ زین الدین:

مکرم حمزہ زین الدین صاحب 21 / اپریل 2025ء کو 87 سال کی عمر میں اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مکرم حمزہ نے 1962ء کے قریب جماعت احمدیہ کے ذریعے اسلام قبول کیا۔ اور اپنی باقی زندگی اسلام اور احمدیت کے مقصد کے لئے عاجزانہ اور مستقل خدمت کے طور پر وقف کردی۔ آپ اپنے وقار، خلوص اور فرائض کی ادائیگی کے لئے جانے جاتے تھے۔ آپ کا کردار عاجزی اور ہمدردی سے مزین تھا اور ہمیشہ جماعت کی ضرورتوں کو اپنی ضرورتوں پر ترجیح دیتے تھے۔

آپ خلافت احمدیہ اور خلفائے احمدیت سے گہری محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ آپ خلیفہ وقت سے بالمشافہ ملاقات اور ان کی بابرکت صحبت میں رہنے کی غیر معمولی کوشش کرتے تھے۔ یہ محبت خلفاء کی جانب سے یکساں طور پر سراہی گئی، جنہوں نے آپ کے خلوص، وفاداری اور دلی عقیدت کو محسوس کیا۔

آپ نے 1984ء سے 1993ء تک بالٹی مور کی احمدیہ مسلم جماعت کے صدر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ اس اہم دہائی کے دوران آپ کی قیادت، دانائی اور انتھک محنت نے دیرپا اثر چھوڑا۔ آپ کی وابستگی جماعت کی روحانی اور سماجی بہتری کے لئے خدمت ہر عمل سے واضح ہوتی ہے۔ حمزہ صاحب کی میراث ان بے شمار زندگیوں میں زندہ ہے جنہیں آپ سے تعلق تھا اور آپ نے آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی اچھا ورثہ چھوڑا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مخلصانہ خدمات کو قبول فرمائے، ان کی روح پر اپنی خاص رحمتیں نازل فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اہلِ خانہ اور پیاروں کو اس غم کی گھڑی میں صبر اور سکون عطا فرمائے۔

اے نفسِ مطمئنہ! اپنے ربّ کی طرف لَوٹ جا، راضی رہتے ہوئے اور رضا پاتے ہوئے۔ پس میرے بندوں میں داخل ہو جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ (سورۃ الفجر 89:28-30)

مکرمہ فاطمہ الابراہیم (Fatima Alibrahim):

مکرمہ فاطمہ علی ابراہیم 20 / اپریل 2025ء کو ہونولولو میں دل کا دورہ پڑنے سے بعمر 29 سال انتقال کر گئیں۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۔

آپ گزشتہ چھ سال سے مرگی کے مرض میں مبتلا تھیں۔ آپ اپنے پسماندگان میں والدہ، مکرمہ انعام احمد (Inam Ahmad) اور پانچ محبت کرنے والے بہن بھائیوں کو سوگوار چھوڑ گئیں۔ ان کے دو بہن بھائی ان سے پہلے وفات پا چکے ہیں۔ وہ اپنی والدہ کی بہت محبوب بیٹی اور بہن بھائیوں کے لئے ایک شفیق بہن تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے خاندان میں احمدیت کا آغاز ان کی والدہ مکرمہ انعام احمد کے ذریعہ ہوا جب ان کو حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا تحفہ دیا گیا۔

مکرمہ فاطمہ محبت کرنے والی، خیال رکھنے والی اور ہمدرد طبیعت کے طور پر جانی جاتی تھیں۔ وہ ہمیشہ خود پر دوسروں کو ترجیح دیتی تھیں۔ آپ نے اپنے جذبات کا اظہار اپنے تخلیقی کاموں اور مصنفہ کے طور پر کیا۔ آپ جانوروں سے محبت کرتی تھیں اور ویٹرنری ٹیکنیشن بننے کی خواہش رکھتی تھیں۔

مکرم سید میر محمود احمد ناصر

گہرے افسوس اور دکھ کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب 96 سال کی عمر میں طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں انتقال کر گئے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

مکرم سید میر محمود احمد صاحب، حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے داماد تھے، آپ کی شادی صاحبزادی امتہ المتین احمد سے ہوئی تھی۔

آپ حضرت سید میر محمد اسحاق رضی اللہ عنہ کے بیٹے اور حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے بھانجے تھے۔ آپ محترم امیر صاحب امریکہ کی اہلیہ مکرمہ امتہ المصور کے چچا تھے۔

1944ء میں اپنے والد حضرت میر محمد اسحاق رضی اللہ عنہ کے وصال پر آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو پندرہ سال کی عمر میں اپنے وقف کا خط تحریر کیا جو کہ آپؓ نے قبول فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم کے ساتھ آپ کو (81) اکاسی سال تک غیر معمولی طور پر جماعت اور خلافت احمدیہ کی خدمت کی سعادت حاصل ہوئی۔

آپ نے سپین میں بطور مشنری، مشنری انچارج اور امریکہ میں بطور امیر کے خدمات سرانجام دیں۔ آپ جامعہ احمدیہ ربوہ کے پرنسپل اور ریسرچ سیل ربوہ کے انچارج بھی رہے۔ آپ قرآن کریم اور حدیث کے ماہر، فقیہ، مصنف اور مترجم تھے۔

مرحوم میر محمود احمد کے پسماندگان میں چار بیٹے ہیں:

1: مکرم سید شعیب احمد۔ امریکہ

2: مکرم ڈاکٹر سید منیب احمد۔ کینیڈا

3: مکرم سید محمد احمد (تبشیر)۔ برطانیہ

4: مکرم ڈاکٹر سید غلام احمد فرخ، پی ایچ ڈی۔ انچارج کمپیوٹر سیکشن ربوہ

5: اور ایک بیٹی مکرمہ سیدہ عائشہ احمد۔ زوجہ مکرم مرزا فخر احمد

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سید میر محمود احمد ناصر مرحوم کو اپنے پیاروں کی صحبت میں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام سوگوار لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

مکرم جمیل چودھری

مکرم جمیل چودھری بروز اتوار 9 فروری 2025ء کو وفات پا گئے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ موصی تھے، طویل مدت تک سینٹرل نیو جرسی جماعت کے رکن رہے اور آجکل جیکسن ول فلوریڈا میں مقیم تھے۔ وہ ایک عاجز انسان تھے جو ہمیشہ خاندانی تعلقات کو مضبوط بنانے کی کوشش کرتے رہے۔ وہ ایک مخلص احمدی مسلمان تھے۔ ہمیشہ لوگوں سے گرمجوشی اور پرتپاک مسکراہٹ کے ساتھ ملتے۔ جمعہ، جلسہ اور جماعت کے تمام پروگرام انہیں بے حد خوشی اور روحانی توانائی عطا کرتے۔ وہ حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے احمدیت کی اردو نظمیں بہت محبت سے پڑھتے تھے۔

ان کے سوگواروں میں ان کی اہلیہ، تین بیٹیاں اور آٹھ پیارے نواسے، نواسیاں شامل ہیں۔ اللہ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام اہلِ خانہ کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

مکرم مشنری عبد الرشید یحیٰ

مربی سلسلہ، مکرم عبد الرشید یحیٰ بروز جمعہ 28 مارچ 2025ء بمطابق 28 رمضان 1446 کو وفات پا گئے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

آپ 3 رمضان 1950ء کو پیدا ہوئے۔ مئی 1975ء میں جامعہ احمدیہ میں نمایاں نمبروں کے ساتھ فارغ التحصیل ہونے کے بعد مکرم یحیٰ صاحب اپنی تمام زندگی بطور مبلغ' پاکستان، ساؤتھ کوریا، ساؤتھ افریقہ، گوئٹے مالا، کینیڈا اور امریکہ میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ 1988ء سے 1994ء تک آپ نے امریکہ کے مڈویسٹ ریجن میں ریجنل مشنری انچارج کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ آپ چھ سال مشنری انچارج اور ساؤتھ افریقہ کے امیر جماعت رہے۔

آپ کے پسماندگان میں آپ کی بڑی بہن مکرمہ رضیہ سلطانہ، چھوٹی بہن مکرمہ ذکیہ نسرین، چار بچے مکرم طیب رشید، مکرم قاسم رشید، مکرم احمد رشید اور مکرمہ باصرہ رشید اور اگلی نسل سے گیارہ بچے شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ اسلام احمدیت اور خلافت احمدیت کے لئے ان کی خدمات کو قبول فرمائے۔

مکرم حامد بھٹی

مکرم الحاج حامد بھٹی، ممبر جماعت ہیریس برگ، 2 مارچ 2025ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

مکرم حامد بھٹی موصی تھے۔ آپ 1934ء میں قادیان، انڈیا میں پیدا ہوئے، تقسیم کے وقت آپ پاکستان ہجرت کر گئے اور بعد میں کینیا تشریف لے گئے، جہاں آپ نے اپنی اہلیہ اور تین بیٹوں کے ساتھ زندگی گزاری۔ 1974ء میں آپ امریکہ تشریف لائے اور ہیرس برگ میں مقیم ہو گئے۔ آپ یارک جماعت کے اولین احمدیوں میں شامل تھے۔

مکرم بھٹی صاحب کو دعاؤں پر پختہ یقین تھا اور اپنے ایمان پہ مضبوطی سے قائم تھے۔ آپ نے اپنی زندگی جماعت کی خدمت کے لئے وقف کیے رکھی اور تیس سال تک بطور مقامی سیکرٹری مال خدمات سرانجام دیں۔ آپ بچوں سے محبت اور خوش مزاجی کی بنا پر پہچانے جاتے تھے۔

آپ نے سوگواروں میں اپنی اہلیہ، تین بیٹے، بھائی مکرم رشید۔ فلاڈلفیا، بہن مکرمہ امتہ الودود۔ یوکے، اور اگلی نسل سے 25 بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم کرنل پیر محمد منیر احمد

مکرم کرنل پیر محمد منیر احمد 'طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ، پاکستان میں انتقال کر گئے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

آپ 8 جنوری 1939ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے 1964ء میں میڈیکل کی تعلیم کے دوران احمدیت قبول کی۔ 1965ء میں آپ کی شادی حضرت میر محمد اسماعیل رضی اللہ عنہ کی پڑپوتی مکرمہ امتہ الملک سے ہوئی۔ آپ نے 1965ء کی جنگ کے دوران آزاد کشمیر میں پاکستانی فوج میں بطور میڈیک کے خدمات سرانجام دیں۔ 90ء کی دہائی کے آخر میں آپ فوج سے کرنل کی حیثیت سے ریٹائر ہو گئے۔ 2004ء میں آپ نے اپنی زندگی جماعت کے لئے وقف کر دی اور جنرل فزیشن ایڈمنسٹریٹر مقرر ہوئے۔ آپ نے 2005ء سے 2017ء تک اس عہدے پر خدمات سرانجام دیں۔ پھر 2017ء سے 2023ء میں ریٹائرمنٹ تک ای این ٹی آؤٹ پیشنٹ ڈیپارٹمنٹ میں خدمات دیں۔ الحمدللہ، آپ نے 19 سال تک بطور وقف زندگی جماعت کی خدمت کی۔

آپ مکرم خرم فواد احمد، مکرم جواد احمد، اور مکرم سعد احمد کے والد اور اوشکوش جماعت کے مکرم پیر طیب احمد کے بھائی تھے۔ آپ کے پسماندگان میں اہلیہ، تین بیٹے، سات پوتے پوتیاں اور چار پڑپوتے پڑپوتیاں ہیں۔ آپ کی ایک پوتی، مکرم سید حمزہ جو واقفِ زندگی نیشنل ہیڈ کوارٹر میں اکاؤنٹنٹ آفس میں کام کر رہے ہیں، کی اہلیہ ہیں۔

مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد

مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب (پورٹ لینڈ جماعت) بقضائے الٰہی اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

مکرم ڈاکٹر صاحب پورٹ لینڈ جماعت کے اولین ممبران میں سے تھے۔ آپ نے مکرم ڈاکٹر طاہر احمد مرحوم اور مکرم مرزا لقمان احمد کے ساتھ مل کر مقامی جماعت کی بنیاد ڈالی۔ مکرم ڈاکٹر آفتاب کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو پورٹ لینڈ کے دورہ کے دوران، دوبار اپنے گھر میں میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کو پورٹ لینڈ کی مسجد رضوان کی تعمیر میں بحیثیت صدر جماعت نمایاں کردار ادا کرنے کی بھی توفیق ملی۔

آپ نے اپنے خرچ پر قرآن مجید کی عربی اور انگریزی ریکارڈنگ کروائی جو کہ بڑی تعداد میں جماعت میں تقسیم ہوئی۔ ایک مایہ ناز ماہر قلب کی حیثیت سے آپ نے نہ صرف ہزاروں لوگوں کا علاج کیا بلکہ ربوہ پاکستان میں طاہر ہارٹ کے قیام کے سلسلے میں بھی آپ نے نمایاں کردار ادا کیا اور رضاکاروں کے لئے ہر سال ٹریننگ کا بھی انتظام کرتے رہے۔ آپ کی سخاوت کا دائرہ جماعت کے بہت سے لوگوں اور نومبائعین تک وسیع تھا۔

دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے، ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

کیا آپ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی سب کتابوں کا مطالعہ کر لیا ہے؟

جو کتابیں آپ نے پڑھ لی ہیں، ان پر نشان لگائیں اور جو نہیں پڑھیں انہیں amibookstore.us سے خرید کر مطالعہ فرمائیں۔

روحانی خزائن جلد نمبر 1
- ☐ براہین احمدیہ چہار حصص

جلد نمبر 2
- ☐ پُرانی تحریریں
- ☐ سُرمۂ چشمِ آریہ
- ☐ شحنۂ حق
- ☐ سبز اشتہار

جلد نمبر 3
- ☐ فتحِ اسلام
- ☐ توضیحِ مرام
- ☐ ازالۂ اوہام

جلد نمبر 4
- ☐ الحق مُباحثہ لدھیانہ،
- ☐ الحق مباحثہ دہلی
- ☐ آسمانی فیصلہ
- ☐ نشانِ آسمانی
- ☐ ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات

جلد نمبر 5
- ☐ آئینہ کمالات اسلام

جلد نمبر 6
- ☐ برکاتُ الدعا
- ☐ حُجّۃُ الاسلام
- ☐ سچائی کا اظہار
- ☐ جنگِ مقدس
- ☐ شہادۃُ القرآن

جلد نمبر 7
- ☐ تحفۂ بغداد
- ☐ کراماتُ الصّادقین
- ☐ حمامۃُ البُشریٰ

جلد نمبر 8
- ☐ نُورُالحق دو حصّے
- ☐ اتمامُ الحُجّۃ
- ☐ سِرُّ الخلافۃ

جلد نمبر 9
- ☐ انوارِ اسلام
- ☐ مِنَنُ الرّحمان
- ☐ ضیاءُ الحق
- ☐ نورُ القرآن دو حصّے
- ☐ معیارُ المذاہب

جلد نمبر 10
- ☐ آریہ دھرم
- ☐ سَت بچن
- ☐ اسلامی اصول کی فلاسفی

جلد نمبر 11
- ☐ انجامِ آتھم

جلد نمبر 12
- ☐ سراجِ منیر
- ☐ استفتاء اردو
- ☐ حجۃُ اللّٰہ
- ☐ تحفۂ قیصریہ
- ☐ محمود کی آمین
- ☐ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
- ☐ جلسۂ احباب

جلد نمبر 13
- ☐ کتابُ البریہ
- ☐ البلاغ
- ☐ ضرورۃُ الامام

جلد نمبر 14
- ☐ نجمُ الہدیٰ
- ☐ رازِ حقیقت
- ☐ کشف الغطاء
- ☐ ایّامُ الصُّلح
- ☐ حقیقتُ المہدی

جلد نمبر 15
- ☐ مسیح ہندوستان میں
- ☐ ستارہ قیصرہ
- ☐ تریاقُ القلوب
- ☐ تحفہ غزنویہ
- ☐ روئیداد جلسہ دعاء

جلد نمبر 16
- ☐ خطبۃ الہامیۃ
- ☐ لُجّۃُ النُّور

جلد نمبر 17
- ☐ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد
- ☐ تحفہ گولڑویہ
- ☐ اربعین
- ☐ مجموعہ آمین

جلد نمبر 18
- ☐ اعجازُ المسیح
- ☐ ایک غلطی کا ازالہ
- ☐ دافع البلاء
- ☐ الہُدیٰ
- ☐ نزولُ المسیح
- ☐ گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے
- ☐ عصمتِ انبیاء علیہم السلام

جلد نمبر 19
- ☐ کشتیٔ نوح
- ☐ تحفۃُ الندوہ
- ☐ اعجازِ احمدی
- ☐ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی
- ☐ مواہب الرحمان
- ☐ نسیمِ دعوت
- ☐ سناتن دھرم

جلد نمبر 20
- ☐ تذکرۃُ الشّہادتین
- ☐ سیرۃُ الابدال
- ☐ لیکچر لاہور
- ☐ اسلام (لیکچر سیالکوٹ)
- ☐ لیکچر لدھیانہ
- ☐ رسالہ الوصیت
- ☐ چشمۂ مسیحی
- ☐ تجلّیاتِ الٰہیہ
- ☐ قادیان کے آریہ اور ہم
- ☐ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟

جلد نمبر 21
- ☐ براہین احمدیہ جلد پنجم

جلد نمبر 22
- ☐ حقیقۃُ الوحی
- ☐ الاِستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی (اردو ترجمہ)

جلد نمبر 23
- ☐ چشمۂ معرفت
- ☐ پیغامِ صُلح

احمدیہ کتب کے لئے amibookstore.us کی سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

جماعتہائے امریکہ کا کیلنڈر 2025ء

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
جنوری یکم جنوری۔بدھ	نئے سال کا پہلا دن		وفاقی تعطیل
4-5 جنوری، ہفتہ تا اتوار	لوکل، معاون تنظیمیں، ریویو 2024ء، منصوبہ جات 2025 ء	لوکل و تنظیمیں	جماعت
4 جنوری، ہفتہ	Qur'an Talks، EST 7 بجے شام	تربیت	ویبینار
11 جنوری، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ہیوسٹن، ٹیکساس
11-12 جنوری، ہفتہ تا اتوار	پہلا خدام الاحمدیہ ریفریشر کورس	مجلس خدّام الاحمدیہ	ریجنل
17-19 جنوری، جمعہ تا اتوار	انصار لیڈر شپ کانفرنس 2025 ء	مجلس انصاراللہ	ہیوسٹن، ٹیکساس
19 جنوری، اتوار	سیرۃ النبی ﷺ ڈے	ریجنل	جماعت
20 جنوری، پیر	مارٹن لوتھر کنگ جونیئر ڈے، لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
25-26 جنوری، ہفتہ تا اتوار	God Summit۔ریویو آف ریلیجنز	عالمگیر (Worldwide)	
فروری 1-10 فروری، ہفتہ تا پیر	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
یکم-2 فروری، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
یکم فروری، ہفتہ	Qur'an Talks، EST 7 بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
2 فروری، اتوار	18 واں سالانہ نیشنل امورِ خارجیہ سیمینار	شعبہ امور خارجیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
3 فروری، پیر	14 واں سالانہ ڈے آن دی ہِل (Day on the Hill)	شعبہ امور خارجیہ	واشنگٹن ڈی سی
15 فروری، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	زوم میٹنگ
15-16 فروری، ہفتہ تا اتوار	نیشنل لجنہ مینٹرنگ (Mentoring) کانفرنس (LMC)، مقامی، ریجنل اور نیشنل عاملہ	لجنہ اماء اللہ	زوم میٹنگ
17 فروری، پیر	پریذیڈنٹس ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
22 فروری، ہفتہ	'ایک دوسرے کے لیے لباس' (Garments for each other)	شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار (Webinar)
23 فروری، اتوار	مصلح موعود ڈے	لوکل	جماعت
مارچ یکم-2 مارچ، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
یکم-30 مارچ، ہفتہ تا اتوار	ماہِ رمضان	لوکل	جماعت
23 مارچ، اتوار	مسیح موعودؑ ڈے	لوکل	جماعت
31 مارچ، پیر	عید الفطر	لوکل	جماعت
اپریل 1-10 / اپریل، منگل تا جمعرات	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
4-6 / اپریل، جمعہ تا اتوار	لوکل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ (اطفال و خدام)	مجلس خدام الاحمدیہ	لوکل مجالس

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
5-6 / اپریل، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
5 / اپریل، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
12-13 / اپریل، ہفتہ تا اتوار	لوکل قرآن کانفرنس	شعبہ تعلیم القرآن و وقفِ عارضی	جماعت
19-20 / اپریل، ہفتہ تا اتوار	وقفِ نَو کیریئر ایکسپو	شعبہ وقفِ نَو	جنوبی اور شمالی ورجینیا جماعت
25-27 / اپریل، جمعہ تا اتوار	مجلس شوریٰ، جماعت امریکہ	جنرل سیکرٹری دفتر	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
مئی 2-4 مئی، جمعہ تا اتوار	ریجنل اجتماع خدام اور اطفال	مجلس خدام الاحمدیہ	ریجنل
3-4 مئی، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
3 مئی، ہفتہ	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
4 مئی، اتوار	وقفِ نَو اویئرنیس ڈے (Awareness Day)	شعبہ وقفِ نَو	جماعت
9-11 مئی، جمعہ تا اتوار	ACE احمدیہ کانفرنس برائے کاروباری افراد (Entrepreneurs)	شعبہ صنعت و تجارت	سلی کان ویلی، کیلیفورنیا
10-11 مئی، ہفتہ تا اتوار	ریجنل مجلس انصار اللہ اجتماعات	مجلس انصاراللہ	ریجنل
17 مئی، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	بوسٹن، میساچیوسٹس
17 مئی، ہفتہ	سہ ماہی تقسیمِ اشتہارات (Quarterly Flyer Distribution)		
17-18 مئی، ہفتہ تا اتوار	نیشنل لجنہ مینٹرنگ (Mentoring) کانفرنس (LMC)، مقامی، ریجنل اور نیشنل عاملہ	لجنہ اماء اللہ	سلی کان ویلی، کیلیفورنیا
18 مئی، اتوار	خلافت ڈے	لوکل	جماعت
23-25 مئی، جمعہ تا اتوار	مسرور بین الاقوامی کھیل ٹورنامنٹ (MIST)	نیشنل / مجلس خدام الاحمدیہ	چینو، کیلیفورنیا
26 مئی، پیر	میموریل ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
31 مئی، ہفتہ	'ایک دوسرے کے لیے لباس' (Garments for each other)	شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار (Webinar)
جون 31 مئی تا یکم جون، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
یکم تا 10 جون، اتوار تا منگل	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
یکم جون، اتوار	خدام الاحمدیہ خلافت ڈے	مجلس خدام الاحمدیہ	لوکل مجالس
6 جون، جمعہ	عید الاضحیٰ	لوکل	جماعت
7 جون، ہفتہ	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
14 جون، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	زوم میٹنگ
14-18 جون، ہفتہ تا بدھ	نیشنل وقفِ نَو سمر کیمپ (طلباء)	شعبہ وقفِ نَو	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ (طلباء) ساؤتھ ورجینیا، ورجینیا (طالبات)
14-18 جون، ہفتہ تا بدھ	نیشنل وقفِ نَو سمر کیمپ (طالبات)	شعبہ وقفِ نَو	مسجد ساؤتھ ورجینیا، ورجینیا
21 جون، ہفتہ	روحانی فٹنس (Spiritual Fitness) کیمپ	شعبہ تربیت	جماعت
21 جون، ہفتہ	مڈویسٹ تربیت کانفرنس	شعبہ تربیت	مسجد بیت الجامع، شکاگو

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
21-22 جون،ہفتہ تااتوار	ریجنل مجلس انصار اللہ اجتماع	مجلس انصار اللہ	ریجنل
22-27 جون،اتوار تاجمعہ	نیشنل یوتھ کیمپ	شعبہ تعلیم	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
جولائی 4جولائی،جمعرات	یومِ آزادی		وفاقی تعطیل
4-6جولائی،جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ یوایس اے	نیشنل	رچمنڈ،ورجینیا
4-6جولائی،جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ کینیڈا		
7-17 جولائی،سوموار،جمعرات	نیشنل حفظ القرآن کیمپ	شعبہ تقویٰ	ورچوئل
12-13 جولائی،ہفتہ،اتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل وتنظیمیں	جماعت
17-20 جولائی،جمعرات،اتوار	خدام ریجنل کیمپ/ریجنل اطفال ریلی	مجلس خدام الاحمدیہ	ریجنل
25-27 جولائی،جمعہ،اتوار	جلسہ سالانہ یوکے		
اِگست 1-10 اگست، جمعرات تاہفتہ	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
2/اگست،ہفتہ	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
3-4/اگست،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل وتنظیمیں	جماعت
8-10/اگست،جمعہتااتوار	12ویں سالانہ قرآن اور سائنس سیمپوزیم/ایم ایس ایل ایم 25	نیشنل	واشنگٹن ڈی سی
16/اگست،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	زوم میٹنگ
16/اگست،ہفتہ	سہ ماہی تقسیمِ اشتہارات (Quarterly Flyer Distribution)	شعبہ تبلیغ،وقف نو،ذیلی تنظیمیں	جماعت
22-24/اگست،جمعہ تااتوار	MKA مجلس خدام الاحمدیہ- نیشنل شوریٰ خدام الاحمدیہ	MKA مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
23/اگست،ہفتہ	روحانی فٹنس(Spiritual Fitness)کیمپ	شعبہ تربیت	جماعت
23/اگست،ہفتہ	طاہر اکیڈمی کانفرنس	شعبہ تربیت	انصار ہاؤسنگ کمپلیکس،جوپا
ستمبر یکم ستمبر،سوموار	لیبر ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
6-7 ستمبر،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل وتنظیمیں	جماعت
6ستمبر،ہفتہ	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
13ستمبر،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	Connecticut
20ستمبر،ہفتہ	ایسٹ کوسٹ تربیت کانفرنس	شعبہ تربیت	انصار ہاؤسنگ کمپلیکس،جوپا۔
26-28 ستمبر جمعہ تااتوار	لجنہ مجلس شوریٰ	لجنہ اماء اللہ	شکاگو، Chicago, IL
اکتوبر 1-10اکتوبر،بدھ تاجمعہ	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
3-5/اکتوبر جمعہ تااتوار	نیشنل شوریٰ انصار اللہ	مجلس انصار اللہ	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
4-5/اکتوبر ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
5اکتوبر اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
10-12/اکتوبر جمعہ تااتوار	لجنہ یوایس اے تیسر اسالانہ نیشنل اجتماع	لجنہ اماءاللہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
10-12/اکتوبر جمعہ تااتوار	ایم کے اے نیشنل اجتماع (خدام اور اطفال)	مجلس خدام الاحمدیہ	باغ احمد، (NJ)
11-13/اکتوبر ہفتہ تاسوموار	کولمبس ڈے لانگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
18/اکتوبر ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	سینٹرل جرسی(NJ)
18/اکتوبر ہفتہ	سہ ماہی تقسیمِ اشتہارات (Quarterly Flyer Distribution)	شعبہ تبلیغ، وقف نو، ذیلی تنظیمیں	جماعت
25/اکتوبر ہفتہ	ویسٹ کوسٹ تربیت کانفرنس	شعبہ تربیت	مسجد بیت الحمید، چینو، کیلیفورنیا
25-26/اکتوبر ہفتہ تااتوار	نیشنل تقویٰ کانفرنس	شعبہ تقویٰ	ورچوئل
نومبر 1-2 نومبر، ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
یکم نومبر ہفتہ	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
یکم نومبر ہفتہ	Garments for each other	شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)
8نومبر ہفتہ	وقفِ نو ریجنل اجتماع	شعبہ وقف نو	جماعت
15نومبر ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	Tucson, AZ
20-23نومبر جمعہ تااتوار	نیشنل شوریٰ انصار اللہ	مجلس انصار اللہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
27-30نومبر جمعرات تااتوار	تھینکس گیونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
دسمبر 1-10 دسمبر، سوموار تابدھ	صلوۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
6-7 دسمبر ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
6دسمبر ہفتہ	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
12-14 دسمبر جمعہ تااتوار	فضل عمر قائدین کانفرنس / اطفال ریفریشر کورس	مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
13 دسمبر ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
14 دسمبر اتوار	جامعہ انسپیریشن کیمپ اور اوپن ہاؤس	شعبہ وقف نو	ویبینار(Webinar)
25دسمبر جمعرات	کرسمس ڈے		وفاقی تعطیل
26-28 دسمبر جمعہ تااتوار	ویسٹ کوسٹ جلسہ سالانہ (ممکنہ تاریخ)	نیشنل جماعت	چینو، کیلیفورنیا

محفوظ قلعہ میں داخل ہونے کے لیے دعاؤں کی خصوصی تحریک

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 23/اگست 2024ء میں دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا

یہ حضرت خلیفة المسیح الثالث رحمہ اللہ کا ایک رؤیا تھا کہ ان کو ایک بزرگ نے کہا کہ

اگر جماعت کا ہر فرد، ہر بڑا دو سَو دفعہ یہ درود شریف سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ پڑھے، درمیانی عمر کے افراد ایک سَو دفعہ اور بچے تینتیس تینتیس دفعہ پڑھیں اور جو چھوٹے بچے ہیں ان کو ان کے والدین تین چار دفعہ یہ خود پڑھوا دیں۔ اسی طرح سَو دفعہ استغفار کریں۔ مَیں اس میں یہ شامل کرتا ہوں کہ سَو دفعہ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ کا بھی ورد کریں۔ حضرت خلیفة المسیح الثالثؒ کو رؤیا میں یہی دکھایا گیا تھا کہ اگر یہ کرو گے تو ایک محفوظ قلعے میں داخل ہو جاؤ گے جہاں شیطان کبھی داخل نہیں ہو سکے گا۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

دو سَو دفعہ یہ درود شریف پڑھیں

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

سَو دفعہ استغفار کریں

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ

سَو دفعہ وِرد کریں

حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِيْمَانِ

المقاصد الحسنه فى بيانى كثيرين من الاحاديث المشتهره على السنة ۔ كتاب الايمان

وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔

AHMADIYYA
MUSLIM COMMUNITY
United States of America

Muslims who believe in the Messiah
Mirza Ghulam Ahmad[as] of Qadian